Presented by: Rana Jabir Abbas

حقائق مباہلہ

رشحات قلم

شمس العلماء علامہ ناصر سبطین ہاشمی فاضلِ ایران
پرنسپل مدرسہ باب العلوم ملتان

امیر العلما اکیڈمی ملتان

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الکتاب: حقائق مباہلہ

المولف: علامہ ناصر سبطین ہاشمی

الناشر: امیرالعلمّاء اکیڈمی ملتان

تعداد: ۱۰۰۰ جلد

اشاعت اوّل: نومبر ۲۰۱۱ء

کمپوزنگ: اعجازسلیمی

المطبع: الکتاب گرافکس ۔ملتان

قیمت: 300 روپے

سٹاکسٹ: افتخار بک ڈپو لاہور،

ادارہ منہاج الصالحین لاہور،

مکتبہ الحسینؑ ملتان

رابطہ مؤلف: 0300-7336499

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شمس العلماء علامہ ناصر سبطین ہاشمی فاضل ایران

پرنسپل مدرسہ باب العلوم ملتان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم الله الرحمن الرحیم

jabir.abbas@yahoo.com

حضور طلاب شریف و معزز مشاهده شده در مجلس
درس رعایت آداب نموده امیدوارم از این جهت
قرآن و حامیان اهل بیت عصمت و طهارت شناخته
و از ولایت بهره کامل برده و نصیب وافر یافته باشند

مجتبی طهرانی
ذیقعده
۱۴۲۲ هجری قمری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم الله الرحمن الرحيم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسمه تعالی شأنه

الحمد لله رب العالمین وصلی الله علی محمد وآله الطاهرین

واللعنة الدائمة علی اعدائهم اجمعین   مخفی نماند

که جناب مستطاب آقای ناصر سبطین تا سنه

سنه دو در نزد اینجانب مشغول تحصیل کتب ادب

ومنطق بوده با جدیت واز جهت کافی دارا بوده لدی

حضور خلاف شرع وخلاف مشاهده نشده ودر مجلس

درس رعایت آداب نموده اینجانب از جهت

فرات وحامیان اهل بیت عصمت وطهارت تبارکیه

واز ولایت بهره کامل بوده ونصیب وافر یافته بوده

محمد باقر ...

۱۴۲۲ هجری قمری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انتساب!

مدافعِ تشیع، مبلغِ اسلام، فخرا لمحققین،
عمدۃ الواعظین، سلطان المتکلمین
مفیدُ الملت والدین امیر العلماء علامہ

امیر محمد ہاشمی تونسوی

فاتح چوٹی نوّر اللہ مرقدہٗ الشریف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نقشِ صفحات

مؤلف کے حالات زندگی 16

مباہلہ کی اہمیت 23

مباہلہ کا مفہوم 25

مباہلہ کیوں ہوا؟ 27

کرز کی رائے 27

حارثہ بن اثال 28

اہل نجران کی مدینہ آمد 29

مدینہ پہنچنا 30

آپ ﷺ کا مشورہ 30

موضوع مناظرہ 31

مباہلہ کی جگہ 32

عیسائیوں کا نظریہ 33

آمد جبرائیل علیہ السلام 33

صلح اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام 34

جغرافیہ نجران 35

نجران کی آبادی 37

نجران کی موجودہ صورتحال 37

نجران کی آب وہوا 39

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نجران کی پیداوار 39

نجران کے حکمران 40

اہل نجران کا دین 42

کعبہ نجران 43

مسجد مباہلہ در مدینہ 43

نجرانیہ در عراق 44

اہم شخصیات 44

جامعہ وزاجرہ 50

رسول اکرم ﷺ کا اہل نجران کو خط 50

آیات قرانیہ کا نزول 52

خط کا متن 52

حقانیت پیغمبر اکرم ﷺ کے بارے میں نجرانیوں کی بحث 53

حارثہ کا بیان 54

آپ ﷺ کے بارے میں انجیل کی بشارت 54

سید اور عاقب کا رد عمل 56

عاقب کی تنقید 56

نصیحت سید 57

حارثہ نے انحراف سے روکا 57

پیغمبر اکرم از اولاد اسماعیل علیہ السلام 58

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اعتراف سید کہ آپ ﷺ عالمین کے نبی ہیں 58

حارثہ کے سامنے عاقب کی گفتگو 60

متن صحیفہ شمعون کی تلاوت 61

اولاد پیغمبر ﷺ کے بارے میں 62

جامعہ اور زاجرہ کو طلب کیا گیا 64

حقانیت پیغمبر ﷺ کے بارے میں آسمانی کتب کی تحقیق 65

لوگوں کا اجتماع اور جامعہ کی تحقیق 66

اولاد پیغمبر ﷺ کے بارے میں (جامعہ) کا فیصلہ 67

لوگوں نے کہا (جامعہ) کو لایا جائے 68

جامعہ کو لاتے ہوئے سید اور عاقب کی پریشانی 69

آپ ﷺ کے نمائندوں کے سامنے (جامعہ) کی تحقیق 71

(جامعہ) کے پانچ حصے 72

قرأت صحیفہ آدم علیہ السلام 73

قرأت صحیفہ حضرت شیث علیہ السلام 86

قرأت صحیفہ حضرت ابراہیم علیہ السلام 89

قرأت تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام 93

قرأت انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام 95

آسمانی کتب کی تحقیق کا نتیجہ 100

رسول اکرم ﷺ کے خط کا جواب 100

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سفر مدینہ 101
افراد قافلہ 102
روانگی کی تاریخ 103
اہل نجران مدینہ کے نزدیک 104
اہل مدینہ کی توجہ 105
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رد عمل 106
تحائف 107
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل نجران سے فرمایا 108
اہل نجران کی یہود مدینہ سے گفتگو 109
اہل نجران اور یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں 112
اہل نجران کو اسلام کی دعوت 112
عسائیوں کا اعتراض 114
حضرت عیسیٰ علیہ السلام معجزات کی وجہ سے خدا ہیں 114
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب 115
حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے خلق ہوئے اس لئے خدا ہیں 116
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استدلال 118
اہل نجران کا رد عمل 120
ابو رافع قرظی کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا 122
مباہلہ کی پیشکش 125

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ ﷺ نے مباہلہ کی پیشکش قبول کی 125
یہودیوں سے عیسائیوں کا مشورہ 127
اسقف، عاقب اور سید کا آخری فیصلہ 127
شرکاء مباہلہ 128
اللہ کا حکم 129
مباہلہ کی جگہ کی تیاری 130
اہل بیت علیہم السلام میدان مباہلہ کی طرف 131
اہل نجران کی میدان مباہلہ میں آمد 134
راستے میں اہل نجران کے بزرگوں کی گفتگو 135
یہودیوں نے نصرانیوں کو متنبہ کیا 136
میدان مباہلہ میں طرفین کا روبرو ہونا 137
توقف اور وحشت اہل نجران 140
مباہلہ کے بارے میں اہل نجران کا آخری سوال 141
منذر کی سید اور عاقب کو نصیحت 143
منذر نے صلح پر زور دیا 146
منذر نے صلح کی بات قبول کی اور آپ ﷺ کی خدمت میں آیا 147
نجرانیوں کی طرف سے ترک مباہلہ کا اعلان 148
ترک مباہلہ کے بعد مذاکرات 149
اسقف اعظم نے حضرت رسول اکرم ﷺ کی رسالت کی گواہی دی 151

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مباہلہ کے دن اہل بیت علیہم السلام کی فضیلت میں وحی کا نزول.......... 152

مقدار جزیہ کے بارے میں گفتگو.......... 154

صلح نامہ کی تحریر.......... 155

نجران کے تمام اسقف کے لئے عہدنامہ.......... 157

نمائندہ رسول اکرم ﷺ در نجران.......... 158

مسافرین مدینہ کا استقبال.......... 159

ابو علقمہ بشر بن معاویہ نے مدینہ کا رخ کیا.......... 159

سید اور عاقب دوبارہ مدینہ آئے اور اسلام قبول کیا.......... 160

حضرت امیر المومنین علیہ السلام جزیہ کے لئے نجران تشریف لائے.......... 161

حضرت امیر المومنین علیہ السلام یمن سے حج کے لئے تشریف لائے.......... 161

بغیر اجازت حلہ کا استعمال.......... 162

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے حکم سے حلے واپس لئے گئے.......... 162

شکایت لشکر اور آنحضرت ﷺ کا طرز عمل.......... 163

خلفاء اور مباہلہ.......... 163

اتمام حجت پیامبر ﷺ با مباہلہ.......... 165

حضرت سیدہ علیہا السلام عالمین حضرت امیر علیہ السلام کے ہمراہ.......... 165

اتمام حجت امیر المومنین علیہ السلام با مباہلہ.......... 166

تم میں سے کون ہے جسے نبی اکرم ﷺ نے اپنا نفس قرار دیا ہے.......... 168

مباہلہ خدا کی عطا کردہ فضیلت ہے.......... 168

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اتمام حجت حضرت امام حسن ؑ با مباہلہ 169

اتمام حجت امام حسین ؑ با مباہلہ 171

اتمام حجت امام محمد باقر ؑ با مباہلہ 173

مباہلہ کے تحت حضرات حسنین علیہما السلام رسول اکرم ﷺ کے فرزند ہیں 174

اتمام حجت امام جعفر صادق ؑ با مباہلہ 178

مباہلہ کے لئے ہمیں چنا گیا 179

اتمام حجت امام موسیٰ کاظم ؑ با مباہلہ 180

آیت مباہلہ کی رو سے ہم فرزند رسول ﷺ ہیں 182

اتمام حجت امام رضا ؑ با مباہلہ 184

مباہلہ حضرت امیر المومنین ؑ کی بہت بڑی قرآنی فضیلت ہے 185

قرآن میں مباہلہ اہل بیت علیہم السلام کے انتخاب کی روشن دلیل 187

انفسنا، نساءنا، ابناءنا مباہلہ میں 190

اتمام حجت امام علی نقی ؑ با مباہلہ 192

آیت مباہلہ میں انصاف 193

اتمام حجت امام حسن عسکری ؑ با مباہلہ 194

مباہلہ میں فقط بچے شریک ہوئے 194

اصحاب معصومین علیہم السلام نے بھی مباہلہ کے ذریعے اتمام حجت کی 195

جناب حذیفہ: اگر مباہلہ کرتے کبھی بھی کامیاب نہ ہوتے 195

جناب جابر: (انفسنا) پیامبر ﷺ اور علی ؑ ہیں 196

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب ابن عباس: مباہلہ میں علی علیہ السلام فاطمہ علیہا السلام حسنین علیہما السلام 197

ابن عباس نے دوسرے مقام پر فرمایا 197

ابن عائشہ: علی علیہ السلام نفس پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں 198

ابوسعید، ابن ابی سلمہ: مباہلہ اسلام کی سند 199

زید بن علی: عیسائیوں نے اپنے الفاظ واپس لے لئے 200

یحییٰ بن جعفر: مباہلہ دلیل ہے کہ نسل پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت زہرا علیہا السلام سے ہے 200

اغیار، اہل بیت علیہم السلام اور مباہلہ 204

سعد بن ابی وقاص: مباہلہ میں اہل بیت علیہم السلام معلوم ہو گئے 204

عبداللہ بن عمر: علی علیہ السلام کا گھرانہ اہل بیت علیہم السلام پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے 205

حسن بصری: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار ہستیوں کے ساتھ مباہلہ کے لئے آئے 206

شعبی: نجرانیوں نے مباہلہ نہ کیا 207

شہر بن حوشب: اہل بیت علیہم السلام کی وجہ سے نجرانیوں نے مباہلہ نہ کیا 207

نجران میں حضرت امام حسین علیہ السلام کا نام 209

اہل نجران کا آیت قرآن کے بارے میں سوال 210

اہل نجران رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے وقت 211

نجران میں اصحاب اخدود کے ہاتھوں قتل ہونے والوں کی قبریں ظاہر ہوئیں 211

اسقف نجران نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے اعتقادی سوالات پوچھے 213

ماجرا اصحاب اخدود از لسان حضرت امیر المومنین علیہ السلام 216

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

راہب اور راہبہ نجران کا حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کے ذریعے اسلام قبول
کرنا..... 218
اعمال مباہلہ..... 225
عید مباہلہ: 24 ذوالحجہ..... 225
جشن سرود مباہلہ..... 226
عبادت..... 227
روزہ..... 227
نماز..... 228
دعا.....
مسجد مباہلہ میں حاضری.....
مباہلہ کے دن صیغہ اخوت پڑھا جائے.....

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ناصر سبطین ہاشمی

آپ نہایت ہی مشہور علمی گھرانے کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کا خاندان علم وعمل، تبلیغ دین اور نشر مذہب حقہ میں کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ آپ کے بزرگان نے بے لوث دین کی خدمت کی ہے۔ امیر العلماء علامہ امیر محمد ہاشمی تونسوی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی اس بات کا بیّن ثبوت ہے۔ انہوں نے ساری زندگی تبلیغ دین میں گزاری۔ اور کئی مقامات پر مذہب حقہ امامیہ اثنا عشریہ کے لیے مناظرات کیے۔ اور ہزاروں لوگوں نے آپ کی سعی جمیلہ سے مذہب حقہ کو قبول کیا۔ ان میں سے نارووال، گجرہٹ، ٹل باگڑ، چوٹی زیریں کے مناظرات قابل ذکر ہیں۔ چوٹی کے محاذ میں کئی ماہ تک مسلسل دین کا دفاع کرتے رہے اور بالآخر وہ محاذ فتح کر کے چھوڑا، اور فاتح چوٹی مشہور ہوئے۔ آپ علوم قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، منطق، کلام، معانی، بیان، بدیع اور فلسفہ کے ماہرِ اعظم تھے۔ حتیٰ کہ ایرانی علماء نے بھی علمائے امامیہ پاکستان کے تذکرے میں کہا ہے کہ آپ "منطقی وجہ یک اند" آپ بہت بڑے منطقی تھے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خداوند عالم نے آپ کو اخلاص کا یہ صلہ دیا کہ آپ کے فرزند ارجمند خلف الرشید سلطان العلماء ابوالفصاحت علامہ غضنفر عباس ہاشمی تونسوی اپنی مثال آپ ہیں۔ وہ پوری دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اور صحیح معنوں میں مبلغ دین ہیں۔ ان کی ہزاروں موضوعات پر تقاریر ریکارڈ ہیں۔ اور ان میں ایسے لاتعداد موضوعات ہیں جن کے بارے میں بڑے بڑے لوگ سوچ بھی نہیں سکتے۔ ان کی مجالس کا خاصہ یہ ہے کہ دو حصے اردو ہوگا تو کم از کم ایک حصہ عربی عبارات، احادیث اور آیات قرآنی ضرور ہوں گی۔ تقریباً ہر موضوع پر ان کا خطاب ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ جو لوگ ان کے مخالف ہیں وہ بھی ان کے خطابات اور عبارات یاد کر کے مجالس پڑھتے ہیں۔ واقعاً سلطان العلماء کی خطابت ایک اہم، منفرد اور نایاب باب ہے۔ ان کا انداز بیان الگ تھلگ ہے، اُن کی مجالس اور تقاریر میں تکرار نہیں ہوتا۔ انہوں نے ایک مجلس یا ایک موضوع کو دو بار کبھی بھی نہیں پڑھا ہے۔ علامہ غضنفر عباس ہاشمی ملت اسلامیہ کا سرمایہ اور علم کا سمندر ہیں۔ علامہ صاحب ہمیشہ مدلل گفتگو فرماتے ہیں۔ ان کے ہر جملے سے تحقیق کی خوشبو آتی ہے۔ "ایں خانہ ہمہ آفتاب است" کے مصداق اس گھرانے پر خداوند عالم نے مزید یہ احسان فرمایا کہ انہیں شمس العلماء علامہ ناصر سبطین ہاشمی کی شکل میں ایک اور تحفہ عطا کیا۔ علامہ ناصر سبطین ہاشمی کی بچپن ہی میں سلطان العلماء نے تربیت کی ہے۔ اور ان پر خصوصی توجہ فرمائی۔ جس کا ثمر انہیں اپنی زندگی میں ملا ہے۔ آپ نے عصری علوم سے فراغت کے بعد علم دین حاصل کرنے کا ارادہ کیا تو آپ پاکستانی مدارس میں پڑھنے کی بجائے عازم ایران ہوئے۔ پاکستان سے آپ نے گریجویشن کر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے دینی تعلیم کا آغاز کیا اور وہاں خوب محنت اور دقت سے علم حاصل کیا۔ جب کہ ان کے یہاں ہم عصر تو ہیں، ہمسر کوئی نہیں۔ آپ ایران میں دس سال کئی ماہ تک تلاش علم کے لئے سرگرداں رہے۔ آپ نے وہاں کئی علوم پڑھے جن میں تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، منطق، کلام، فلسفہ، صرف، نحو، معنی، بیان، بدیع اور عروض شامل ہیں۔ پھر کمال یہ ہے کہ علامہ صاحب ان جملہ علوم متداولہ پر دسترس رکھنے کے باوجود انکساری، عجز اور محبت کے پاکیزہ جذبے سے سرشار نظر آتے ہیں۔ انہیں ایک بار ملنے والا شخص دوبارہ ملنے کی خواہش رکھتا ہے۔ جب آپ تعلیم مکمل کر کے 2004ء میں وطن واپس آئے تو آپ نے ملتان میں ایک مدرسہ میں پڑھانا شروع کیا۔ وہاں پر تقریباً دو سال تک بے لوث خدمات سرانجام دیں۔ بعض وجوہات کی بناء پر مدرسے سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اور تبلیغ دین یعنی خطابت میں مشغول و مصروف ہو گئے۔ ایک سال کے بعد آپ مدرسہ باب العلوم میں آ گئے تو پانچ سال سے بطور پرنسپل ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ آپ نہایت ہی قابل مدرس، مدبر اور منتظم ہیں۔ مدارس کے نشیب و فراز اور تدریس کے اہم نکات سے بخوبی آگاہ ہیں۔ طرزِ تدریس نہایت ہی دلکش اور پُر اثر ہے۔ انداز پُر کیف اور مسرور کن ہے۔ فقط پاکستان میں ہی نہیں بلکہ ایران میں بھی مغنی اللبیب کا درس ایرانی طلاب کو پڑھاتے تھے۔ آپ نے ادبیات عرب نہایت ہی دقت سے پڑھے ہیں اور فقہ اور اصول میں نہایت ہی محنت کی ہے۔ اس کا ثمر ان کی کتب، تراجم، تحریر و تقریر میں عیاں ہے۔ واضح رہے کہ آپ ملک بھر میں مجالس پڑھتے ہیں۔ کراچی میں کئی مجالس اور عشرے پڑھ چکے ہیں، اسی طرح پشاور کے ہر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام بارگاہ میں اپنی خطابت کے جوہر دکھا چکے ہیں۔ پنجاب کے علاقوں میں بھی اپنی خطابت کا لوہا منوا چکے ہیں۔ کتاب دوست ہیں ان کے پاس اپنا ذاتی بہت بڑا کتب خانہ موجود ہے۔ اور واضح رہے کہ ان کے چھوٹے بھائی علامہ نیاز عباس ہاشمی بھی فاضل قم اور تبلیغ دین میں مصروف ہیں۔

آپ کے اساتذہ کرام:

1۔ محقق عصر مہدی خاتمی حفظہ اللہ تعالی

ان سے ہدایۃ النحو، صمدیہ، تصریف المنطق اور نہج البلاغہ پڑھی۔

2۔ علامہ ابو معین حمید الدین حجت ہاشمی خرسانی

ان سے سیوطی، حاشیہ، مغنی اللبیب، شرح نظام، مطول اور معالم پڑھی، اور خصوصی دروس میں بھی شرکت کی۔

3۔ آیت اللہ فقیہ سبزواری سے مسجد گوہر شاد میں لمعہ پڑھی۔

4۔ مجتہد العصر شیخ علی محمد پور بیر، جندی سے اصول فقہ اور رسائل پڑھی۔

5۔ مرجع شیعت آقائے شاہرودی سے مقاصد اور رسائل بھی پڑھی۔

6۔ مجتہد زمان آقائے سید حمزہ موسوی سے مکاسب پڑھی۔

7۔ آقائے سید جعفر سیدان سے کتاب توحید شیخ صدوق پڑھی۔

8۔ آقائے آیت اللہ شاہرودی سے کفایہ پڑھی۔

9۔ حضرت آیت اللہ فلسفی کے درس خارج میں بھی شرکت کی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تلامذہ:

علامہ ناصر سبطین ہاشمی کے مندرجہ ذیل شاگردان مشہد مقدس اور قم میں زیرِ تعلیم ہیں۔

سید جاوید الحسن رضوی (سابق پیش نماز حویلی مرید شاہ)، اکبر رضا بھٹی (پیش نماز شاہ ستار میلسی)، سجاد حسین بلوچ، محمد اکبر موالی (پیش نماز کوٹ چمد)، اظہر عباس، ضامن عباس، جاوید حسین، رشید الحسن، شاہد حسین، اسد عباس، نیاز حسین، مجاہد حسین، صفدر حسین، اعجاز حسین، امجد اکبر، جاوید حسین بلوچ، مخدوم سلیم رضا، حافظ غلام حسین، محمد رمضان۔

پاکستان میں زیرِ تعلیم شاگردان:

غلام مصطفیٰ صادقی، حافظ غضنفر رضا، کاشف حسین لوہار، محمد ثقلین، لعل حسین، قسور حسین، محمد الیاس، ناظم حسین نقوی (پیش نماز میلسی)، غضنفر شاہ، حسن سردار، علمدار حسین، قسور حسین، محمد الیاس، ناظم حسین نقوی (پیش نماز میلسی)، غضنفر شاہ، حسن سردار، علمدار حسین، حافظ محمد امیر ریٹائرڈ پرنسپل گیلانی لاء کالج، محمد سجاد اکبر، محمد علی گل، ساجد چانڈیہ، مرید شاہ، عمران بلوچ، علی عباس نقوی، ابوذر، سید فرزان زیدی (پیش نماز سندھ) وسیم گجر۔

تالیفات وتصانیف:

علامہ ناصر سبطین ہاشمی صاحب کی تالیفات وتصانیف درج ذیل ہیں:

1۔ "مقتل محسن علیہ السلام"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

2۔ ''اثبات ولایت تکوینیہ''

3۔ ''دفع الریب عن علم الغیب''

4۔ ''نورالانوار''

5۔ ''مشارق انوار الیقین''

6۔ ''مواعظ شیخ جعفر شوستری''

7۔ ''اعتقادات صدوق''

8۔ ''شہادت ثالثہ''

9۔ ''حق کس کے ساتھ ہے؟''

10۔ ''صبح اسفر'' (دیوان سلطان العلماء علامہ غضنفر عباس ہاشمی)

11۔ ''حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا''

12۔ ''کربلا عرشِ خدا''

13۔ ''نمی از دریا''

14۔ ''شرح زیارت جامعہ کبیرہ''

15۔ ''حقائق مباہلہ''

دُعا ہے کہ ان کا یہ تصنیفی اور تالیفی سفر جاری رہے۔ آمین ثم آمین۔

مولانا غلام مصطفیٰ صادقی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مباہلہ کی اہمیت

تاریخ شیعت میں مباہلہ ایک خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس میں مذہب اسلام کی حقانیت تمام لوگوں کے لیے بالعموم اور اہل نجران کے لیے بالخصوص واضح ہوگی۔ اس خاص موضوع کی اہم شخصیاتِ اسلام صرف اور صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی علیہ السلام، حضرت فاطمہ علیہا السلام، حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں۔ اس موضوع کے کئی اہم گوشے ابھی اہل قلم نے بے نقاب نہیں کیے تو میری کوشش ہوگی کہ ان نکات کو بھی مطرح کیا جائے جو تشنہ طلب ہیں۔

''مباہلہ'' کا اگر دقت سے مطالعہ کیا جائے تو اس کے مختلف پہلو نظر آتے ہیں جن میں تاریخی معلومات کے علاوہ ہمارے اعتقادات کو بھی تقویت ملے گی، اور توحید، رسالت، امامت کے اہم ترین نتائج بھی سامنے آئیں گے۔

''مباہلہ'' میں خداوند عالم کی توحید کو عیسائیوں کے سامنے ثابت کیا گیا جو کہ تین خداؤں کے قائل تھے۔

اس طرح حضرت پیامبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو بھی تائیدات الٰہی کے ساتھ ثابت کیا گیا۔ اور اس اہم موضوع میں دین اسلام کا نہایت ایک اور اہم موضوع جو کہ امامتِ آئمہ ھدیٰ علیہم السلام ہے کو ثابت کیا گیا، بالخصوص حضرت علی ابن ابی طالب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیہ السلام کی امامت کو واضح کیا گیا کیونکہ خداوند عالم نے آیت مباہلہ میں آپ کو "نفس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" سے موسوم کیا ہے۔ اس آیت مجیدہ میں بہت زیادہ اعتقادات بیان ہوئے ہیں بلکہ یہ آیت کریمہ اعتقاد ساز ہے، بلکہ صحیح العقیدہ لوگوں کے عقائد پر اس آیت شریفہ نے مثبت اثرات مرتب کیے۔

اس کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ مصادر تاریخ وحدیث سے اس موضوع کو بیان کیا جائے، دیگر تمام موضوع سے" متعلق معلومات کو بیان کیا گیا ہے۔ شاید کہ یہ کتاب "مباہلہ" کے موضوع پر مفصل اور مکمل ہو۔ اس لئے ہر گوشہ سے پردہ ہٹایا گیا ہے۔ تا کہ "قارئین کرام" کی خدمت میں مکمل معلومات کا خزانہ پیش کیا جا سکے۔ حتیٰ کہ نجران کا جغرافیہ اور محل وقوع بھی قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

خداوند عالم سے دعا ہے کہ ہمارے وارث حضرت امام زمانہ علیہ السلام ہماری اس حقیری کاوش کو قبول فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

اور دعا ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام جو کہ نفس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" ہیں ہمیں اس سے اور زیادہ علم عطا فرمائیں تا کہ "مباہلہ" کے اعتقاد اور اہم نکات بیان کر سکیں اور یہ بھی دعا ہے کہ خداوند عالم ہمیں ولایت حضرت امیر المومنین علیہ السلام پر ثابت قدم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

”مباھلہ“ کا مفہوم

”مباہلہ“ کا مطلب یہ ہے کہ دو آدمی یا دو گروہ مناظرے اور استدلال کے بعد اپنے مقصد کو حاصل نہ کرسکیں، اور ان میں سے جو جھوٹا ہو وہ عملاً حق کو چھپائے اور قبول نہ کرے، تو ایسے میں اپنا مسئلہ خدا کے سپرد کرتے ہیں اور ہر ایک خدا سے یہ طلب کرتا ہے کہ اگر دوسرا گروہ جان بوجھ کر حق چھپا رہا ہے اور جھوٹ بول رہا ہے تو خداوند قہار اس کے اوپر فوراً عذاب نازل کرے۔

”مباہلہ“ ایک دستور الٰہی ہے خداوند عالم فوراً اس بات کا جواب دیتا ہے تا کہ لوگوں پر حجت تمام ہو جائے، جیسا کہ انبیاء ماسلف کے دور میں ایسا کئی بار ہوا ہے اور مخالفین عذاب میں مبتلا ہوتے رہے ہیں کیونکہ یہ معجزہ الٰہی ہے اور تمام لوگوں پر حق واضح ہو گیا۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیئس سالہ تبلیغِ رسالت میں ”مباہلہ“ فقط ایک بار پیش آیا ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل نجران کو خط لکھا تو اس کے بعد اہل نجران مناظرہ کے لیے مدینہ میں آئے۔ جب وہ ہر طرح سے محکوم ہو گئے تو انہوں نے ”مباہلہ“ کرنے کا ارادہ کیا۔ تا کہ اسلام اور عیسائیت کے مابین حق براہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

راست خداوند عالم کی طرف سے واضح ہو جائے۔ اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو اور ان کا کذب عیاں ہو جائے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"مباہلہ" کیوں ہوا؟

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل نجران کے رئیس "اسقف اعظم" کو خط لکھا تو جب اسقف نے خط پڑھا تو اس پر ایک رعب اور وحشت سی طاری ہوگی، تو اس نے سب سے پہلے اپنے تین مورد اعتماد ساتھیوں سے مشورہ کیا، انہوں نے اپنی رائے نہ دی، اور کہا کہ آپ جو کچھ چاہیں خود فیصلہ کریں۔

اس کے بعد اسقف نے اہل نجران کو جمع کیا اور ان کے نظریات اس بارے میں معلوم کیے تا کہ اس کے بعد حتمی فیصلہ لوگوں کے سامنے کیا جائے، لہذا لوگ تمام مناطق سے جوق در جوق جمع ہوئے۔ کلیسا میں ایک بہت بڑا اجتماع ہوگیا اور لوگوں میں مختلف نظریات کی باتیں ہونے لگیں۔ اور وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خط کے جواب میں ایک دوسرے سے صلاح مشورہ کرنے لگے۔

کرز کی رائے

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط تمام لوگوں کے سامنے پڑھا گیا تو لوگ دو حصوں میں تقسیم ہوگئے۔ بعض لوگوں نے یہ کہا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں مزید معلومات حاصل کی جائیں تا کہ معلوم ہو سکے کہ آپ واقعاً آخری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ دوسرے گروہ نے یہ کہا کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کریں گے تو کرز لشکر کا سالار تھا اور اس نے جنگ کی طرف داری کی۔ لیکن اسقف اعظم جنگ کا مخالف تھا۔ بعض لوگوں کا یہ خیال تھا کہ جنگ سے اسلام کو مٹا دیا جائے گا۔

حارثہ بن اُثال

اس نے مشورہ دیا کہ سب سے پہلے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقانیت کے بارے میں معلوم کیا جائے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقعاً اللہ کے سچے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو جنگ یا صلح کی بجائے اسلام قبول کر کے سعادت ابدی حاصل کی جائے۔ اس بات کے لوگ مخالف بھی تھے لیکن ان کی فکر کے دھارے مڑ گئے۔

بعض لوگوں نے یہ بھی کہا کہ انجیل میں دو انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہے ایک احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ تو حارثہ نے انہیں قائل کیا کہ انجیل میں مرقوم احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں۔ جس شخصیت نے پوری دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دینا ہے وہ اسی آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لختِ جگر کے گیارھویں بیٹے اور آپ کے آخری جانشین ہوں گے۔

عاقب نے یہ مسئلہ بھی مطرح کیا کہ آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد نرینہ نہیں ہو گی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی سے ہو گی اور حضرت مھدی علیہ السلام بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر نیک اختر کی اولاد میں سے ہیں۔ حارثہ نے یہ بات

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھی بیان کی کہ اگر آپ وہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقانیت کا اقرار کرنا چاہیے۔اوراس نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ آسمانی کتابوں کے مطابق آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر سے ہوگی،اس نے اسقف اعظم کی اجازت سے کتب آسمانی کی لوگوں کے سامنے وہ عبارات پڑھیں جو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اورآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل علیہم السلام کے متعلق تھیں۔

اہل نجران کی مدینہ آمد

لوگوں کے سامنے پانچ آسمانی کتابوں کی وہ عبارات پڑھی گئی جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تھیں اوراس بات کی بھی وضاحت کی گئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوراحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی نبی کے دونام ہیں،تولوگوں نے کہامدینہ جاتے ہیں تووہاں سے 88 اٹھاسی آدمی جن کا شماراہل نجران کے نہایت بزرگان اورعلماء میں ہوتا تھا نے مدینہ جانے کا ارادہ کیا۔اوران میں سے چالیس آدمی عیسائیوں کے جید عالم تھے اورآسمانی کتابوں کے علم میں دسترس کامل رکھتے تھے اوردیگرافرادصاحبان عقل وفکر،اجتماعی اورمعاشرتی طورپرنہایت قابل قدرتھے۔ان لوگوں نے مدینہ کی طرف کوچ کیادرحالانکہ ان کے رئیس اسقف اعظم،سیداورعاقب تھے۔

دوران سفرایک آدمی نے کہایہ سخت سفرحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے پیش آیاہے اورمیں تھک گیاہوں تواسقف نے اس سے کہا کہ یہ تونے کیوں کہا ہے؟

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس بات سے واضح ہوتا ہے کہ وہ دلی طور پر جانتے تھے کہ حضرت محمد ﷺ اپنی نبوت ورسالت میں صادق ہیں۔

مدینہ پہنچنا

جب وہ مدینہ پہنچے تو انہوں فاخرہ لباس پہنے، اور انہوں نے اپنے آپ کو مزین کرنے کے بعد صلیب بھی لگائی، سونے کی انگوٹھیاں پہنیں، ان کا وہ انداز تھا جو اہل مدینہ نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

ان کے تکبر اور تفاخر کی وجہ سے آپ ﷺ نے انہیں ملاقات کی اجازت نہ دی۔ یہاں تک کہ انہوں نے سادہ لباس پہنے تو آپ نے ملنے کی اجازت دی۔

سب سے پہلے انہوں نے تحفے تحائف آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیے، اس کے بعد آپ ﷺ کے سامنے اپنی عبادت میں مشغول ہو گئے یہ سب کچھ آپ ﷺ نے تحمل وبردباری سے برداشت کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشورہ

گفتگو سے پہلے آپ ﷺ نے اہل نجران کو مشورہ دیا کہ تم لوگ مدینہ میں تین دن قیام کرو اور میرے قول وفعل اور نبوت کے بارے میں تحقیق کرو، اس کے بعد مجھ سے گفتگو کرو، یہ بات سن کر وہ آپ ﷺ کی خدمت عالیہ سے رخصت ہو کر مدینہ شہر میں آگئے اور انہوں نے کافی عیسائیوں اور مسلمانوں سے تحقیقات کیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور وہ تمام معلومات حاصل کیں جن کی ان کو ضرورت تھی۔

موضوع مناظرہ

اہل نجران نے مدینہ منورہ میں تین دن تحقیق رسالت ونبوت میں گزارے، چوتھے دن وہ حضرت ﷺ کی خدمت میں مناظرے اور اپنی تحقیق کا اعلان کرنے کے لیے حاضر ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ آسمانی کتب کے مطابق آپ ﷺ ہی آخری نبی ﷺ ہیں۔ اس بارے میں انہیں ذرہ برابر بھی شک نہیں تھا۔

فقط ایک موضوع ہی مورد مناظرہ قرار پایا اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے الوھیت کی نفی تھا۔ اور اس بات کو ثابت کرنا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی اور اس کے بندے ہیں اور وہ خداوند عالم کی عبادت کرتے ہیں۔ انہوں نے شروع میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو دلیل بنایا کہ آپ ﷺ خدا ہیں، آپ ﷺ نے جواب دیا:

یہ تمام معجزات خداوند عالم کے اذن سے تھے تو یہ معجزات اس کے نبی اور عبد ہونے سے منافات نہیں رکھتے۔

عیسائیوں نے دوسری دلیل یہ دی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے والد نہیں ہیں لہٰذا وہ خدا ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

یہ خداوند عالم کا ارادہ تھا کہ خدا نے اپنی قدرت کاملہ کو ظاہر کیا ہے کہ میں اس طرح بھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مخلوق بنا سکتا ہوں اور یہ دلیلِ الوہیت نہیں ہے۔

انہوں نے عرض کیا:

کوئی نمونہ ہے کہ خدا نے بغیر باپ کے کسی کو پیدا کیا ہو؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خداوند عالم نے حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر ماں اور باپ کے خلق فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی عجیب تر ہے۔

یہ جوابات سننے کے باوجود اہل نجران قانع نہ ہوئے اور انہوں نے کہا ہم سے "مباہلہ" کرو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے تو انہوں نے ایک رات کی مہلت مانگی اور خوف زدہ ہو گئے کہ شاید ہم پر عذاب نہ آ جائے۔

مباہلہ کی جگہ

عیسائیوں نے آپس میں مشورہ کیا، اور ان کے لیے یہ نہایت مشکل مرحلہ تھا کہ اب کیا کیا جائے؟ تو ادھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا جنت البقیع کے نزدیک دو درختوں کے درمیان سائبان لگائے جائیں! تاکہ "مباہلہ" کی جگہ سب کو معلوم ہو جائے اور لوگ کثیر تعداد میں "مباہلہ" کو باآسانی دیکھ سکیں۔

ادھر عیسائیوں کے لیے اس مشکل سے فرار کا کوئی حل نہیں تھا۔ وہ ایک دوسرے کی وجہ سے حقیقت کا اظہار اور اقرار نہیں کرنا چاہتے تھے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عیسائیوں کا نظریہ

انہوں نے یہ کہا کہ اگر کل اپنے اصحاب اور لشکر کے ساتھ تشریف لائیں تو وہ (نعوذ باللہ) حق پر نہیں ہیں۔ کیونکہ ہمارے سامنے اپنا رعب وجلال جمانا چاہتا ہے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ تشریف لائیں تو ضروری ہے کہ ڈرو اور "مباہلہ" نہ کرو کیونکہ اگر وہ صرف اپنے اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ آئیں تو واضح ہو جائے گا انہیں اپنی حقانیت پہ یقین کامل ہے۔

جب انہوں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ میدان "مباہلہ" میں تشریف لائے ہیں تو وہ نہایت ہی خوف زدہ ہوئے اور ان میں سے کوئی بھی "مباہلہ" کے لیے تیار نہ تھا۔

انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اگر تم دنیا و آخرت کی بھلائی چاہتے ہو تو مسلمان ہو جاؤ! اور اگر تمہیں زندگی سے پیار ہے تو صلح کر لو لیکن ہرگز ہرگز "مباہلہ" نہ کرو!

آمد جبرائیل علیہ السلام

تمام عیسائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور گفتگو شروع ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دین مبین اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے قبول نہ کی۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ، تو اُن پر ایک وحشت سی طاری ہو گئی..... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر میں فرمایا:

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جزیہ دو۔ تو انہوں نے اس شرط کو قبول کرلیا اور عرض کیا جو مقدار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معین کریں گے ہم دینے کے لیے تیار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کل صبح آجانا۔ اس مرحلہ میں جبرائیل امین علیہ السلام نازل ہوئے اور خداوند عالم کی طرف سے پیغام لائے اگر اہل نجران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے "مباہلہ" کرتے تو اہل نجران اور تمام عیسائی صفحہ ہستی سے مٹ جاتے۔ اور ان کے مال و اسباب بھی جل کے راکھ ہوجاتے۔!

صلح اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام

صلح کی قرار میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود تشریف نہ لے گئے بلکہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو تمام اختیارات دے کر روانہ فرمایا آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تیس نیزے، تیس تلواریں، تیس گھوڑے، دو ہزار حلہ یمنی، صنعت اہل نجران سے ادا کرو گے اور اس کے علاوہ دیگر باتیں بھی معرض تحریر میں لائی گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر میں تشریف لائے جس وقت طرفین کے دستخط ہو رہے تھے۔ اہل نجران نے عرض کیا آپ اپنا ایک نمائندہ ہمارے ساتھ بھیجیں تو اس وقت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابی عمرو بن حزم انصاری کو اہل نجران کے ساتھ روانہ کیا۔

اہل نجران نے اپنے اس قافلہ کا استقبال کیا جو مدینہ سے واپس لوٹا تھا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام اپنے لشکر کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے نجران تشریف لائے تاکہ جزیہ وصول کریں تو اہل نجران نے حسب وعدہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرحلہ اول میں ایک ہزار حُلّہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔

جغرافیہ نجران

نجران اس وقت عیسائیت کا مرکز تھا اور یہ مرکز جزیرۃ العرب میں فقط ایک ہی بہت بڑا مرکز تھا سلاطین مسیحی ان کی بہت زیادہ حمایت کرتے تھے اور بہت زیادہ وسائل بھی ان کے اختیار میں تھے ان سب باتوں کے باوجود انہوں نے ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سر تسلیم خم کیا اور انہوں نے اپنے آپ میں ''مباہلہ'' کی جرأت نہ پائی۔ ہم آخر میں مسجد ''مباہلہ'' (در مدینہ) اور منطقہ نجرانیہ (عراق) کے بارے میں بھی کچھ عرض کریں گے۔

قدیم نقشہ جات کے مطابق نجران، مکہ سے سات منازل بیابان عدن اور حضر موت کے درمیان واقع ہے۔(1)

(1) مکاتیب الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ج2 ص496۔ اسرار مباہلہ ص23۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

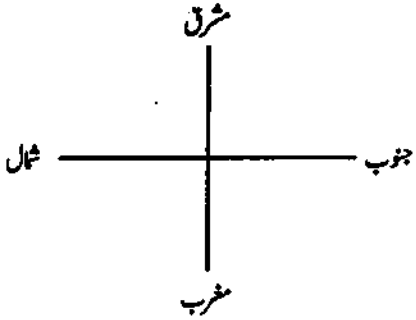

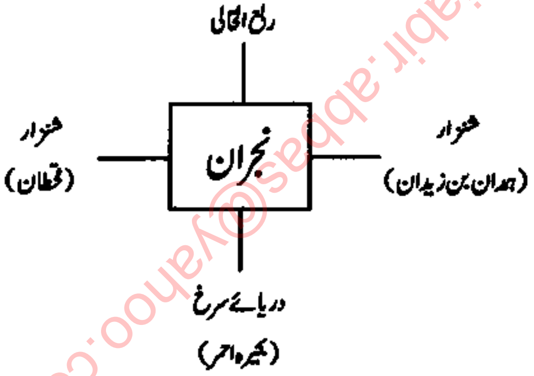

نقشہ مذکور کے مطابق اس کے شمال میں شنوار قحطان جنوب میں شنوار ہمدان بن زیدان مشرق میں ربع الخالی اور مغرب میں دریائے سرخ بحیرہ احمر ہے۔(1)

---

(1) الیمن الکبریٰ ص 133۔ اسرار مباہلہ ص 23۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نجران کی آبادی

نجران کی آبادی میں تقریباً چار ہزار سال پہلے یہی نام موسوم رہا ہے۔ لیکن آخری صدی کے نصف سے یہ نام تبدیل کر دیا گیا ہے۔(1)

اسلام سے پہلے نجران یمن، شام، حجاز، ایران، روم اور یونان کی تجارت کا اہم مرکز تھا۔(2)

تجارت کے مرکز کی وجہ سے نجران میں مختلف قبائل آباد ہو گئے تھے۔(3)

سرزمین نجران حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں 83 آبادیوں پر مشتمل تھی ان میں سے اہم ترین الخضن، الجریہ، صنعاء، اخدود اور ابن ثامر ہیں۔(4)

نجران کی موجودہ صورتحال

تقریباً بیاسی 82 سال قبل نجران یمن کے صوبہ عسیر کا ایک شہر تھا۔ 1350 قمری میں سعودی عربیہ نے یمن کے باڈر والے علاقوں پر حملہ کیا تو نجران کو اپنے تسلط میں لے لیا۔ 1350 سے آج تک نجران میں بہت زیادہ تبدیلیاں واقع

---

(1) مجموع بلدان الیمن وقبائلھا ص 734۔ تاریخ طبری ج 1 ص 543۔ اسرار مباہلہ ص 24۔

(2) الیمان فی تاریخ جازان وعسیر ونجران ص 22۔ تاریخ جزیرۃ العربیہ ص 247۔ اسرار مباہلہ ص 24۔

(3) الیمن فی صدر الاسلام ص 56۔ اسرار مباہلہ ص 24۔

(4) الیمن الکبریٰ ص 133۔ فتح الباری ج 8 ص 73۔ دلائل النبوۃ ج 5 ص 385۔ اسرار مباہلہ ص 24۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوئی ہیں۔حتی کہ بعض علاقوں کے نام بھی تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔نجران کا نام تبدیل کر کے "ابا سعود" رکھ دیا گیا ہے۔اور اس کے بالکل قریب ایک شہر فیصلیہ بنایا گیا ہے۔(1)

آج کل نجران سعودیہ کے جنوب میں یمن کی طرف واقع ہے اور وہ فقط چھ حصوں پر مشتمل ہے۔نجران،حبونۃ،تثلیث،یدمۃ،رینۃ،تربۃ۔(2) اور نجران میں 35 آبادیاں ہیں اور ان میں مندرجہ ذیل بہت مشہور ہیں۔

موفجہ،وادعۃ،مخلاف اعلیٰ،ال حارث،صفاء،سلوی،ال عقیل،حضن،جربۃ، قابل،رجلۃ،آل بران،العان،مراطۃ،شبھان،مشراح،مرفح،خیشوۃ، باطن،محباۃ،بطحا،دحضۃ،بوغبار،طعرۃ،غنیمۃ،عکام،عوکلۃ،حامیۃ،صاغر، بیر الاثلۃ،مخلاف اسفل وحزم(3)

آج کل اہل نجران کی آبادی تقریباً پچپن ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔وہ سارے کے سارے مسلمان ہیں اور ان کی اکثریت اسماعیلی مذہب رکھتی ہے۔نجران کے دیہاتوں میں یہودی بھی کافی تعداد میں موجود ہیں۔(4)

---

(1)یمن مکہ وحضر موت ص340،341۔اسرار مباہلہ ص24۔

(2)فی بلاد عسیر ص167۔یمن مکہ وحضر موت345۔اسرار مباہلہ ص24۔

(3)فی بلاد عسیر ص183-185۔اسرار مباہلہ ص24۔

(4)فی بلاد عسیر ص173۔اسرار مباہلہ ص25۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نجران کی آب وہوا

اس کی آب و ہوا بہترین ہے۔اور اس میں پانی ہر وقت موجود رہتا ہے۔زمین ہموار ہونے کی وجہ سے زراعت اور باغات ہیں اور اس کی آب و ہوا نہایت ہی لطیف اور خوشگوار ہے۔(1)

نجران کی پیداوار

نجران میں پانی وافر مقدار میں موجود ہے اس لئے وہاں ہر شے اچھی اور بہترین ہوتی ہے۔زراعت جتنی وہاں اچھی ہوتی ہے شاید ہی کہیں اور ہوتی ہو۔طرح طرح کے میوہ جات پیدا ہوتے ہیں۔بالخصوص شہد نہایت ہی شیریں ہوتا ہے،اور بہت موٹی موٹی کھجوریں بھی پیدا ہوتی ہیں۔بعض کھجوریں ہاتھ کی ہتھیلی کے برابر ہوتی ہیں۔اور اسے "مدبس" کہا جاتا ہے۔(2)

---

(1)فی بلاد عسیر ص167۔اسرار مباہلہ ص25۔

(2)صفتہ جزیرۃ العرب ص53۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نجران کے حکمران

نجران چار ہزار سال سے بھی زیادہ پرانا علاقہ ہے اور اس کا بانی نجران بن زیدان بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان ہے۔(1)

اس کی تاسیس کے بعد قبیلہ "قحطانیہ" نجران آیا۔ ان کے بعد قبیلہ "حمیر" ان پر غالب آیا اور قوم "تبع" کے بادشاہ کی طرف سے ان پر حاکم مقرر ہوا۔ قوم تبع کے ہر بادشاہ کو "افعی" کہا جاتا تھا۔ قلمس بن ہمدان کو "افعی نجرانی" کہا جاتا تھا۔ وہ بلقیس کا کاہن تھا جو کہ نجران کی طرف بھیجا گیا تھا۔(2)

بلقیس کے دور کے بعد یمن ایران کی حکومت کے تابع ہو گیا اور نجران یمن کا ایک حصہ تھا۔ وہاں پر حاکم ایران کے بادشاہ کے حکم سے مقرر کیا جاتا تھا۔ ایران کی طرف سے یمن کے مندرجہ ذیل حاکم مقرر ہوئے۔

وہرز، مرزبان بن وہرز، بینجان بن مرزبان، خرخسرہ بن بینجان، باذان۔

اس وقت نجران کے ایک لاکھ بیس ہزار جنگی فوجی تھے۔ جس وقت اہل نجران کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خط لکھا، تو اس وقت فوج کا سپہ سالار کرز بن سبرہ حارثی تھا۔(3)

---

(1) الیمن الکبریٰ ص 133۔

(2) تاریخ ابن خلدون ج 4 ص 227۔

(3) بحار الانوار ج 21 ص 287-289۔ اقبال ص 496۔ دلائل النبوۃ ج 5 ص 385۔ اسرار مباہلہ ص 27۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی عمرو بن حزم یمن کے حاکم مقرر ہوئے اور جریر بن عبداللہ نجران کے حاکم مقرر ہوئے۔(1)

(1) تاریخ طبری ج3 ص228۔ بحار الانوار ج21 ص407۔ مکاتیب الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ج2 ص498۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہل نجران کا دین

نجران کے سب سے پہلے ساکن مشرک اور بت پرست تھے اس کے بعد دین نصرانیت نجران میں وارد ہوا۔(1)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک بادشاہ تھا جس کا نام "ذونواس" تھا اور اس نے اپنا نام یوسف رکھا۔ اسے معلوم ہوا کہ نجران میں لوگ نصرانیت پر باقی ہیں، اور انجیل پر عمل کرتے ہیں۔ وہ اپنے لشکر کے ساتھ نجران آیا، اس نے لوگوں کو دین یہود کی دعوت دی لیکن لوگوں نے بالکل قبول نہ کی۔ تو اس نے ایک بہت بڑا گڑھا کھدوایا اور اس میں بہت زیادہ لکڑیاں جمع کر کے آگ لگوائی اور لوگوں کو زندہ آگ میں ڈالا اس وجہ سے وہ اصحاب "اخدود" مشہور ہو گئے۔(2)

قرن سوم تا دہم آثار مسیحیت بطور کلی نجران سے ختم ہو گئے۔ گیارہویں صدی میں مذہب اسماعیلی جوشش امامی ہیں وہاں پر منتشر ہوا انہوں نے تقریباً ساڑھے تین سو سال تک وہاں حکومت کی۔

---

(1) مکاتیب الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ج 2 ص 500۔

(2) بحار الانوار ج 14 ص 444۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کعبہ نجران

نجران میں عیسائیت کا دور دورہ تھا۔ بڑے بڑے کلیسے اور گرجے وہاں تعمیر کئے گئے تو عیسائیوں نے بیت اللہ کا مقابلہ کرنے کوشش کی۔ اور کعبہ کی شبیہ وہاں تعمیر کی تا کہ لوگ ہمارے ہاں حج کریں۔ یہ بات ظہور اسلام سے پہلے کی ہے۔

وہاں بنو عبد المدان بن دیان حارثی جو کہ بنی الحارث بن کعب میں سب سے اشرف تھے، نے ایک عمارت بنائی جس کا نام "کعبہ نجران" رکھا گیا۔ وہ لوگ اس عمارت کی کعبہ کی طرح تعظیم کرتے تھے۔ اور لوگ وہاں کعبہ کی طرح حج بھی کرتے تھے(1)

مسجد مباہلہ در مدینہ

مسجد مباہلہ اس مقام پر واقع ہے جہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مباہلہ کے لئے ایک جگہ بنائی تھی اور اس جگہ دو درختوں کے درمیان ایک سائبان لگایا گیا تھا۔ اور اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف فرما ہوئے۔ یہ جگہ بہت زیادہ تھی اور اس جگہ کا انتخاب اس لئے عمل میں آیا تا کہ لوگ ماجرائے مباہلہ کا آسانی سے مشاہدہ کر سکیں۔

وہاں پر مباہلہ کی یاد میں ایک مسجد تعمیر کی گئی جسے "مسجد الاجابۃ" بھی کہا جاتا

---

(1) معجم ما استعجم ج1 ص105۔ معجم البلدان ج2 ص538۔ مجموع بلدان الیمن وقبائلہا ص734۔ تاریخ ابن خلدون ج4 ص227۔ سبل الہدی والرشاد ج1 ص119۔ مراصد الاطلاع ج3 ص1259۔ اسرار مباہلہ ص29۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے۔ مسجد جنت البقیع کے شمال میں واقع ہے۔ صاحب مراز کبیر کے دور میں یہ مسجد مشہور و معروف تھی۔ اس مسجد کو کئی بار تعمیر کیا گیا ہے آج کل بھی اس کی نئی عمارت تعمیر کی گئی ہے، جو ایک صحن اور دو، رواق پر مشتمل ہے۔(1)

نجرانیہ در عراق

نجرانیہ یا نجران الکوفہ عراق میں شہر کوفہ کے قریب ایک جگہ ہے اکثر نصاریٰ نجران سے کوچ کرنے کے بعد نجران کوفہ آباد ہو گئے۔ انہوں نے وہاں پر عیسائی نشین ایک خاص جگہ بنا لی۔ انہوں نے یہاں گرجے بنائے اور زراعت و تجارت میں مصروف ہو گئے۔(2)

اہل نجران کی آمد سے پہلے اس جگہ ایک نہر تھی اس نہر کی وجہ سے جگہ کا نام نہر ابان تھا۔ لیکن جب اہل نجران وہاں آئے تو اس جگہ کا نام "نجران الکوفہ" پڑ گیا۔(3)

اہم شخصیات

اہل نجران کی طرف سے درج ذیل مباہلہ کی اہم شخصیات ہیں۔

ابن ابی شمر زبیدی

نجران کے ایک گرجے کا راہب تھا۔ جب اس نے حضرت رسول اکرم

---

(1) معالم مکہ والمدینہ بین الماضی والحاضر ص 369-370۔

(2) الاموال ص 245۔ جمہرہ رسائل العرب ج 1 ص 82-83۔ اسرار مباہلہ ص 33۔

(3) معجم البلدان ج 5 ص 269۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور اور مباہلہ نصاریٰ کی خبر سنی تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مدینہ میں آیا۔

ابو حارثہ حصین بن علقمہ

یہ نجران کا اسقف اعظم تھا۔ قیصر روم بھی اس کا بہت زیادہ احترام کرتا تھا۔ اس نے نجران میں کئی مدرسے اور گرجے تعمیر کرائے تھے۔ اور وہ نجران کا سب سے زیادہ متبحر عالم تھا۔ مراکز تحقیق اور عبادت خانوں کا رئیس بھی تھا۔ اور وہ "بنی بکر بن وائل" قبیلہ سے تھا۔ اس کی عمر ایک سو بیس سال تھی۔

ابو رافع قرظی

اس نے بھی مناظرے میں شرکت کی تھی۔

ابو سبرہ کرز بن سبرہ حارثی

یہ قبیلہ بن الحارث بن کعب کا رئیس تھا۔ نجران کی فوج کے ایک دستے کا سپہ سالار تھا۔

ابو سعاد جہیر بن سراقہ بارقی

عرب کے عیسائیوں کا زندیق تھا۔ اس کی دین کی طرف کوئی توجہ نہیں تھی۔ نصرانی بادشاہ اس کی بہت زیادہ عزت کیا کرتے تھے۔ یہ صاحب فکر و نظر تھا۔ سیاسی امور میں بڑی مہارت کا حامل تھا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابو علقمہ بشر بن معاویہ

یہ اسقف اعظم کا بھائی تھا لیکن سگا بھائی نہیں تھا۔ واقعہ مباہلہ کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور مسلمان ہو گیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمرکاب شہید ہوا۔

ابو الطفیل منذر بن علقمہ

یہ بھی اسقف اعظم کا بھائی تھا اور قافلے کے ساتھ نجران سے مدینہ آیا تھا۔

ابو مریم شرجیل بن وداعہ

یہ قبیلہ ہمدان میں سے تھا اور نجران کی اہم شخصیات میں اس کا شمار ہوتا تھا۔

بنو عبد المدان بن دیان حارثی

اسی قبیلے نے کعبہ نجران تعمیر کیا تھا، اور ہر لحاظ سے کعبہ نجران کی عظمت کا خاص خیال رکھتے تھے۔ یہ قبیلہ بنی الحارث بن کعب کی ایک شاخ ہے۔

بنی الحارث بن کعب

یہ قبیلہ سب سے پہلے نجران میں سکونت پذیر ہوا۔ زعماء نجران بھی اسی قبیلہ میں سے تھے۔ ان کو اختصار کے ساتھ "بلحارث" بھی کہا جاتا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جبار بن فیض

اہل نجران میں صاحب نظر تھا۔ معاشرتی طور پر خاص احترام کے لائق سمجھا جاتا تھا۔

حارثہ بن اثال

عیسائیوں کے جید علماء میں سے تھا۔ یہ بنیادی طور پر اہل نجران میں سے نہیں تھا، لیکن ساکن نجران تھا۔ یہ قبیلہ ربیعہ بن نزار میں سے تھا۔

سید ابو اہتم بن نعمان

اسقف اعظم کے بعد اس کا نمبر تھا۔ اس لئے اس نے اپنے آپ کو سید کا لقب دیا ہوا تھا۔ وہ مشکلات میں نجرانیوں کے لئے فیصلہ کیا کرتا تھا کہ انھیں کیا کرنا چاہیے۔ یہ بھی کعبہ نجران میں سکونت پذیر تھا۔ بحث و مناظرہ میں بھی ماہر تھا۔ یہ قبیلہ "عاملہ" میں سے تھا۔

صبغۃ المحسن، عبدالمنعم، مریم، سارہ

یہ سید اور عاقب کے بچے تھے جو کہ مناظرہ میں شرکت کے لئے اپنے والدین کے ساتھ نجران سے مدینہ آئے تھے۔

صہیب بن سنان

پیامبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو نجران کی طرف روانہ کیا۔

عاقب

یہ کعبہ نجران میں مقیم تھا۔ اور اسقف اعظم کے بعد اس کا تیسرا نمبر تھا۔ یہ سید

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا معاون تھا۔اسی وجہ سے اسے عاقب کہا جاتا ہے۔فی الواقع اس کا مقام اسقف اور سید کے بعد تھا لیکن عملی طور پر نجرانیوں کا امیر، صاحب اور مشاورت کا رکن اعظم تھا۔ تمام معاملات میں حرف آخر تھا۔کوئی کام بھی اس کی مرضی کے خلاف انجام نہیں دیا جا سکتا تھا۔اس کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔

عبداللہ بن امیہ

ان کو بھی پیامبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجران بھیجا تھا۔

عبداللہ بن شرجیل

اہل نجران کے عقلاء میں سے تھا۔معاشرتی اور سماجی معاملات میں اس سے مشورے لئے جاتے تھے۔وہ قبیلہ "حمیر" کے چھوٹے قبیلہ "ذی اصبح" میں سے تھا۔

عتبہ بن غزوان

اس کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کی طرف بھیجا تھا۔

عمرو بن حزم انصاری

مباہلہ کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اہل نجران کے ساتھ روانہ کیا اور بعد میں یہ کل یمن کے حاکم مقرر ہوئے۔(1)

---

(1) بحار الانوار ج2 ص249۔مکاتیب الرسول ج2 ص500۔تاریخ طبری ج2 ص464۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

قیصر

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں ایک نہایت ہی قدرت مند بادشاہ تھا۔ یورپ و افریقہ کا حکمران تھا۔ وہ عیسائی تھا۔ اس کی حکومت کا مرکز روم تھا۔

کرز

یہ اسقف اعظم کا بھائی تھا جو کہ قافلہ کے ساتھ نجران سے مدینہ آیا تھا۔

کسریٰ

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں ایران کا بادشاہ تھا۔ اس کا مذہب زرتشت تھا۔ اور اس کی حکومت کا مرکز مدائن تھا۔

کعب بن اشرف یہودی

مدینہ میں یہود کا رئیس تھا اس سے اہل نجران مشورے کیا کرتے تھے۔

منصور یہودی

یہودیوں کا مدینہ میں بڑا عالم تھا۔ اس سے بھی نجرانی مشورے کرتے تھے۔

یزید بن عبدالمدان

یہ اپنے قبیلے کا سردار تھا۔

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جامعہ وزاجرہ

آسمانی کتابوں کو جمع کر کے ایک کتاب بنائی گئی تھی، جس میں صحف آدم علیہ السلام، صحف شیث علیہ السلام، صحف ابراہیم علیہ السلام، تورات اور انجیل شامل تھی۔(1)

"زاجرہ" ایک اور کتاب تھی۔ نجران میں "زاجرہ" کا ترجمہ کیا گیا تھا۔ اور یہ کتاب سوریہ میں عربی میں موجود تھی، اور یہ کتاب اہل نجران کو وراثت میں ملی تھی۔(2)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اہل نجران کو خط

اسلام کی عظمت تمام لوگوں پر ظاہر ہو چکی تھی۔ بالخصوص اہل نجران کی نیند تک اچاٹ ہو چکی تھی، اور شدید پریشان تھے۔ ان کی پریشانی اس وقت مزید بڑھ گئی جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف خط لکھا، اور انہیں دین مبین اسلام کی دعوت دی۔

نہم ہجری کے آخر میں اللہ نے حکم دیا کہ اہل نجران کو اسلام کی دعوت دیجئے۔ یہ دعوت دیگر لوگوں کی دعوت سے قدرے مختلف تھی کیونکہ یہ ان لوگوں کو دعوت دی گئی تھی جو زمانہ قدیم سے کتب آسمانی اور دین انبیاء ماسلف سے آشنا تھے۔ اس

---

(1) بحار الانوار ج21 ص210-218۔ اقبال ص502۔

(2) بحار الانوار ج21 ص303۔ اقبال ص503۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

دعوت میں مخاطب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت بڑا عالم تھا جو مسیحی حکومت چلاتا تھا۔

خداوند عالم نے یہ آیت نازل فرمائی کہ جس میں جزیہ کا ذکر ہے۔

"قاتلو اللذین لا یومنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ماحرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من اللذین اوتو الکتاب حتی یعطو الجزیۃ عن یدوھم صاغرون۔"(سورہ توبہ آیت29)

ترجمہ: اہل کتاب میں سے ان لوگوں سے جنگ کرو جو خدا اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور جس چیز کو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے اس کو حرام نہیں سمجھتے، اور دین حق کو قبول نہیں کرتے، حتی کہ ذلت کے ساتھ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیتے ہیں۔

اہل نجران کو دعوت دین اسلام دینے کا خدا کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ تمام لوگوں کے سامنے انبیاء علیہم السلام کی پیشن گوئیاں اہل بیت علیہم السلام کے بارے میں ظاہر ہو جائیں تمام ادیان عالم کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت واضح اور آشکار ہو جائے۔

یہ واقعہ "مباہلہ" پر جا کر اختتام پذیر ہوا۔ اس میں بھی خاندان عصمت و طہارت کی عظمت واضح ہوگئی اور دوسری طرف اسلام کو فتح حاصل ہوئی۔

آیات قرانیہ کا نزول

یہ واقعہ نہایت ہی اہم واقعہ ہے کہ اس کے متعلق سورہ آل عمران کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسی 80 سے کچھ زیادہ آیات نازل ہوئیں۔ یہ آیات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موقع کی مناسبت سے ان آیات کی تلاوت کرتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خط لکھنے کا حکم دیا جو کہ خداوند عالم کے نام سے شروع کیا گیا تھا، اور خدا کے نام مبارک کے ساتھ انبیاء علیہم السلام گذشتہ کے نام بھی تھے۔ خط کے مخاطب اسقف اعظم اور تمام اہل نجران تھے۔ ان سے تین باتیں کہی گئی تھیں، مسلمان ہو جاؤ، جزیہ دو یا جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خط میں سورہ آل عمران کی آیت نمبر 64 تحریر کروائی، اور اپنے مطالب کو اس خط میں بیان فرمایا، اور اپنے چار آدمیوں عتبہ، عبداللہ، ہدیر اور صہیب کے ذریعے نجرانیوں تک اپنا خط پہنچایا۔

خط کا متن

ساتھ نام خدائے ابراہیم علیہ السلام واسحٰق علیہ السلام ویعقوب علیہ السلام کے،

از محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر خدا،

بطرف اسقف نجران واہل نجران،

تمہارے اوپر سلام ہو!

خدائے ابراہیم علیہ السلام، اسحٰق علیہ السلام ویعقوب علیہ السلام کا شکر گذار ہوں۔

امابعد! میں تمہیں بندگان خدا کی عبادت سے خدا کی عبادت کی دعوت دیتا ہوں، اور میں تمہیں لوگوں کی ولایت سے اللہ کی ولایت کی طرف بلاتا ہوں۔ اگر تم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میری دعوت قبول نہ کرو تو جزیہ دو اگر جزیہ نہیں دو گے تو جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ!

"قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ" سورہ آل عمران آیت:63

ترجمہ: فرما دیجئے کہ اے اہل کتاب اس بات کی طرف آؤ جو کہ تمہارے اور ہمارے درمیان ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور خدا کے شریک کے قائل نہ ہو۔ ہم میں سے بعض دوسروں کو خدا نہ بناؤ، خدا کے علاوہ کہ وہ ہمارا پروردگار ہے اگر وہ روگردانی کریں تو آپ کہہ دیں کہ تم گواہ رہو ہم مسلمان ہیں۔

حقانیت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نجرانیوں کی بحث

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط اہل نجران کے پاس آیا تو وہ مختلف باتیں کرنے لگے، کوئی صلح کی بات کرتا تو کوئی جنگ پر آمادہ دکھائی دیتا تھا۔ لیکن اس پورے اجتماع میں ایک بات تقریبا تھی کہ آیا یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے بھیجے ہوئے ہیں؟ بعض کے اذہان میں ریاست دنیا تھی، تو بعض اپنی بزرگی اور عظمت بچانے کی سعی کر رہے تھے۔ بڑے بڑے علماء مسیحیت اس بات میں گم تھے کہ اب کیا ہوگا؟.....

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حارثہ کا بیان

حارثہ بن اثال جو کہ کتب آسمانی میں متبحر تھا۔ کتب آسمانی کے مطالعہ سے حقانیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درک کر چکا تھا۔ اس نے دیگر علماء کی نسبت، کلام کا دھارا یکسر بدل دیا اور لوگوں سے کہا:

"اے لوگو! خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ، اس نے لوگوں پر حجت تمام کر دی۔ اس نے لوگوں کو بے راہ روی سے بچانے کے لئے سب سے پہلے اشعار پڑھے۔

متی ما تقد بالباطل الحق یابہ وان قدت بالحق الرواسی تنقذ

اذا ما اتیت الامر من غیر بابہ ضللت وان تقصد الی الباب تھتدی

ترجمہ: اگر تو یہ چاہے کہ حق کا باطل کے ساتھ مقابلہ کرے تو کوئی بھی قبول نہیں کرے گا، اگر حق کا بلند و بالا پہاڑوں سے مقابلہ کرو تو یہ برابر ہوں گے، اگر کسی کام کو اصل راہ سے نہیں کرو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اگر آپ دروازہ سے وارد ہو تو ہدایت پا جاؤ گے۔

اس نے مزید کہا:

"غور کیجئے! غور کیجئے! اے فرزندان حکمت، اور حاملین حجت پروردگار کی اولاد! خدا کی قسم! وہ سعادت مند ہے جو نصیحت سے نفع حاصل کرے، اور خطرے سے دوچار نہ ہو۔ جان لو! میں تمہیں ڈرا رہا ہوں اور حضرت مسیح علیہ السلام کی باتیں یاد دلا رہا ہوں!"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں انجیل کی بشارت

جب لوگ حارثہ کی طرف متوجہ ہو گئے تو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

عظمت بیان کی اس سے لوگ اس کی باتیں اور آسمانی پیغام سننے کے مشتاق ہو گئے۔ اس نے سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت بیان کی جو "شمعون بن یوحنا" کے نام تھی کہ امت متفرق ہو جائے گی۔

اس نے انجیل کی وہ آیات تلاوت کیں جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں خداوند عالم نے انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی کے ذریعے نازل کی تھیں۔

"اے میری کنیز (مریم علیہا السلام) کے بیٹے کتاب کو مضبوطی سے تھام لو، اور لوگوں کے لئے ان کی زبان میں تفسیر بیان کرو۔ اور ان سے کہہ دو کہ فقط خدا ہی پروردگار ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، میں زندہ ہوں۔ باقی رہنے والا اور میں ہی خالق ہوں۔ میں ہی خدا ہوں کہ جو تغیر نہیں ہوتا، اور میں فنا ہونے والا نہیں ہوں۔ میں نے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا، اور میں نے کتابیں لوگوں کے لئے نور، رحمت اور ان کی حفاظت کے لئے بھیجی ہیں۔ اس لئے میری رسالت کا ثمر جناب احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

میں نے انہیں چنا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے افضل بنایا ہے۔ اور میں اپنے اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ میں مبعوث کروں گا۔ میں اس کو اس زمانے میں بھیجوں گا جب کوئی بھی نبی دنیا میں نہیں ہوگا۔ اس کا ظہور مکہ میں ہوگا اور اس کے لئے تورایت جدید "قرآن پاک" نازل کروں گا۔ قرآن پاک کی وجہ سے لوگوں کی آنکھوں کا نور زیادہ ہو جائے گا اور بہرے کان ٹھیک ہو جائیں گے۔ اور ان کے دلوں

Presented by: Rana Jabir Abbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے پردہ ہٹ جائیں گے۔ وہ خوش قسمت ہوگا جوان کا زمانہ درک کرے۔ اس پر ایمان لائے، اور آپ ﷺ کی باتیں سنے۔ اس نور کی پیروی کرے جو آپ ﷺ ساتھ لائیں گے۔ اے عیسیٰ علیہ السلام جب اس پیغمبر ﷺ کا نام نامی لو تو اس پر درود بھیجو کیونکہ میں اللہ اور میرے تمام ملائکہ اس پر درود بھیجتے ہیں۔"

سید اور عاقب کا ردعمل

جب حارثہ نے انجیل کا مندرجہ بالا اقتباس پڑھا تو سید اور عاقب کی آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا اور ان کے لئے دنیا تاریک ہوگئی، کیونکہ اس وقت تک لوگوں نے حضرت محمد ﷺ کے بارے میں انجیل کی پیشن گوئی نہیں سنی تھی۔ سید اور عاقب نہیں چاہتے تھے کہ لوگ حضرت رسول اکرم ﷺ کے بارے میں انجیل کے ذریعے آگاہ ہوں۔

جب حارثہ نے واضح الفاظ میں رسول اکرم ﷺ کے بارے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی باتیں بتائیں تو وہ ناراض ہوگئے۔ کیونکہ لوگوں کے ذہن میں کئی سوالات آئے کہ آج تک یہ حقیقت ہم سے کیوں چھپائی گئی ہے؟ دوسری طرف ان کی عزت وآبرو خطرے میں پڑ گئی کہ جو مقام بادشاہوں اور لوگوں کے ذہن میں ہمارے متعلق تھا وہ سب ختم ہوجائے گا ....

عاقب کی تنقید

عاقب نے پہلے تو یہ کہا کہ اے حارثہ! اس بات کا یہ وقت نہیں ہے اور اس کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

گفتگو کے آخر میں سخت الفاظ میں کہا:

"اے حارثہ! خاموش رہو، کیونکہ تیری بات قبول کرنے والوں سے تیری بات رد کرنے والوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔ شاید یہ تیرا ایمان تیرے لئے وبال جان بن جائے، کیونکہ پوشیدہ حکمتیں سننے سے دل گریزاں ہوتے ہیں۔ دلوں کی نفرت سے ڈرو۔ ہر بات کے لئے اہل کا ہونا اور ہر کام کے لئے مناسب موقع کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اچھی بات یہ ہے کہ لوگوں کو فائدہ بھی ہو اور تو سلامت بھی رہے۔ پس کسی چیز کو ان دو کی جگہ قرار نہ دو۔ اے احمق! میں نے نصیحت کرنے میں کوتاہی نہیں کی ہے۔"

نصیحت سید

جب عاقب غصے ہوا تو سید نے اسی بات کو غنیمت سمجھتے ہوئے کہا:

"میں زمانہ قدیم سے تیری عظمت تیرے مقام سے واقف ہوں۔ اس بات سے ڈرو کہ کہیں رسوا نہ ہو جاؤ، اس دور میں سب لوگوں کی معذرت خواہی قبول کی جاسکتی ہے لیکن تیری نہیں۔"

حارثہ نے انحراف سے روکا

حارثہ اس وقت بہت خوش ہوا جب اس نے حقانیت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیان کیا، اور اسے اس بات کا بھی ادراک ہو گیا عاقب اور سید کا مقابلہ سختی سے کیا جائے تا کہ لوگ انحراف سے بچ سکیں۔ اس نے سید کو اسی طرح جواب دیا:

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"تجھ پر حیف ہے جس شخص کو کل کی فکر نہ ہو وہ آج سے بھی بہرہ مند نہیں ہو سکتا۔ خدا سے ڈرتا کہ تجھے معلوم ہو جائے کہ خدا کے علاوہ کسی اور نے پناہ نہیں دینی ہے۔ تو نے عاقب کی تائید کی ہے۔ حارثہ کی مدلل گفتگو سن کر عاقب نے تائید کی۔"

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از اولاد اسماعیل علیہ السلام (1)

سید نے دیکھا کہ عاقب حارثہ کی بات قبول کر رہا ہے، تو سید نے کہا بالفرض! اگر یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا ہے تو یہ اپنی قوم کے لئے مبعوث ہوا ہے۔ اور اس کی قوم یہ سمجھتی ہے۔ کہ یہ پوری انسانیت کے لئے مبعوث ہوا ہے۔

اعتراف سید کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالمین کے نبی ہیں (2)

سید کے اعتراف کے بعد حارثہ نے پوچھا:

"کیا آپ مطمئن ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے بھیجے ہوئے ہیں؟"

سید نے کہا:

"جی ہاں"

حارثہ نے دوبارہ پوچھا:

"کیا آپ اس بارے میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گواہی دیتے ہیں؟"

---

(1) بحار الانوار ج21 ص297-298۔ اقبال ص501۔

(2) بحار الانوار ج21 ص297-298۔ اقبال ص501۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سید:

"موجودہ قرآن کو کوئی رد کر سکتا ہے؟ میں بغیر شک کے اس بات کی گواہی دیتا ہوں، کیونکہ کتب آسمانی نے بھی یہ گواہی دی ہے"

اسی طرح حارثہ نے سید سے اقرار لیا کہ آپ ﷺ نبی ہونے میں سچے ہیں، لیکن عالمین کے نبی ہونے میں نہیں۔ اب سید کو معلوم بھی نہیں ہوا کہ حارثہ نے اہم اقرار سید سے لے لیا ہے۔ تو حارثہ نے مسکرا کر اپنا سر نیچے کر لیا اور زمین پر لکیریں ڈالنا شروع کر دیا۔

سید اور دیگر لوگ یہ منظر دیکھ رہے تھے تو سید نے مضطربانہ طور پر دریافت کیا:

"اے حارثہ کس بات پر ہنس رہے ہو؟"

حارثہ:

"تعجب سے ہنس رہا ہوں"

سید:

"جو کچھ آپ نے سنا وہ عجیب تھا؟"

درحالانکہ لوگ بے تابی سے حارثہ کے تعجب کی جستجو میں تھے۔

حارثہ:

"اگر محمد ﷺ اصل نبوت میں صادق ہیں تو محدودہ پیغمبری میں کس طرح جھوٹ بول سکتے ہیں؟" (نعوذ باللہ)

حارثہ نے سید کے جواب میں کہا:

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

"جی ہاں! نہایت ہی تعجب ہے! تجھ جیسے عالم فاضل سے کہ تو نے یہ اقرار کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے بھیجے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکمت اور علم عطا کیا، روح کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید کی ہے لیکن وہ عظیم نبی (نعوذ باللہ) کوئی بات اپنی طرف سے کہتا ہے!"

سید متوجہ ہوا کہ میں نے بہت بڑی غلطی کی ہے۔ جب اس نے اپنے آپ کو محکوم دیکھا تو بالکل خاموش ہو گیا۔

حارثہ کے سامنے عاقب کی گفتگو

حارثہ نے اپنی مستند گفتگو کے ذریعے سید اور عاقب کے ہر اشکال کا دروازہ بند کر دیا۔ سید اور عاقب کی یہ کوشش تھی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی نشانیاں لوگوں سے پوشیدہ رہیں، لیکن حارثہ کی کوشش تھی کہ علامات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے سامنے ظاہر ہو جائیں۔

عاقب نے حارثہ سے کہا:

"بھائی جان! صبر کرو، اپنے جذبات اور زبان کو ذرا قابو میں رکھو، بعض اوقات ایک شخص کوئی بات کہہ تو دیتا ہے لیکن ظلمت کی تحت الثریٰ میں ہوتا ہے، بعض اوقات گفتگو دلوں میں شک ڈال دیتی ہے۔ پس اس گفتگو سے بچو جس کا انکار کیا جائے، اگرچہ تیرے پاس اس سے بچنے کا عذر بھی ہو۔" (1)

---

(1) بحار الانوار ج21 ص298۔ اقبال ص501۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عاقب نے لوگوں کے سامنے بلند آواز میں کہا:

"ہماری بات قبول کرو! ہمارے سامنے خودنمائی نہ کرو"

اس نے حارثہ سے مزید کہا: "عقل سے کام لو ادب کو ملحوظ خاطر رکھو"

بحث

یہاں بحث شروع ہوگئی، ایک بحث میں خاتمیت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موضوع رہی۔ ایک بحث میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں گفتگو کی گئی، بعض اعتراض ہوئے تو حارثہ نے ان کا کامل طور پر جواب دیا، اور تمام افراد کے اشکالات کے دندان شکن جواب دیئے۔

متن صحیفہ شمعون کی تلاوت

اس مرتبہ سید نے عاقب کی طرح کتب آسمانی کی تلاوت سے پہلے حارثہ سے کہا:

"کیا عاقب نے تجھے آسمانی کتب کی عبارات پڑھ کر سنایا نہیں ہے؟ لیکن اس کی کسی بات کا تجھ پر بالکل اثر ہی نہیں ہوا ہے۔

اب میں تمہارے لئے ایک اور منبع قرار دیتا ہوں اور تجھے یاد دلاتا ہوں، اور تجھے قسم دیتا ہوں کہ (زاجرہ) اہل سوریہ کی زبان سے عربی زبان میں ترجمہ ہوا ہے؟ یعنی صحیفہ شمعون بن حمون کہ اہل نجران کو یہ کتاب ارث میں ملی ہے۔

جب لوگ ایک دوسرے سے اختلاف کریں، ایک دوسرے سے تعلقات

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ختم کرلیں، توحید کی علامات ختم ہو جائیں، اس وقت خدا اپنے بندے (فارقلیطا) کو اپنی رحمت اور عدالت کے لئے مبعوث کرے گا۔"

پوچھا گیا کہ (فارقلیطا) کون ہے؟

اس نے کہا کہ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر خاتم اور انبیاء علیہم السلام کے وارث (جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا چاہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات یا حیات کے بعد) تو خدا اسے آخری زمانے میں محشور کرے گا۔ پس یہ اس وقت ہوگا جب دین کا چراغ خاموش ہو جائے گا اور ستارگان الٰہی غروب ہو جائیں گے۔

وہ الٰہی شخصیت تھوڑی سی مدت اس جہاں میں رہے گا تا کہ دین اپنی اصل شکل وصورت پر آجائے۔ خداوند عالم اپنی قدرت اپنے بندہ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد طاہرہ میں قرار دے گا، اور خدا اپنی قدرت اس سے ظاہر کرے گا یہاں تک کہ اس کی حکومت پوری زمین پر قائم ہو جائے گی۔

اولاد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں (1)

حارثہ نے دیکھا کہ جو کچھ سید بیان کر رہا ہے، وہ سب کچھ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید ہے۔ اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔

"جو کچھ بیان ہوا اس سے مسئلہ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محکم کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(1) بحار الانوار ج21 ص303-305۔ اقبال ص503-504۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی نبوت کے دلائل کا تکرار کیا گیا۔ یہ حق کی بات ہے اور حق خوفزدہ نہیں ہوتا ہے ......اب کیا کہتے ہو؟"

سید اسی سوال کا منتظر تھا اس نے اپنا شبہ فوراً بیان کیا اور کہا:

"حق یہ ہے یہ منزلت اس کو نصیب نہیں ہوگی جس کی اولاد نہ ہو!"

حارثہ نے کہا:

"حقیقت یہی ہے لیکن حضرت محمد ﷺ بے اولاد نہیں ہیں!"

سید نے حضرت ﷺ کے بے اولاد ہونے کے بارے میں کہا:

"آپ بلاوجہ بحث کر رہے ہیں! کیا ہمارے اصحاب نے یہ خبر نہیں دی کہ دو فرزند (قریش) اور (قبطی) دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اور محمد ﷺ شاخ خشک کی طرح تنہا رہ گئے ہیں؟ اگر آپ ﷺ کی اولاد ہے جو کہ ذکر کی گئی ہے کیا وہی پسر خلافت نشین ہوں گے کیا تیری بات ٹھیک ہے؟"

حارثہ نے کہا:

"یہ بات حارثہ کے علم میں ہے کہ عاقب اور سید حقانیت رسول اکرم ﷺ کو جانتے ہیں لیکن اپنا تجاہل ظاہر کرتے ہیں"

اس لئے حارثہ نے ناراض ہو کر کہا:

"خدا کی قسم! بہت تعجب ہے لیکن اس سے لوگ عبرت حاصل نہیں کرتے ،راستے کے سنگ میل بہت زیاد ہیں اگر کوئی دیکھنے والا ہو تو! جیسا کہ بیمار آنکھیں آفتاب کو دیکھنے سے قاصر ہوتی ہیں، اسی طرح تنگ نظر لوگ بھی 'نور حکمت' کے ساتھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ارجاط نہیں جوڑ سکتے، جان لو! ہر کوئی اس طرح ہو جائے لیکن تم دو آدمی اس طرح نہیں ہو۔"

حارثہ نے مزید کہا:

"خدا کی قسم! خداوند عالم نے تیرے لئے حجت کو تمام کر دیا ہے، خدا نے میراث حکمت تمہیں عطا کی ہے۔ بقیہ حجت بھی تمہیں دی ہے۔ یہ شرف بھی عنایت کیا ہے، کہ لوگوں کے دلوں میں تمہارا بہت بڑا مقام ہے۔

خدا جس کو قدرت و طاقت دیتا ہے اسے بادشاہ بنا دیتا ہے، لیکن خدا نے تمہیں بادشاہوں کا بھی حاکم بنایا ہے۔ تم نے حضرت خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے نبی ہیں لیکن پوری انسانیت کے نبی نہیں ہیں، کیا تم نے سچ کہا ہے؟"

سید اور عاقب کے پاس سوائے اقرار کے کوئی چارہ نہیں تھا۔

جامعہ اور زاجرہ کو طلب کیا گیا

حاضرین نے وہ نئی اور عجیب باتیں سنیں جو، ان سے پوشیدہ تھیں، حاضرین شدت سے اس بات کے منتظر تھے کہ اس مناظرہ کا نتیجہ کیا نکلے گا؟

سید اور عاقب، حارثہ کا مدعا سمجھ چکے تھے اور وہ خوف زدہ تھے کہ کہیں حارثہ لوگوں کے سامنے ہماری عزت ہی خراب نہ کر دے۔ انہوں نے غصے میں آ کر کہا۔

"حارثہ ڈر! ہم نے تجھ سے کچھ نہیں کہا لیکن تو روباہ کی طرح مکر کر رہا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے، اور تو بحث و مناظرہ سے ابھی تک تھکا نہیں ہے؟ تیرے اس مدعا عظیم پر کیا دلیل ہے؟ "

حارثہ نے اپنی آخری بات با آواز بلند تمام لوگوں کے لئے کہی:

"تمہارے اجداد کی قسم! میں وہ دلیل دوں گا جو تم سے شک کو دور کرے گی اور تمہارے سینہ کی آگ کو ٹھنڈا کرے گی۔"

اس کے بعد حارثہ نے اسقف اعظم کو مخاطب کر کے کہا:

"اے ہمارے محترم والد گرامی! اگر آپ کی اجازت ہو تو (زاجرہ) اور (جامعہ) کو لایا جائے، تاکہ میں دلوں کو نزدیک اور سینوں کو ٹھنڈا کروں"

گرمی کی شدت تھی اور ظہر کا وقت ہو چکا تھا، سید اور عاقب نے گرمی کی شدت کا بہانہ بنایا اور کہا کہ ہم گرمی کی شدت سے نڈھال ہو چکے ہیں۔

حارثہ نے بھی یہ بات قبول کر لی۔ حاضرین کے ذہن میں یہ بات تھی کہ کل (زاجرہ) اور (جامعہ) کی عبارات پڑھی جائیں گی، یہ آرزو لے کر وہ روانہ ہو لئے۔

حقانیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں آسمانی کتب کی تحقیق

کتب آسمانی میں سے لوگوں نے اپنے تازہ اعتقادات کے بارے میں غور وفکر کرتے ہوئے رات گزار دی۔ صبح کے وقت کلیسا میں بہت بڑا اجتماع ہو گیا تو جنگ وصلح کی جگہ مسائل اعتقادی نے لے رکھی تھی۔ اکثریت کو یہ یقین ہو چکا تھا کہ کتب سماویہ میں جس نبی کا ذکر ہے وہ مکہ معظمہ میں ظہور کر چکا ہے۔ اس بات نے ان کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لئے عقائد کے ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا۔

لوگوں کا اجتماع اور جامعہ کی تحقیق (1)

لوگ اس لئے جمع ہوئے تھے تا کہ آسمانی کتابوں کو لایا جائے اور ان کے متن ہمارے لئے پڑھے جائیں، تا کہ ان اوصاف کو اسی ہستی پر منطبق کر سکیں جس نے اسقف اعظم اور اہل نجران کے نام خط لکھا ہے۔

ادھر عاقب اور سید کے ذہن میں یہ بات تھی کہ اگر کتابوں کے متن لوگوں کے سامنے پڑھے گئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقانیت ان کے لئے واضح ہو جائے گی، پھر ہمارے لئے بھی تسلیم کے علاوہ اور کوئی راہ نہ ہوگی، اس لئے ان کی ہر چند کوشش تھی کہ لوگوں کے سامنے (زاجرہ) اور (جامعہ) کے متن نہ پڑھے جائیں، لہذا انہوں نے عتاب آمیز لہجے میں حارثہ سے کہا:

"تو نے مطلب کو طول دیا ہے، ہم سب کو تھکا دیا ہے! اپنا منہ بند کر تا کہ تیری گفتگو ختم ہو جائے، ہمیں وضاحت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

حارثہ ان کی بات سمجھ چکا تھا اس نے دوبارہ اقرار لینے کے لئے عاقب اور سید سے کہا:

"یہ وہ بات ہے کہ جس کا تم دونوں اقرار کر چکے ہو اور قبول بھی کر چکے

---

(1) بحار الانوار ج 21 ص 306۔ اقبال ص 504-505۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہو۔اب جو کہنا چاہتے ہو کہو!"

عاقب کو معلوم تھا کہ تمام حاضرین غور سے سن رہے ہیں لہذا اس نے احتیاط سے کہا:

"جو کچھ ہم نے کہا ہے اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں کہیں گے، اور اپنے مدعا کی طرف جا رہے ہیں۔ان کے بارے میں اہم باتیں آپ کو بتائیں گے۔ہم خدا کی طرف سے اس کی حجت کے بارے میں کسی چیز کو نہیں چھپاتے۔ہم ان علامات کا انکار بھی نہیں کرتے، بہرحال خدا کے کسی بندے پر ہم جھوٹ نہیں بولتے کہ واقعاً اس کو خدا نے بھیجا ہے۔"

اس کے بعد پھر یہ بحث چھڑ گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کے نبی ہیں، پھر یہ بحث ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتنی اولاد ہے؟ ....

اولاد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں (جامعہ) کا فیصلہ

اس وقت حارثہ نے بحث کو گذشتہ روز کے مطالب سے متصل کرتے ہوئے کہا:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور قیامت تک فقط ایک ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں گے۔محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی نبی کے دو نام ہیں، وہ بے اولاد نہیں ہیں"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس بات کو حارثہ نے (جامعہ) سے ثابت کیا۔ لہٰذا تمام لوگوں نے یہ بات سننے کے بعد عاقب اور سید کو مخاطب کر کے کہا:

"تم نے دو انبیاء علیہم السلام کا ذکر کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد دو نبی مبعوث ہوں گے، اور تم نے یہ بھی کہا ہے کہ دونوں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں کہ ایک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یثرب میں مبعوث ہوگا اور دوسرا احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یثرب کے عقب میں مبعوث ہوگا...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی بتول صدیقہ حضرت زہرا علیہا السلام سے ہوگی"

سید اور عاقب نے کہا:

"جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی علامات میں سے بہت بڑی علامت ہمارے پاس ہے۔"

لوگوں نے کہا (جامعہ) کو لایا جائے (1)

(جامعہ) میں تمام انبیاء علیہم السلام کے صحیفے، تمام آسمانی کتابیں اور انبیاء علیہم السلام و خداوند عالم کی بشارتیں موجود تھیں۔ اس دن تک لوگوں نے اس کا تھوڑا سا

---

(1) بحار الانوار ج21 ص307-308۔ اقبال ص505۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

متن سنا تھا۔

بحث نے لوگوں کو کاملاً اس بات پر آمادہ کر دیا تھا کہ آسمانی کتابوں کی تحقیق کی جائے، اب حارثہ کے اصرار کی بھی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ فقط لوگوں نے یہ بات سنی کہ (جامعہ) کو لایا جائے تو انہوں نے بلند آواز میں کہا:

"جامعہ کو لاؤ!..... جامعہ کو لاؤ..... اے ابو حارثہ!"

لیکن بعض لوگوں کا یہ گمان تھا کہ حارثہ ہار جائے گا کیونکہ وہ عاقب اور سید کو "اعلم" سمجھتے تھے۔

اب دیر کرنا مصلحت کے منافی تھا۔ کوئی بھی عوام کی یہ خواہش رد نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے بعد اسقف اعظم نے اپنے غلام سے کہا:

"اے غلام جاؤ اور جامعہ کو لاؤ"

وہ غلام گرجے کے خزانے میں گیا اور تھوڑی دیر کے بعد باہر آیا تو (جامعہ) کو اس نے سر پر اٹھا رکھا تھا۔ (جامعہ) بہت بڑی کتاب تھی جسے وہ سنبھال نہیں پا رہا تھا۔

جامعہ کو لاتے ہوئے سید اور عاقب کی پریشانی (1)

جامعہ کو لے آنا عاقب اور سید کے لئے نہایت ہی گراں تھا کیونکہ انہیں

---

(1) بحار الانوار ج 21 ص 308۔ اقبال ص 506۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معلوم تھا کہ اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علامات وصفات کے ساتھ ساتھ اہل بیت اطہار علیہم السلام کا بھی ذکر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جو واقعات وقوع پذیر ہوں گے ان کا ذکر بھی تھا۔

اس لئے ان دونوں نے کہا:

"آج کے دن کا سورج ہمارے لئے مبارک نہیں تھا۔ لوگ حاضر اور موجود تو ہیں لیکن ان کے دل ہماری بات قبول نہیں کرتے، بہت کم ایسا ہوا ہے کہ سفیہانِ ملت کا ایک بات پر اتفاق ہو۔"

دوسری جو اہم بات ہے وہ یہ ہے کہ جب لوگوں کو حقیقت حال کا علم ہوا تو اس سے ان کی کمر ٹوٹ گئی اور یہ جواب دیا:

"یہ شریر مغلوبوں پر غالب ہونے والے ہیں۔ ان کے منہ سے ایک نکلتی بات ہے تو اس سے دنیا میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔ اور ایسا فساد جس کی صلح بھی ممکن نہ ہو، اور لوگوں کی اصلاح پر عمر صرف ہو جاتی ہے۔ یہ بات کہنا حرام ہے کیونکہ سفیہہ منہدم کرتا ہے اور بردبار تعمیر کرتا ہے۔ اصلاح کرنے والے اور گمراہ کرنے والے کے درمیان کتنا فاصلہ ہے"

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمائندوں کے سامنے (جامعہ) کی تحقیق (1)

حارثہ ایک دوراندیش عالم تھا، وہ چاہتا تھا کہ بطور کامل اتمام حجت ہو جائے تاکہ اہل نجران کے ہر فرد کے ذہن میں آنے والے شبہات کی راہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے، عاقب اور سید بھی بڑی احتیاط سے گفتگو کر رہے تھے، تاکہ حارثہ ہماری بات پر اعتراض نہ کرے، حارثہ نے اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ایک آدمی سے کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمائندوں کو یہاں لے آؤ تاکہ ان کی موجودگی میں متن جامعہ کی قرأت اور تحقیق ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامہ بردار گرجے میں داخل ہوئے اور روسائے نجران کے ساتھ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ ان کی موجودگی میں عاقب اور سید اس بحث کا اختتام نہیں کر سکتے تھے، یا اسے کسی اور دن پر چھوڑ دیتے، کیونکہ تمام حاضرین کی یہ خواہش تھی کہ وہ (جامعہ) میں مذکور صفات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں علم حاصل کریں اور وہ یہ معلومات حاصل کرنے کے لئے نہایت ہی بے تاب تھے۔ حتی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرستادہ (نمائندے) بھی اسی وجہ سے موجود تھے کہ یہ لوگ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

---

(1) بحار الانوار ج 21 ص 309۔ اقبال ص 506۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حارثہ اور اسقف اعظم کی (جامعہ) کی طرف توجہ ان دو کو اس بات سے منع کر رہی تھی کہ مبادہ وہ کوئی اور نئی بات کہیں۔

انہیں یہ خوف بھی تھا کہ لوگ ہمارے بارے میں بدگمان نہ ہو جائیں، لہذا ان دونے ارادہ کرلیا کہ اس مسئلہ میں جتنی مشکل میں بھی ہمیں ڈالا جائے تو ہم قبول کریں گے اور ہم کسی بات کا بھی انکار نہیں کریں گے۔

انہوں نے یہ سوچا کہ ہمارا مقام ومرتبہ اس وقت باقی رہے جب ہم سب سے پہلے (جامعہ) کے متن کی بڑے شوق سے تائید کریں گے۔ اور اس بات کا ہمیں فائدہ بھی ہوگا تا کہ بعد میں ہم اپنی مرضی کی کوئی بات کہہ سکیں گے۔

سید اور عاقب اپنے افکار بیان کرنے کی خاطر (جامعہ) جو کہ اسقف اعظم کے قریب تھی، کے قریب ہوئے، لیکن حارثہ بھی جلدی سے ان کے پاس چلا گیا، اس وقت (جامعہ) کے بارے میں لوگوں کی توجہ عاقب اور سید کی طرف تھی، درحالانکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمائندے جو خط لے گئے تھے وہ بھی ان کے اردگرد موجود تھے۔

(جامعہ) کے پانچ حصے(1)

اسقف اعظم تمام علماء سے بڑا عالم تھا اور (جامعہ) پر سب سے زیادہ تسلط رکھتا تھا۔ اس کے حکم سے پانچ حصے یا پانچ نکات کھولے گئے جن میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل

---

(1) بحار الانوار ج21ص309۔ اقبال ص506۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

محمد ﷺ کا صراحت کے ساتھ ذکر تھا۔اور وہ پانچ حصے ان کتابوں میں تھے۔صحیفہ آدم علیہ السلام، صحیفہ شیث علیہ السلام، صحیفہ حضرت ابراہم علیہ السلام، تورات اور انجیل، کہ یہ تمام کتابیں (جامعہ) میں موجود تھیں۔

سب سے پہلے اسقف اعظم نے حکم دیا کہ (جامعہ) کو کھولا جائے، اس نے صحیفہ آدم علیہ السلام کو نکالا، جس میں پروردگار کے علم ملکوت کے بارے میں لکھا ہوا تھا، زمین و آسمان اور ان کے درمیان جو کچھ ہے، حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کی تخلیق اور ان کے بارے میں تھا۔یہ وہی صحیفہ تھا جو حضرت شیث علیہ السلام کو وراثت کے طور پر ملا تھا۔

قرأت صحیفہ حضرت آدم علیہ السلام (2)

تمام افراد حضرت محمد ﷺ کے بارے میں گفتگو سننے کے منتظر تھے، انتظار اور کوشش کے بعد مساح (3) دوم از صحیفہ آدم علیہ السلام سے انہیں حضرت خاتم ﷺ کے بارے میں معلومات ملیں۔انہوں نے متعدد بار لفظ (احمد ﷺ) اور (محمد ﷺ) سنا اور وہاں اس بات کی تصریح کی گئی تھی کہ آپ ﷺ کی نسل آپ ﷺ کی بیٹی کے ذریعے باقی رہے گی۔

یہ عبارت لوگوں کے لئے اقتباس کر کے پڑھی گئی۔تمام لوگوں نے بڑے

---

(2) بحار الانوار ج21 ص310-313۔

(3) مساح، جیسا کہ قرآن پاک میں آیات اور سورتوں کا فاصلہ ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غور اور انہماک سے سنی۔

عبارت درج ذیل تھی:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں خدا ہوں، میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، میں حی اور قیوم ہوں۔ میں زمانوں کو ایک دوسرے کے بعد مسلسل لے آتا ہوں۔ میں تمام امور کو حل کرنے والا ہوں، اپنے ارادہ کے ذریعے سب سے قدیم ہوں، اپنی قدرت کے ذریعے تمام سختیوں کو ذلیل کر دیتا ہوں۔ میں عزیز، حکیم، رحمٰن اور رحیم ہوں، میں رحم کرتا ہوں اور رحمت بھیجتا ہوں۔

"میری رحمت میرے غضب پر اور میری بخشش میرے عذاب پر سبقت لے جاتی ہے، میں نے بندوں کو اپنی عبادت کے لئے خلق کیا ہے، میں نے اپنی حجت اپنے بندوں پر تمام کی ہے۔ میں نے ان لوگوں کے لئے انبیاء علیہم السلام اور کتابیں نازل کی ہیں۔ میری یہ روش پہلی ہستی جناب احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین تک جاری ہے۔ میں اس پر صلوات بھیجتا ہوں اور اپنی برکات کو میں نے جناب احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں قرار دیا ہے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے تمام انبیاء علیہم السلام اور ڈرنے والوں کو مکمل کیا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا: اے میرے اللہ! تیرے بھیجے ہوئے کون ہیں؟ اور حضرت احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں؟ کہ جن کو تو نے یہ بلند و بالا مقام عطا کیا ہے؟

خداوند عالم نے فرمایا: یہ سب تیری اولاد میں سے ہوں گے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں سب سے آخر میں مبعوث ہوں گے اور سب کے وارث ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا: اے میرے اللہ! تو ان کو کیسے مبعوث فرمائے گا؟

خداوند عالم نے فرمایا: اپنی توحید اور پھر تین سو تیس دن مسلسل، ان تمام ادیان کو حضرت احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مکمل کردوں گا ...... جو شخص اپنے زمانے کے دین اور میرے بھیجے ہوؤں پر ایمان لائے تو میں اسے بہشت میں داخل کروں گا۔"

حضرت آدم علیہ السلام کے صحیفے میں عبارت ہے جس میں لفظ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مذکور ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا:

"اے میرے اللہ! سزاوار ہے کہ لوگ تجھے تیری نعمت کے ذریعے پہچانیں اور تیری نعمت کے ساتھ گناہوں سے بچیں۔ لوگوں کو تیری رحمت اور مغفرت سے مایوس نہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہونا چاہیے۔"

خداوند عالم نے فرمایا:

"اے آدم علیہ السلام کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں تمہارے اس فرزند کی
زیارت کراؤں جسے میں نے تمام فضیلتیں عطا کی ہیں؟"

جناب آدم علیہ السلام نے عرض کیا: "جی ہاں، ضرور۔

خداوند عالم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام مقامات عالیہ کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے ظاہر کیا، پھر خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل علیہم السلام اور امت کو ذرات کی شکل میں دکھایا۔

حضرت آدم علیہ السلام نے دیکھا تو بعض کا نور زیادہ نظر آیا۔ اور یہ بھی دیکھا کہ پانچ (اولوالعزم) انبیاء کا نور دیگر انوار کی نسبت زیادہ قوی تھا۔ جیسا کہ ستاروں کے جھرمٹ میں چاند، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو تمام اولوالعزم انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل تھی۔ جس طرح اولوالعزم انبیاء علیہم السلام کو دیگر انبیاء علیہم السلام پر۔

حضرت آدم علیہ السلام نے دوبارہ دیکھا۔ تمام انبیاء علیہم السلام کا خاندان اس کے اطراف موجود ہے۔ اور ان کے چہروں اور پیشانیوں سے نور نکل رہا تھا۔ یہ نور اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رتبہ او مقام کے مطابق تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام کے صحیفہ کے آخر میں ان انوار کے نام درج تھے۔ جنہیں حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی خلقت کے آغاز میں (محمد رسول اللہ) کے اردگرد دیکھا تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور درج ذیل عبارت تھی:

"پھر حضرت آدم علیہ السلام نے ایک چمکتے ہوئے نور کو دیکھا جس نے فضا کو گھیرا ہوا تھا۔ وہ نور سورج کے طلوع ہونے کی جگہ سے مغرب تک پھیلا ہوا تھا۔ پھر وہ نور اوپر اٹھ رہا تھا، حتیٰ کہ اس نے ملکوتِ سماوات کو روشن کر دیا۔"

"حضرت آدم علیہ السلام نے اس نور کو دیکھا کہ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ہے ...... پھر حضرت آدم علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کے اردگرد چار نور دیکھے جو کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کے مشابہ تھے"

"ان انوار مقدسہ کے عقب میں دیگر چھوٹے انوار تھے جو، اُن سے نور حاصل کر رہے تھے، پھر بڑا نور ان کے قریب ہوا اور ان کو منور کر دیا تو وہ انوار اس بڑے نور کے اردگرد جمع ہو گئے"

"حضرت آدم علیہ السلام نے مزید دیکھا تو ستاروں کی مانند اور نور نظر آئے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دیکھا تو ان کے نور اور بڑے نور میں نمایاں فرق نظر آیا۔ حتیٰ کہ ان کے نور میں بھی فرق نظر آیا۔"

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام پر ایک سیاہی نمودار ہوئی۔

حضرت آدم علیہ السلام نے خداوند عالم سے ان انوار کے بارے میں دریافت کیا۔خداوند عالم نے جواب میں یہ بھی وضاحت کی کہ (احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دونوں ایک ہی شخصیت کے نام ہیں۔اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محمود سے مشتق کیا گیا ہے۔حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وحی کا ذکر بھی کیا گیا اور اصل عبارت درج ذیل ہے:

"جو کچھ حضرت آدم علیہ السلام نے دیکھا تو وہ متحیر ہو گئے اور کہا:

اے غیب کے جاننے والے! اے گناہوں کے معاف کرنے والے! اے صاحب قدرت! اے ارادہ والے یہ سعادت مند مخلوق کون ہے؟ کہ اس پر تو نے احسان کیا ہے اور اسے بلند و بالا مقام عطا کیا ہے اور یہ نور جو کہ ان ہستیوں کے اردگرد ہیں یہ کون ہیں؟"

"خداوند عالم نے حضرت آدم علیہ السلام کو اس طرح وحی کی:

اے آدم علیہ السلام یہ نور تیرا اور تمام مخلوق کا وسیلہ ہیں۔یہ سابقین اور مقربین ہیں یہ شفاعت کریں گے۔اور میں ان کی شفاعت قبول کروں گا یہ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے اور تمام مخلوقات کے سردار ہیں۔میں نے اپنے علم کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چنا ہے اور اپنے نام سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی مشتق کیا ہے۔ میں محمود ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد اور وصی ہیں، کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کروں گا۔ میں نے اپنی برکت اور طہارت ان کی نسل میں قرار دی ہے۔"

حضرت آدم علیہ السلام کے سوال کے بقیہ حصے کے جواب میں خداوند عالم نے فرمایا، دیگر انوار کے بارے میں سوال تھا اور یہ بحث گرجے میں ہو رہی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے اولاد نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کے ذریعے باقی رہے گی، تو صحیفہ آدم علیہ السلام کی درج ذیل عبارت لوگوں کے اجتماع میں پڑھی گئی۔

"یہ مستور تمام عورتوں کی سردار ہیں، میرے علم میں آپ علیہا السلام حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یادگار ہیں۔ یہ دو نواسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین ہیں، یہ انوار جو، ان کی شبیہ ہیں یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باقی جانشین ہیں، میں نے ان سب کو منتخب اور پاک کیا ہے، اور انہیں میں نے مبارک بنایا ہے اور میں نے ان کے لئے رحمت نازل کی ہے، میں نے اپنے علم کے ذریعے ان کو عالمین کا مقتدا اور بلاد کا نور قرار دیا ہے۔"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام کا ذکر تھا، اس وجہ سے ایک اور مشکل ہو گئی کیونکہ عاقب اور سید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اوصاف حضرت مہدی علیہ السلام پر منطبق کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پورے جہان کے مالک ہوں گے۔ درج ذیل اقتباس میں ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں سے ہیں۔

"حضرت آدم علیہ السلام نے بار دیگر دیکھا تو ان انوار مقدسہ میں ایک سایہ نظر آیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے دیکھا وہ اس طرح چمک رہا تھا جس طرح صبح کا ستارہ لوگوں کے لئے نور پاشی کرتا ہے۔"

خداوند عالم نے فرمایا:

"میں اپنے اس بندے کے ذریعے لوگوں سے غل اور زنجیریں ہٹا لوں گا۔ اور ان کی پریشانیاں ختم کر دوں گا۔ آپ کے ذریعے زمین کو محبت، مہربانی اور عدالت سے پُر کر دوں گا، جس طرح وہ ظلم وستم سے پر ہو چکی ہوگی۔"

حضرت آدم علیہ السلام کے سوال کے جواب میں خداوند عالم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت علیہم السلام کا نام لیا اور اصل عبارت درج ذیل ہے۔

"حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا:

میرے خداوند، کریم وہ ہے جس پر تو نے کرامت کی ہے اور شریف

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے جسے تو نے شرافت دی ہے۔ یہ حق ہے کہ جسے تو نے یہ مقام و منزلت دی ہے وہ اسی طرح ہو۔ اے ان نعمتوں کے مالک جو کبھی ختم نہیں ہوں گی، اے احسان کے مالک کہ جس کا بدلہ دینا ناممکن ہے۔ کس بات پر تیرے یہ عظیم بندے تیرے مورد انعام و اکرام ٹھہرے ہیں؟" کیا تیرے تمام بھیجے ہوئے اسی طرح ہیں؟

"خداوند عالم نے فرمایا:

میں ہی معبود ہوں میرے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ میں رحمٰن، رحیم، عزیز اور حکیم ہوں، اسرار قلوب میں جانتا ہوں۔ جو کچھ ہوا ہے یا جو کچھ نہیں ہوا، اگر ہوگا تو کیا اور کیسے ہوگا۔ اے میرے بندے (آدم علیہ السلام) میں نے اپنے دل کے ذریعے لوگوں کے دلوں کو دیکھا تو مجھے سب سے زیادہ اطاعت گزار، اپنے انبیاء علیہم السلام اور اپنے بھیجے ہوئے نظر آئے۔"

"اس لئے میں نے اپنی روح اور اپنا کلمہ ان پر قرار دیا ہے، میں نے ان پر واجب قرار دیا ہے کہ لوگوں پر میری حجت تمام کریں، اور ان کو میں نے تمام مخلوقات میں سے وحی اور رسالت کے لئے چنا ہے۔ پھر میں نے اہل بیت علیہم السلام اور اوصیاء کو ان کے بعد (انبیاء) کو مقام و منزلت عطا کی ہے۔ اور ان ہستیوں کو میں نے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ملحق کیا ہے۔ انبیاء کے بعد تمام تبرکات

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور ودائع میں نے ان کے سپرد کیے ہیں، ان کو میں نے مخلوقات کے لئے نمونہ قرار دیا ہے تاکہ اگر گزشتہ زمانے میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو یہ اس کا جبران کریں۔ لوگوں کے مسائل ان کے ذریعے سنے جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے ان پر لطف وکرم فرمایا ہے۔"

"پھر میں نے اپنے تمام اطاعت گزاروں کے دلوں کو دیکھا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ میں نے اطاعت گزار کسی اور کو نہ پایا۔ میں نے اپنے علم کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منتخب کیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اپنے ذکر کی طرح بلند کیا۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے دل بھی اسی طرح پائے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پایا، اور انہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ملحق کر دیا۔ اور انہیں میں نے اپنی کتاب کا وارث اور وحی کا نگران بنایا۔ حکمت کا آشیانہ اور اپنے نور کی جگہ قرار دیا۔ اور میں نے یہ قسم کھائی ہے، جو شخص میری توحید اور ان کی محبت سے تمسک رکھے گا اسے آتش جہنم میں نہیں ڈالوں گا۔"

حضرت آدم علیہ السلام نے شروع میں دو گروہ دیکھے اور اب اس عبارت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا ذکر بھی موجود ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا:

یہ دو بڑے گروہ کون ہیں؟

خدا نے فرمایا:

ایک امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے علم کے ذریعے درک کر لیا ہے اس کی پیروی بھی کی ہے اس لئے انہیں میں نے نور عطا کیا ہے۔ ان کی بعد میں آنے والی نسل کے لئے بھی اسی طرح ان کے لئے زمین پر میں نے اپنا فضل اور رحمت قرار دی ہے، اور ان کو بھی میں نے اچھی منزلت عطا کی ہے ....

"دوسرا گروہ جو بہت بڑا تھا ان میں سیاہ اور سفید تھے تو خدا نے فرمایا یہ میرے خبیث بندے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے علم کے ذریعے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درک تو کر لیا ہے، لیکن ظاہری طور پر تصدیق کرتے ہیں، اور دلی طور پر تکذیب کرتے ہیں۔ درحالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امان دی ہے۔ اور انہیں ڈرایا ہے حد تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر بہت مہربان ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات سے روگردانی کرتے ہیں۔ درحالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جانتے ہیں۔"

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"وہ سب آپس میں اس بات پر متفق ہیں کہ ان کو شہر
چھوڑنے پر مجبور کریں گے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ وجدال
کا اعلان بھی کریں گے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد عدل وانصاف
قائم کرنے والوں کے ساتھ بھی یہی سلوک کریں گے۔ در
حالانکہ وہ ہستیاں مخلوق کے محافظ اور ان کی ڈھال ہیں۔ میرے
اوپر واجب ہے کہ جو لوگ ان ہستیوں کو چھوڑ دیں تو ان کے لئے
میں ایسا عذاب منتخب کروں جو کبھی بھی ختم نہیں ہوگا۔ پھر میں ان
کو ان کے اجداد کے ساتھ ملحق کروں گا۔ میں ان سے انتقام لوں
گا، اور میں کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

حضرت آدم علیہ السلام کے صحیفے کے آخری اقتباس میں حضرت آدم علیہ السلام کے سجدہ، اور آپ علیہ السلام کے آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ توسل کی گفتگو ہوئی کہ چہاردہ معصومین علیہم السلام کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی اور اصل عبارت درج ذیل ہے:

"جب حضرت آدم علیہ السلام کی خداوند عالم کے ساتھ
مناجات ختم ہوئی تو آپ علیہ السلام نے سجدہ کیا۔ خداوند عالم
حضرت آدم علیہ السلام کی نیت سے آگاہ کیا تھا۔ تو خداوند عالم نے
حضرت آدم علیہ السلام کو وحی کی کہ یہ سجدہ تو نے کیوں کیا ہے؟"

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا:

میں نے تیرے تعبد اور تیرے ان اولیاء علیہم السلام (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل علیہم السلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تعظیم کے لئے سجدہ کیا ہے۔

تیرے اولیاء علیہم السلام کا یہ عظیم مقام تو نے انہیں عطا کیا ہے۔"

"یہ سجدہ (آل علیہم السلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد) مخلوق کا پہلا سجدہ تھا۔ خدا نے اس سجدہ کے بدلے ملائکہ سے کہا کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں، اور حضرت آدم علیہ السلام کو جنت بھی عطا کی، اور حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا میں ان ہستیوں کو تیری نسل سے قرار دوں گا۔"

جس وقت حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نکالے گئے تو حضرت آدم علیہ السلام نے سجدہ کی حالت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے توسل کیا۔ خدا نے آپ علیہ السلام کی خطا معاف فرمائی اور زمین کی خلافت بھی عطا فرمائی۔

اہل کلیسا مستغرق ہو کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر سن رہے تھے۔ انہوں نے اپنی کتاب میں یہ بات درک کر لی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل علیہم السلام کا ذکر بہت بلند و بالا الفاظ میں بیان کیا ہے۔ حتیٰ کہ یہ بات بھی مرقوم پائی کہ آخری نبی کی نسل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی سے ہوگی۔ یہ بات بھی موجود پائی کہ منجی بشریت حضرت مہدی علیہ السلام بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں سے ہوں گے۔ یہ بات

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت آدم علیہ السلام کے لئے بیان کی گئی۔ واضح رہے کہ ان ہستیوں (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مرتبہ تمام انبیاء علیہم السلام واولیاء سے زیادہ ہے۔

قرأت صحیفہ حضرت شیث علیہ السلام (1)

حضرت آدم علیہ السلام کے صحیفے کی قرأت سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں حقائق واضح ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاتمیت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد (کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی سے ہوگی) کی وضاحت ہو گئی، اور سید و عاقب کا دعوی باطل ہو گیا۔ شاید اب کسی اور آسمانی کتاب کی تحقیق کی ضرورت نہیں تھی۔

عاقب اور سید کی بھی یہ خواہش تھی کہ گفتگو یہاں پر ختم ہو جائے۔ ان کے سردار اسقف اعظم نے اس بات کی اجازت نہ دی بلکہ حکم دیا کہ حضرت شیث علیہ السلام کے صحیفہ کی تلاوت کی جائے۔

انہوں نے (جامعہ) کی ورق گردانی کی یہاں تک کہ حضرت شیث علیہ السلام کا صحیفہ نکالا جو کہ خط سریانی قدیم میں لکھا ہوا تھا۔ پھر وہ مطالعہ میں مشغول ہو گئے اور انہوں نے یہ اقتباس پڑھا۔

"حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ جانشین مخلوقات عالم میں سب سے افضل ہیں اور اس بات کو حضرت ادریس علیہ السلام نے حضرت

---

(1) بحار الانوار ج21 ص212۔ اقبال ص507-508۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آدم علیہ السلام سے نقل فرمایا اور اصل عبارت درج ذیل ہے، جو کہ تمام حاضرین کے سامنے پڑھی گئی۔

حضرت ادریس علیہ السلام کی قوم اور آپ علیہ السلام کے اصحاب کوفہ کے عبادت خانہ میں جمع تھے۔ آپ علیہ السلام نے چند مطالب ان کیلئے بیان کئے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

آپ کے اجداد کا، باپ حضرت آدم علیہ السلام اور اس کے بیٹوں میں ایک موضوع کے بارے میں اختلاف ہوگیا تھا۔ اور وہ اختلاف یہ تھا کہ اللہ کے نزدیک سب سے عزیز ترین اور بلندترین کون سی مخلوق ہے؟

بعض نے کہا:

سب سے افضل حضرت آدم علیہ السلام ہیں، کہ خدا نے انہیں اپنے ہاتھوں سے خلق فرمایا اور ملائکہ نے آپ علیہ السلام کو سجدہ بھی کیا اور خدا نے آپ علیہ السلام کو زمین پر اپنا خلیفہ مقرر کیا ....

بعض نے کہا:

سب سے افضل حاملین عرش ہیں، کہ وہ آٹھ ملک ہیں اور خدا کے مقرب ہیں۔

بعض نے کہا:

حضرت جبرائیل امین علیہ السلام افضل ہیں۔

تو تمام اولاد آدم حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئی اور اپنے اختلاف کو آپ علیہ السلام کی خدمت عالیہ میں بیان کیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا:

اے میرے بیٹو! میں تمہیں یہ بتاتا ہوں کہ خداوند عالم کے نزدیک سب سے مقرب اور عزیز ترین کون ہے؟ خدا کی قسم! جب مجھ میں روح ڈالی گئی تو میں بیٹھ گیا اور میں نے عرش اعظم کا نور دیکھا۔ تو میں نے عرش پر یہ جملہ تحریر پایا۔

"لا الٰه الا الله محمد رسول الله فلان امین الله فلان صفوة الله فلان خیرة الله"

حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا:

میں نے کوئی جگہ وہاں ایسی نہیں دیکھی جہاں پر

لا اله الا الله محمد رسول الله

اور کوئی جگہ ایسی نہیں تھی جہاں محمد رسول الله کے ساتھ علی خیرة الله، حسن صفوة الله، حسین امین الله لکھا ہوا نہ تھا۔ پھر دیگر آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کے نام حتیٰ کہ امام زمانہ علیہ السلام کا نام بھی بیان کیا۔

حضرت آدم علیہ السلام نے مزید فرمایا:

اے میرے بیٹو! تمام مخلوقات عالم سے خدا کے مقرب اور عزیز ترین حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت علیہم السلام ہے۔

اب اہل نجران نے حضرت علی علیہ السلام، حضرت حسن علیہ السلام، حضرت حسین علیہ السلام اور دیگر آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کے نام بھی صراحت کے ساتھ سن لئے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے آسمان پر منقوش تھے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قرأت صحیفہ حضرت ابراہیم علیہ السلام(1)

حضرت ادریس علیہ السلام کے صحیفہ کی قرأت کے بعد اسقف اعظم نے سید اور عاقب سے کہا اس صحیفہ ابراہیم علیہ السلام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صلوات (جامعہ) سے نکالو اور پڑھو۔

سید اور عاقب یہ دیکھ رہے تھے کہ ہر لمحے لوگوں کا اعتماد ہم سے سلب ہو رہا ہے، اور حارثہ کی باتیں قبول ہو رہی ہیں۔ اب اور کتاب کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اسقف اعظم نے حکم دیا کہ لوگوں کے سامنے دیگر مورد بھی بیان کئے جائیں تاکہ لوگوں پر حجت تمام ہو جائے، اور مسئلہ کا عمق بھی لوگوں کے لئے ظاہر ہو جائے۔ اس نے سید اور عاقب سے کہا:

"ہرگز! تمام دلائل کو بطور کامل غور سے دیکھو تاکہ سب عذر ختم ہو جائیں۔ اور شکوکِ قلوب کو ختم کرنا ہے اور سب سے اچھی بات یہ ہے کہ دیگران اس موضوع میں شک نہ کریں۔

سید اور عاقب کے پاس عمل کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ اس لئے انہوں نے (جامعہ) کا وہ حصہ پڑھا جسے صندوق ابراہیم علیہ السلام کہا جاتا تھا۔ اس کی

---

(1) بحار الانوار ج21 ص314-316۔ اقبال ص508-509۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابتدا میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی بطور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مذکور تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے کا مندرجہ ذیل متن لوگوں کے سامنے پڑھا گیا۔

"خداوند عالم ہر ایک پر اپنا فضل نازل فرماتا ہے۔ خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا، اور آپ علیہ السلام کو اپنی صلوات اور برکات کی وجہ سے فضیلت دی۔"

"خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعد میں آنے والوں کا امام بنایا ہے۔ نبوت اور کتاب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں قرار دی ہے۔ اور اس کی بعد میں آنے والی اولاد اپنے ماسلف سے وراثت حاصل کریں گے۔ حضرت آدم علیہ السلام کا صندوق جو کہ علم و حکمت پر مشتمل تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وراثت میں ملا تھا۔"

"حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس صندوق کو دیکھا تو اس میں اولوالعزم پیامبروں کے برابر خاندانوں کے نام نظر آئے، اور ان کے اوصیاء کے نام بھی موجود تھے۔"

"حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دائیں طرف حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام تشریف فرما تھے"

"اچانک ایک بڑی نورانی شے کو دیکھا کہ اس کا نور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

چمک رہا تھا، اور یہ جملہ تحریر تھا:

یہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی اور بھائی ہیں، خداوند عالم کی مدد سے آپ علیہ السلام کی تائید کی گئی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا:

میرے اللہ! یہ سب سے اشرف مخلوق کون ہیں؟

خداوند عالم نے وحی کی:

میرے منتخب بندے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاتح، خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا:

اے میرے اللہ! فاتح، خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں؟

خداوند عالم نے فرمایا:

یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے منتخب اور میری سب سے پہلی مخلوق ہیں، اور مخلوقات پر میری سب سے بڑی حجت ہیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت دی ہے اور منتخب کیا یہ اس وقت کی بات ہے جب آدم علیہ السلام مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس وقت مبعوث کروں گا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین کو مکمل کریں گے، اور لوگوں کو جہنم کے عذاب سے ڈرائیں گے۔"

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"یہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی اور سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ ان دو کے درمیان میں نے بھائی چارہ قائم کیا ہے۔ ان کو میں نے اپنے لئے بنایا ہے اور ان پر میں نے صلوات بھیجی ہے اور میں نے ان کے اوپر اپنی رحمت نازل کی ہے۔"

"ان کی اولاد کو میں نے پاک اور طاہر بنایا ہے، ان کو میں نے زمین وآسمان کی تخلیق سے پہلے خلق کیا ہے اور چنا ہے۔"

مندرجہ ذیل اقتباس میں حضرت زہرا علیہا السلام اور حضرت حسن علیہ السلام و حضرت حسین علیہ السلام کا نام بھی صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا۔ اور یہ عبارت پڑھی گئی:

"حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دوبارہ دیکھا تو بارہ ہستیاں صاحب عظمت نظر آئیں۔ ان ہستیوں سے نور ساطع ہو رہا تھا، آپ علیہ السلام نے خداوند عالم سے پوچھا:

اے میرے رب! یہ ہستیاں کون ہیں؟

خداوند عالم نے فرمایا:

یہ میری کنیز اور پیامبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یادگار حضرت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فاطمہ صدیقہ علیہا السلام ہیں۔ یہ حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام ہیں، اور یہ سب دیگر آئمہ ہدیٰ علیہم السلام ہیں۔ یہ میرا کلمہ ہیں۔ اس کے ذریعے میں اپنی رحمت تمام شہروں میں منتشر کرتا ہوں، اسی کے ذریعے اپنے بندوں کو نجات دیتا ہوں۔ یہ نجات اس وقت ہوگی جب لوگ مایوس ہو چکے ہوں گے۔ اے ابراہیم علیہ السلام جب بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل علیہم السلام پر بھی درود بھیجو۔"

ایک اور اقتباس بھی پڑھا گیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ ختم نبوت کا ذکر تھا۔

ادھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھیجے ہوئے قاصدین بھی نئی باتیں سن رہے تھے۔ اس سے پہلے انہوں نے آسمانی کتابوں میں آپ کا ذکر نہیں سنا تھا .... اسی وجہ سے وہ بہت خوش تھے ....

قرأت تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام (1)

ہر آن عاقب اور سید سے لوگوں کا اعتماد ختم ہوتا جا رہا تھا۔ حارثہ کی گفتگو اور مدعا ثابت ہو رہا ہے، اور لوگ اس بات کے مشتاق تھے کہ اور زیادہ معلومات رسول

* بحار الانوار ج21۔ ص316۔ اقبال ص509۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں سنیں۔

صحیفہ ابراہیم علیہ السلام کے بعد تورات موسیٰ علیہ السلام کی قرأت کی نوبت آئی تو سفر دوم میں صراحت کے ساتھ اسم (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کے بارے میں درج ذیل عبارت پڑھی گئی:

"میں جاہل لوگوں کی (ہدایت کے لئے) اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک نبی مبعوث کروں گا۔ اور اس کے اوپر کتاب نازل کروں گا۔ اور اس کا دین پوری کائنات کے لئے ہوگا۔ میں اپنی حکمت اسے عطا کروں گا اور اپنے لشکر اور ملائکہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کروں گا۔"

"آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک دختر سے ہوگی کہ میں نے اسے مبارک قرار دیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو بچوں سے ہوگی۔ وہ اسماعیل علیہ السلام اور اسحٰق علیہ السلام کی مانند ہیں۔ ان کو میں زیادہ کردوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان کے بارہ افراد قیام کرنے والے ہیں۔ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جو کچھ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا ہے اس کے ذریعہ اپنے دین کو مکمل کروں گا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین بنایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے آخری زمانے میں قیامت برپا ہوگی۔"

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس عبارت سے واضح ہو گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر قیامت تک فقط ایک ہی نبی کا فاصلہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ بار دیگر پھر وضاحت کی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر نیک اختر سے ہوگی۔ اس خاندان کے بارہ امام، لوگوں کے پیشوا ہوں گے۔

حارثہ نے سید اور عاقب سے کہا:

"چشم معرفت رکھنے والوں کے لئے حقیقت واضح ہو گئی ہے، کیا اب بھی تمہارے دلوں میں مرض ہے اگر تم چاہو تو میں تمہیں شفا دوں؟

سید اور عاقب لوگوں کے سامنے مجکوم ہو گئے ....

قرأت انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام(1)

اسقف اعظم کو معلوم تھا کہ عیسائیوں کے نزدیک انجیل کی ایک خاص اہمیت ہے۔ یہ نہایت ہی ضروری ہے کہ انجیل کے متن کی قرأت کی جائے، تا کہ ان کے لئے واضح ہو جائے کہ ان کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آخری نبی کے بارے میں کیا کہا ہے۔ اس نے حکم دیا کہ انجیل کے آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلام پڑھا جائے۔ انہوں نے انجیل کی مفتاح چہارم میں سے وحی الٰہی جس میں آخری نبی کا تعارف موجود تھا پڑھا۔

---

(1) بحار الانوار ج21 ص317۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خداوند عالم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

"اے عیسیٰ علیہ السلام! اے بتول زادہ! میری بات غور سے سن، میرے امر میں کوشش کر۔ میں نے تجھے بغیر باپ کے پیدا کیا ہے، اور میں نے تمہیں عالمین کے لئے اپنی آیت قرار دیا ہے۔ فقط میری ہی عبادت کرو اور مجھ پر توکل کرو، کتاب کو مضبوطی سے تھام لو، اور سوریہ کے لوگوں کے لئے اس کی تفسیر بیان کرو۔"

"میں خدا ہوں میرے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ میں حی اور قیوم ہوں۔ مجھ میں نہ تو کوئی تبدیلی ہوتی ہے اور نہ ہی میں فنا ہونے والا ہوں۔ میرے اوپر ایمان لاؤ، اور میرے نبی امی پر ایمان لاؤ جو آخر الزمان میں نبی رحمت ہوگا۔ اور وہ نبی اولین وآخرین میں معجزہ ہے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تخلیق میں سب سے پہلے ہیں اور بعثت میں تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاقب اور حاشر ہیں۔ بنی اسرائیل کو بشارت دے دو۔"

اس اقتباس کا آخری حصہ عیسائیوں کے لئے نہایت ہی جالب تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس آخری نبی سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا۔ اور یہ عبارت

jabir.abbas@yahoo.com
Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لوگوں کے سامنے یوں پڑھی گئی:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

اے زمانے کے مالک اور غیب کے عالم! یہ کون سی ہستی ہے کہ میرے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت گھر کر گئی ہے۔ درحالانکہ میں نے ابھی تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا بھی نہیں ہے۔

خداوند عالم نے فرمایا:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے خالص بندے اور میرے بھیجے ہوئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ سے میری راہ میں جہاد کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتار، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کردار کے مطابق ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باطن کے مطابق ہے۔ تورات جدید (قرآن پاک) اس پر نازل کروں گا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے نابینا، بینا ہو جائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے کان سن سکیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے لوگوں کو شرح صدور حاصل ہو جائے گا، وہاں علم و فہم اور حکمت کے چشمے اور دلوں کی بہار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو مبارک ہو۔"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس اقتباس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شجرہ نسب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مکہ میں ظہور، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرم حضرت خدیجہ علیہا السلام ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لخت جگر حضرت زہرا علیہا السلام ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو نواسے شہید کر دیے جائیں گے، اس بات کو اہل نجران بہت غور سے سن رہے تھے۔

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا:

اے میرے اللہ! اس نبی کا نام اور کیا نشانی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کتنی مدت حکومت کرے گی؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ہے؟

خداوند عالم نے فرمایا:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نسل ابراہیم کے منتخب شدہ اور سلالۂ اسماعیل علیہ السلام ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ چاند کی طرح ہے اور پیشانی نورانی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹ کی سواری کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں سوئیں گی لیکن دل نہیں سوئے گا۔ خدا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان پڑھ لوگوں کی طرف مبعوث کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت آخر دہر تک ہوگی۔"

"آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور سرزمین مکہ میں ہوگا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے حرم زیادہ ہوں گے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کم ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد حضرت فاطمہ صدیقہ علیہا السلام ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونواسے شہید کر دیئے جائیں گے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد اور نسل ان دونواسوں میں قرار دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حب داروں کو مبارک ہو اور ان کے لئے طوبیٰ ہے۔"

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

میرے اللہ! طوبیٰ کیا ہے؟

خداوند عالم نے فرمایا:

جنت میں ایک درخت ہے جس کی شاخ اور تنا سونے کے ہیں اور اس کے پتے نہایت ہی قیمتی کپڑے کے ہیں۔ اس کے پھل تازہ اور پکے ہوئے ہیں۔ اس کے پھل مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ شیریں ہیں۔ اس کا پانی بہشت کے چشمہ تسنیم سے ہے۔ اگر کوئی پرندہ پرواز کرے تو وہ بوڑھا ہو جائے لیکن 'طوبیٰ' کی بلندی تک پہنچ نہیں پائے گا۔ جنت کا کوئی گھر ایسا نہیں ہے جس میں شجر طوبیٰ کا سایہ نہ ہو۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آسمانی کتب کی تحقیق کا نتیجہ

تمام کتب آسمانی بالخصوص انجیل کی عبارت سے واضح ہو چکا تھا کہ واقعاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، سید اور عاقب کے نظریات بھی کئی بار باطل ہو چکے تھے۔ لیکن اب کسی میں یہ جرأت نہیں تھی کہ وہ اپنے دل کی بات زبان پر جاری کر سکے اور اعلان کرے کہ ہم اپنے دین سے دست بردار ہو چکے ہیں۔ بعض لوگ صلح اور جنگ کی کشمکش میں تھے، اب زعماء ملت کو یہ فکر بھی لاحق تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خط کا کیا جواب دیں۔ بہرحال یہ بات یقینی ہے کہ آسمانی کتب کی عبارات سے تمام حاضرین کو یہ علم ہو چکا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند عالم کے سچے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔(1)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خط کا جواب

لوگوں نے عاقب اور سید سے دریافت کیا کہ اب تمہارا کیا ارادہ ہے، لوگوں نے کہا کہ تم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خط کا جواب دو۔ تو انہوں نے کہا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو اوصاف ہم نے کتب آسمانی میں پڑھے ہیں ان کی تحقیق کے لئے مدینہ جا کر اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے ہیں کہ جو اوصاف بیان ہوئے ہیں، یہ اس

---

(1) بحار الانوار ج21 ص318۔ اقبال ص509-510۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر منطبق ہوتے ہیں۔انہوں نے مزید کہا:

"اپنے دین پر پکے رہو جب تک دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت واضح نہ ہو جائے، ہم مدینہ جاکر دیکھتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس بات کی دعوت دیتے ہیں،اوران پرکون سی کتاب نازل ہوئی ہے۔

اس کے بعدلوگوں نے اعلان کیا کہ اپنی اپنی آبادی اورعلاقے میں چلے جاؤ اور جولوگ موجودنہیں تھے انہیں آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں آگاہ کرو۔

رؤساء نجران نے مصمم ارادہ کرلیا کہ ہم مدینہ جاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قاصد سے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ چلتے ہیں۔اس کے بعدانہوں نے رخت سفر باندھنے کی تیاری شروع کردی۔(1)

سفرمدینہ

اہل نجران کے بزرگان نے سفرمدینہ کی تیاری کرنے کے دوران اس بات پرغوروفکر کیا کہ اب فقط مدینہ جاکررسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تحقیق نہیں ہو گی بلکہ ہمیں اپنی آخری بات،قبول اسلام،جنگ یاجزیہ دینے کااعلان بھی کرنا ہوگا۔

اب عیسائیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خط میں "مباہلہ" کرنے کاارادہ کر لیاتھا،انہوں نے یہ چوتھی راہ نکالی،اوران کے ذہن میں یہ بات تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(1)بحارالانوارج21ص318۔اقبال ص509-510۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مباہلہ نہیں کریں گے۔

انہیں اس بات کا علم بھی تھا کہ ہم مسلمانوں سے جنگ نہیں کر سکتے۔اور اسلام قبول کرنے کے لئے بھی تیار نہیں تھے،اہل نجران کے نظریات وعقائد بھی ان کے تسلط میں تھے۔اگر وہ (علماء نصاریٰ) اسلام قبول کر لیتے تو ان کی ساری آن بان ختم ہو جاتی۔

لہذا انہوں نے جزیہ دینے کی غرض سے مدینہ کا سفر کیا۔وہ سوالات بھی تیار کر چکے تھے جو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں بیان کرنے تھے جس طرح حارثہ کے سامنے مطرح کئے تھے۔(1)

افراد قافلہ(2)

ان افراد کا انتخاب کیا گیا جو اہل نجران کے نزدیک صاحب نظر تھے۔تاکہ جو فیصلہ وہ کریں،تو اہل نجران اسے بطریق احسن قبول کر لیں۔

اس اہم مقصد کے لئے 88 (اٹھاسی) آدمی علماء،فضلاء،زعماء اور امراء میں سے چنے گئے۔چالیس آدمی عالم اور دانش مند تھے جب کہ باقی الحارث بن کعب کے بزرگان تھے۔

ان میں سے چودہ آدمی ایسے تھے جنہوں نے اپنا حتمی فیصلہ کرنا تھا اور سب

(1) بحارالانوار ج21 ص318۔اقبال ص509-510۔

(2) بحارالانوار ج21 ص349۔البدایہ والنہایہ ج5 ص56۔الاصابہ ج3 ص226۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے ان کی بات کو قبول کرنا تھا اور وہ درج ذیل تھے:

اسقف اعظم، سید عاقب، کرز، اسقف اعظم کا بھائی، اوس بن حارث، زید، نبیہ، خویلد، عمرو، خالد، عبداللہ، یحنس، قیس بن حصین، عاقب کا بھائی اور یزید بن عبدالمدان۔

ان میں سے اسقف اعظم کی عمر ایک سو بیس سال تھی اور وہ ان سب کا رئیس تھا۔ اسقف اعظم کے بعد سید اور عاقب کا مقام تھا۔

واضح رہے کہ شرجیل بن وداعہ جو کہ اسقف کا سب سے بڑا مشیر تھا، وہ بھی ان کے ساتھ تھا۔ منذر اسقف کا ایک اور بھائی بھی ان کے ہمراہ تھا۔ قیس بن وہرز فارسی انباری بھی قافلہ میں موجود تھا۔

اس قافلہ میں چار بچے بھی تھے۔ جن میں دو لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں۔ یہ لڑکے عاقب اور سید کے بیٹے تھے۔ ایک کا نام صبغۃ المحسن اور دوسرے کا نام عبدالمنعم تھا۔ اور ایک لڑکی کا نام سارہ اور دوسری کا نام مریم تھا۔ (1)

روانگی کی تاریخ

یہ قافلہ ماہ ذوالحجہ کے اوائل سن 9ھ میں روانہ ہوا۔ اس قافلے نے آٹھ سو میل کا سفر تقریباً بیس دنوں سے بھی کم مدت میں طے کرلیا۔

---

(1) بحار الانوار ج21 ص285۔ تفسیر ابن کثیر ج1 ص377۔ اقبال ص511۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہل نجران مدینہ کے نزدیک (2)

جب اہل نجران مدینہ کے قریب پہنچے تو سید اور عاقب نے حکم دیا کہ یہاں پر توقف کیا جائے، انہوں نے کہا کہ اہل قافلہ زیب و زینت کریں تا کہ مدینہ کے مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ ہم فقیر اور نادار نہیں ہیں۔ انہوں نے قافلہ والوں سے کہا:

"بہتر ہے کہ سواریوں سے اترو، سفر والے لباس اتارو اور بہترین لباس پہنو، جو بچا ہوا پانی ہے اس سے غسل کرو تا کہ سفر کی گرد و غبار صاف ہو جائے۔"

قافلے کے تمام افراد سواریوں سے نیچے اترے، نہائے لباس تبدیل کیے اور اپنی آرائش و زیبائش کی۔ انہوں نے نہایت ہی قیمتی لباس زیب تن کیے، حریر ریشم کی عبائیں اپنے کندھوں پر ڈالیں اور اپنے آپ کو مشک و عنبر سے معطر کیا۔ انہوں نے سونے کی انگوٹھیاں اور صلیبیں (ٹائی) پہنیں۔

پھر گھوڑوں پر سوار ہوئے اور ان کے ہاتھوں میں نیزے تھے۔ وہ ایک قطار کی شکل میں چل رہے تھے حتیٰ کہ اٹھارہ ذوالحجہ سن 9ھ کو مدینہ وارد ہوئے۔

---

(2) تفسیر ابن کثیر ج1 ص377۔ بحار الانوار ج21 ص319۔ اقبال 501۔ مکاتیب الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ج2 ص398۔ الطرائف ص44۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہل مدینہ کی توجہ(1)

خطہ عرب میں اہل نجران خوبصورت لوگ تصور کیے جاتے تھے۔خاص لباس اور لمبی لمبی زلفوں نے ان کے حسن و جمال میں مزید اضافہ کردیا تھا۔اہل مدینہ نے انہیں دیکھ کر کہا کہ اتنے خوبصورت ترین نمائندے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے........

بعض ضعیف الاعتقاد مسلمانوں کے دل میں مختلف حتمی خیالات آنے لگے۔ایسے افراد کے لئے درج ذیل آیہ کریمہ پڑھی گئی۔

"قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ط لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ م بِالْعِبَادِ ☆سورہ آل عمران:15"

ترجمہ:اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں سے کہو کہ کیا میں تم کو ان سب چیزوں سے بہتر چیز بتا دوں (اچھا سنو) جن لوگوں نے پرہیزگاری اختیار کی ان کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں بہشت کے وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور اس کے علاوہ ان کے لئے صاف ستھری بیویاں ہیں اور (سب سے بڑھ کر تو) خدا کی خوشنودی ہے،اور خدا اپنے ان بندوں کو (خوب) دیکھ رہا ہے۔

---

(1)بحار الانوار ج21ص319-336۔اقبال ص510۔الاختصاص ص112۔مکاتیب الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ج2ص493۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعض مسلمان اہل نجران کے فاخرہ لباس سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت عالیہ میں عرض کیا آپ ﷺ بھی وہ قیمتی لباس زیب تن کریں جو آپ ﷺ کے لئے قیصر روم نے بھیجا تھا۔ تا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ آپ ﷺ کس شان کے مالک ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کا رد عمل

آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کی بات نہ مانی یعنی آپ ﷺ نے قیمتی لباس نہ پہنا۔ اور مسلمانوں کو بھی یہ درس دیا کہ لوگوں کے ظاہر سے متاثر ہونا اچھی بات نہیں ہے۔ اس لئے آپ ﷺ نے اہل نجران سے گفتگو نہ فرمائی۔

سارے عیسائی حیران تھے کہ آپ ﷺ گفتگو نہیں فرما رہے۔ وہ ایک گھنٹہ آپ ﷺ کی خدمت میں رہے لیکن آپ ﷺ کے خطاب وکلام سے محروم رہے۔ ان کو معلوم تو ہو چکا تھا کہ آپ ﷺ ہمارے لباس وغیرہ سے ناراض ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کے اس رد عمل نے نجرانیوں پر گہرا اثر ڈالا، اپنی اس حرکت کی طرف متوجہ ہو چکے تھے، لیکن وہ اس بات کا اقرار نہیں کر رہے تھے۔

اس کے بعد وہ ان لوگوں کے پاس آئے جو پہلے سے اہل نجران کے پاس تجارت کی غرض سے آتے جاتے تھے۔ وہ لوگ بھی آپ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے تو اہل نجران نے ان سے دریافت کیا کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ ہم تو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ ﷺ کے خط کا جواب دینے آئے ہیں۔ تو انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے دریافت کیا، اب ان کے لئے کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

"یہ لوگ اپنے لباس تبدیل کریں اور سونے کی انگوٹھیاں اتاریں اور پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضری دیں۔

دوسرے دن انہوں نے فاخرہ لباس اتارے اور نہایت ہی سادہ لباس پہن کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کی خدمت میں مسلمانوں کا جم غفیر پہلے سے موجود تھا۔ انہوں نے سلام کیا۔ آپ ﷺ نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اس ذات کی قسم جس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کل جب یہ لوگ آئے تھے تو شیطان ان کے ساتھ تھا۔(1)

تحائف

اہل نجران نے سب سے پہلے آپ ﷺ کی خدمت میں تحفے تحائف پیش کیے، اور وہ دو طرح کے کپڑے تھے۔ ایک قسم کے کپڑوں پر تصاویر بنی ہوئی تھیں اور دوسرے سادہ تھے، تو آپ ﷺ نے تصویروں والے کپڑے واپس کر دیے

---

(1) تفسیر ابن کثیر ج1 ص277۔ اعلام الوریٰ ج1 ص254۔ احقاق الحق ج22 ص33۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور فقط سادہ کپڑے قبول فرمائے۔ عیسائی اس بات پر بھی بہت خوش تھے کہ آپ ﷺ نے ہمارے بعض تحائف قبول کر لئے ہیں۔(1)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل نجران سے فرمایا

اہل نجران آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے موضوع اصلی کے بارے میں گفتگو شروع کر دی۔ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

تین دن موضوع اصلی کے بارے میں گفتگو نہیں ہو گی۔ بلکہ تم لوگ ان ایام میں میرے بارے میں تحقیق کرو۔ نجرانیوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے انصاف کیا ہے تو انہوں نے اس بات کو خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ اس کے بعد وہ آپ ﷺ کی خدمت عالیہ سے رخصت لے کر واپس آ گئے اور انہوں نے آپ ﷺ کے بارے میں تحقیق شروع کر دی۔

انہوں نے جو کچھ اپنی کتابوں میں پڑھا تھا آپ ﷺ کو ویسے ہی پایا۔ عامۃ الناس نے جو کچھ بیان کیا وہ اس کے عین مطابق تھا جو کچھ وہ جانتے تھے اب انہیں یقین ہو چکا تھا کہ آپ واقعاً سچے نبی ﷺ ہیں۔(2)

---

(1) مکاتیب الرسول ﷺ ج 2 ص 495۔

(2) بحار الانوار ج 21 ص 338-340۔ الاختصاص ص 112۔ مکاتیب الرسول ﷺ ج 2 ص 493۔

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہل نجران کی یہود مدینہ سے گفتگو(1)

اہل نجران مدینہ میں اپنی تحقیق کے دوران آخری دن یہودیوں کے بیت المدارس (یہودیوں کا علمی مرکز) میں گئے اور وہاں ان سے گفتگو شروع کر دی۔ آہستہ آہستہ ان کی آوازیں بلند ہونا شروع ہو گئیں، وہ لوگ حضرت رسول اکرم ﷺ کی حقانیت کے بارے میں گفتگو کرنے کی بجائے اپنی حقانیت کو ثابت کرنے لگے۔ علمائے یہود نے کہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے۔ نجران کے عیسائیوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نصرانی تھے۔ سورہ آل عمران کی آیت 65-68 رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے جاری ہوئی، جس سے دونوں گروہوں کی رد ہو گئی۔

"هَاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ☆ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ط وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ☆ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ☆ سورہ آل عمران 65-68"

(1) بحار الانوار ج21 ص319-347، اقبال ص510۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترجمہ: اے اہل کتاب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ایک دوسرے سے کیوں لڑتے ہو؟ درحالانکہ تورات اور انجیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد نازل ہوئی ہیں۔ کیا تم غور وفکر نہیں کرتے؟ اے لوگو! تم وہی تو ہو جو ابھی تو اس کے بارے میں جھگڑتے تھے، جس کا تمہیں علم ہے، پھر اس کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ہے۔ درحالانکہ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے اور نہ ہی نصرانی بلکہ وہ سچے فرمانبردار تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ بہترین لوگ وہ ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیروکار ہیں، یہ نبی ہیں جو لوگ ایمان لائے اور خداوند عالم تمام مومنوں کا ولی ہے۔

عیسائی اور یہودی ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ تم جنت میں نہیں جاؤ گے، مگر یہودی جائیں گے اور عیسائیوں نے بالعکس کہا۔ درحالانکہ وہ اپنی کتابوں کے منکر تھے۔ کیونکہ انجیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر تھا، اور تورات نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت دی تھی۔ حسن اتفاق یہ ہے کہ ان دونوں کتابوں میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت موجود تھی جسے یہودی اور نصرانی چھپا رہے تھے۔

خداوند عالم نے یہود و نصاریٰ کے جواب میں جو آیتیں نازل فرمائیں، وہ درج ذیل ہیں:

"وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ☆ سورۃ البقرۃ:111"

ترجمہ: انہوں نے کہا جنت میں صرف وہ داخل ہوگا جو یہودی یا نصرانی ہوگا۔ یہ ان کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گمان باطل ہے۔اے رسول ﷺ فرما دیجئے اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل و برہان لاؤ۔(1)

خداوند عالم نے مزید ارشاد فرمایا:

"وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ص وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ لا وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ط كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ج فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ☆سورہ بقرہ:113

ترجمہ: یہودیوں نے کہا نصاریٰ (دین کی حقیقی) بات پر نہیں ہیں۔اور نصاریٰ نے کہا یہود دین کی کسی شے پر نہیں۔درحالانکہ وہ کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔اور جو لوگ کچھ نہیں جانتے وہ بھی اپنی ہی طرح باتیں بناتے ہیں۔خداوند عالم ان کے درمیان قیامت کے دن اس شے کا فیصلہ کرے گا جس میں یہ لوگ اختلاف کرتے تھے۔(2)

کافی دیر گفتگو کے بعد منصور یہودی اور کعب بن اشرف دیگر عیسائیوں کے ساتھ اس نتیجہ پر پہنچے کہ کل سب مل کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔یہودیوں کے سردار نے عیسائیوں سے کہا کہ کل حضور اکرم ﷺ کا امتحان

---

(1) تفسیر ثعالبی ج1 ص304۔

(2) اسباب النزول ص22۔ارشاد ج1 ص166۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لیں گے، (کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم واقعی سچے نبی ہیں)۔(1)

اہل نجران اور یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں(2)

اہل نجران یہودیوں کے ہمراہ چوتھے دن یعنی 23 ذوالحجہ کو صبح کی اذان کے وقت آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر روز نماز صبح کے بعد فرمایا کرتے تھے (کوئی امتحان لینے والا ہے؟)

اس دن بھی آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہی جملہ دہرایا، یہودی اور اہل نجران اس بات کے منتظر تھے، آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بالکل قریب آئے درحالانکہ سید اور عاقب گفتگو کرنے والے تھے۔ لیکن وہ اس بات کے منتظر بھی تھے کہ گفتگو کا آغاز آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف سے ہو۔

اہل نجران کو اسلام کی دعوت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بغیر کسی تمہید کے عاقب اور سید کو اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیں کس چیز کی دعوت دے رہے ہیں؟

---

(1) بحار الانوار ج21 ص347۔

(2) بحار الانوار ج21 ص348-349۔ الدر المنثور ج2 ص37-38۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

توحید خدا، اپنی نبوت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو تمہارے غلط نظریات ہیں ان سے دست بردار ہو جاؤ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید وضاحت فرمائی:

میں تمہیں اس بات کی دعوت دے رہا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے، میں اس کا رسول ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور مخلوق ہیں، جو کھاتے بھی تھے اور پیتے بھی تھے اور انہوں نے شادی بھی کی تھی۔(1)

انہوں نے کہا:

ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے اسلام قبول کر چکے ہیں، (یعنی ہمارا دین ہی اسلام ہے)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی تردید میں فرمایا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دین محرف ہو چکا ہے۔ اور تم جھوٹ بولتے ہو تم فقط اس لئے دین اسلام قبول نہیں کر رہے ہو کہ تم صلیب، شراب خوری، سور کا گوشت نہیں چھوڑ سکتے ہو، اور اس عقیدے کو بھی خیر باد نہیں کہتے ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں۔(2)

---

(1) بحار الانوار ج21 ص340-341۔

(2) بحار الانوار ج21 ص341۔ شرح الاخبار ج2 ص341۔ احقاق الحق ج14 ص121۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عیسائیوں کا اعتراض

انہوں نے کہا کہ ہم نے آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے کہ آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کرے گا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قبول نہیں کیا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بارے میں یہ کہہ رہے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کا بندہ ہے۔ (1)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کے منتظر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام حاضرین (مسلمان، نصرانی، یہودی) سے فرمایا:

یہ بات نہیں ہے بلکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے ہیں، میری بات یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بندے ہیں وہ خدا کے اذن کے بغیر موت وحیات پر قادر نہیں ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام معجزات کی وجہ سے خدا ہیں

عیسائیوں کی کوشش تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدائی کو ثابت کیا جائے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو ذکر کیا اور اس قدر اوپر لے گئے کہ آپ علیہ السلام خدا ہیں۔ اور انہوں نے کہا:

کیا جو کام حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کیے وہ بندے انجام دے سکتے ہیں؟ کیا دیگر انبیاء علیہم السلام نے اتنی قدرت دکھائی جتنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دکھائی

(2) اقبال ص 510۔ بحار الانوار ج 21 ص 319۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے؟ کیا انہوں نے مردے زندہ نہیں کیئے ہیں؟ کیا مبروص اور نابیناؤں کو شفا نہیں دی ہے؟ کیا لوگوں کو ان کے دل اور ذہن کی باتوں کی کسی اور نے خبر دی ہے؟ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں یہ نہیں بتاتے تھے کہ تم نے گھروں میں کیا ذخیرہ کیا ہوا ہے؟ کیا یہ کام خدا یا خدا کے بیٹے کے علاوہ کوئی اور کرسکتا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تمام معجزات خداوند عالم کی عطا تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید فرمایا:

میرے بھائی عیسیٰ علیہ السلام جیسا کہ تم نے کہا ہے، مردوں کو زندہ کرتے تھے، مریضوں کو شفا دیتے تھے، لوگوں کو ان کے اذہان کی باتیں بتاتے تھے اور یہ بھی بتاتے کہ تم نے گھروں میں کیا ذخیرہ کیا ہے لیکن یہ تمام معجزات خداوند عالم کے اذن سے انجام پذیر ہوتے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے ہیں اور یہ بات ان کے لئے عار نہیں ہے۔ اس بات سے عیسیٰ علیہ السلام نے بھی انکار نہیں کیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مخلوق ہیں اور ان کا خالق خداوند عالم ہے۔ اس جیسا کوئی بھی نہیں ہے ....(1)

---

(1) بحار الانوار ج21 ص320۔ اقبال ص510۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے خلق ہوئے اس لئے خدا ہیں(1)

اہل نجران نے محسوس کیا کہ معجزات سے عیسیٰ علیہ السلام خدا ثابت نہیں ہو سکتے تو انہوں نے ایک اور راہ نکالی، کہ اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خدا ہونا ثابت کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ آپ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں، یہ دلیل ہے کہ وہ خدا ہیں یا پسر خدا ہیں۔

اب کی بار اسقف اعظم نے گفتگو کی اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں عرض کیا:

یا ابا القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد گرامی کون ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حضرت عمران علیہ السلام۔

اسقف نے پوچھا:

حضرت یوسف علیہ السلام کے والد کون ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حضرت یعقوب علیہ السلام۔

اسقف نے پھر سوال کیا:

---

(1) بحار الانوار ج21 ص344۔ الاختصاص ص112۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد گرامی کا کیا نام ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میرے والد گرامی حضرت عبداللہ بن حضرت عبدالمطلب علیہما السلام ہیں۔

اسقف نے پوچھا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے والد گرامی کون ہیں؟

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح خدا اور خدا کے بندے ہیں۔اللہ کے بھیجے ہوئے اور اس کی حجت ہیں۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ کلمہ ہیں جو خدا نے مریم علیہا السلام کو القا کیا تھا۔

ایک عیسائی نے اپنا دلی عقیدہ ظاہر کیا اور کہا کہ آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اللہ کے فرزند ہیں اور دوسرے خدا ہیں۔(عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق خدا کا بیٹا اس کے ساتھ دوسرا خدا ہوتا ہے)

ایک اور عیسائی نے اپنا عقیدہ مندرجہ ذیل الفاظ میں ظاہر کیا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تین میں سے تیسرے ہیں۔(باپ ،بیٹا اور روح القدس)اس نے کہا کہ ہم نے اس قرآن پاک میں سنا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے کہ اس میں جمع کے صیغے ہیں۔ہم نے یہ کام کیا ہے،ہم نے خلق کیا ہے،ہم نے معاف کیا ہے۔

اگر ایک خدا ہوتا تو فرماتا،میں نے انجام دیا ہے،میں نے معاف کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے، میں نے خلق کیا ہے۔

واضح رہے کہ خداوند عالم نے اپنی عظمت واضح کرنے کے لئے یہ فرمایا ہے اور اپنی ذات کے لئے جمع کے صیغے استعمال کیے ہیں۔اس بات کو عیسائیوں نے اپنی بات ثابت کرنے کا بہانہ بنا رکھا تھا۔

انہوں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ ہمارے پاس جو بات بھی ہے جس سے ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا مانتے ہیں تو ہم وہ بھی ضرور بیان کرتے رہیں گے، اور ان کا یہ گمان باطل تھا، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہماری خرافات کا کوئی جواب بھی نہیں ہوگا، اس لئے انہوں نے کہا:

ہمیں کوئی ایسا شخص دکھاؤ جو بغیر باپ کے پیدا ہوا ہو۔کوئی اس طرح ہے جسے خدا نے اس انداز میں خلق فرمایا ہو؟ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ ایسا کوئی دیکھا اور نہ اس کے بارے میں سنا ہے، کیا روح بغیر بدن کے رہ سکتی ہے؟ یا ہو سکتی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استدلال (1)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر قابل انکار حقیقت سے ان کے اس نظریہ کو رد کرتے ہوئے فرمایا:

خلقت کے باعتبار حضرت آدم علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عجیب تر

---

(1) بحار الانوار ج 21 ص 220۔ اقبال ص 510۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہیں، حضرت آدم علیہ السلام بغیر ماں، باپ کے پیدا ہوئے ہیں، خداوند عالم کی قدرت کے سامنے کوئی بھی تخلیق مشکل نہیں ہے، امر خدا یہ ہے کہ خدا جب بھی کوئی شے بنانے کا ارادہ کرتا ہے تو (کن) ہو جا کہتا ہے اور وہ شے ہو جاتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیسائیوں سے پوچھا:

تم حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ کیا وہ مخلوق اور خدا کے بندے نہیں تھے؟ کیا وہ کھاتے پیتے نہیں تھے؟ کیا ان کی شادی نہیں ہوئی تھی؟

انہوں نے کہا:

جی ہاں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا:

حضرت آدم علیہ السلام کے والد کون ہیں؟

عیسائیوں کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا، مگر انہوں نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ہیں۔ لیکن وہ خاموش ہو گئے۔(1)

انہوں نے اس اقرار سے بچنے کے لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مخلوق ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا:

---

(1) بحار الانوار ج21 ص285۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خدا کی قسم! جو کچھ آپ ﷺ بیان فرما رہے ہیں یہ سب باتیں ہمارے لئے نئی ہیں۔

عیسائیوں کے اس جواب پر رسول اکرم ﷺ نے سورہ آل عمران کی آیت 59 تلاوت فرمائی:

"اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ☆ سورہ آل عمران:59"

ترجمہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام خداوند عالم کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ہیں کہ وہ مٹی سے خلق ہوئے اور اس سے خدا نے کہا، ہو جا تو وہ ہو گیا۔(1)

اہل نجران کا ردعمل

اب کی بار عیسائیوں نے اپنی گفتگو سے لوگوں کی توجہ اپنی طرف جلب کی۔
سب سے پہلے اسقف اعظم نے جب یہ بات سنی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی سے خلق ہوئے ہیں تو وہ ایک مرتبہ زمین پر بیٹھا اور پھر کھڑا ہوا اور اس نے کہا:
یا محمد ﷺ! یہ بات تورات، انجیل اور زبور میں نہیں ہے یہ بات فقط آپ ﷺ فرما رہے ہیں۔(2)

---

(1) بحار الانوار ج21 ص320، مکاتیب الرسول ﷺ ج2 ص493۔ تفسیر ابن کثیر ج1 ص377۔ اعلام الوریٰ ج1 ص253۔ اقبال ص511۔

(2) بحار الانوار ج21 ص348۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عاقب نے بھی تعجب سے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی سے خلق ہوئے ہیں، اس نے ٹھنڈی سانس لی، اس نے اس بات سے اظہار افسوس کیا کہ وہ اپنے عقیدے پر باقی ہے، اور اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام و مرتبہ ظاہر کرنے کے لئے کہا، بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں۔(1)

عیسائیوں نے اس کی تائید میں کہا:

ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت یاد کرتے ہیں، ہم خدا کی محبت اور احترام کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پرستش کرتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے جواب میں یہ آیت پڑھی:

"قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ط وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ"". سورہ آل عمران.31

ترجمہ: اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمادیجئے، اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بھی معاف فرمادے گا۔ اللہ بخشنے والا، رحیم ہے۔(2)

عیسائیوں نے نہایت ہی حیرت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا:

کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گمان یہ ہے کہ خداوند عالم نے وحی کے ذریعے

---

(1) بحار الانوار ج21 ص349۔

(2) اسباب النزول ص66۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ ﷺ کو اطلاع دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی سے خلق ہوئے ہیں؟ ہم نے تو یہ بات کسی آسمانی کتاب میں نہیں دیکھی ہے۔ اور یہودیوں کی کتاب میں بھی یہ بات مذکور نہیں ہے۔

ابو رافع قرظی کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا

ابو رافع قرظی یہودی نے فرصت کو غنیمت سمجھتے ہوئے موقع سے فائدہ اٹھایا اور لوگوں کو منحرف کرنے کے لئے کہا:

یا محمد ﷺ! آپ ﷺ کا کیا خیال ہے کہ ہم آپ ﷺ کی پرستش کریں جیسا کہ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پرستش کرتے ہیں؟

ایک نجرانی نے بھی کہا:

یا محمد ﷺ! کیا آپ ﷺ واقعاً یہی چاہتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

اس بات سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں کہ خدا کے علاوہ کسی کی پرستش کروں یا کسی اور کی عبادت کا حکم دوں۔ خداوند عالم کی قسم! میں اس بات کے لئے مبعوث نہیں ہوا ہوں اور خدا نے مجھے اس بات کا حکم بھی نہیں دیا ہے۔ مزید وضاحت کے لئے آپ ﷺ نے درج ذیل آیات تلاوت فرمائیں:

"مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ☆ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ط اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ☆ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ "مُّصَدِّقٌ" لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ☆"

سورہ آل عمران:78-81

ترجمہ: کسی آدمی کو یہ زیبا نہ تھا کہ خدا تو اسے (اپنی) کتاب اور حکمت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہتا پھرے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ بلکہ (وہ تو یہی کہے گا کہ) تم اللہ والے بن جاؤ کیونکہ تم تو (ہمیشہ) کتاب خدا (دوسروں) کو پڑھاتے رہتے ہو اور تم خود بھی سدا پڑھتے رہے ہو اور وہ تم سے تو (کبھی) نہ کہے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا بنالو۔ بھلا (کہیں ایسا ہوسکتا ہے کہ) تمہارے مسلمان ہو جانے کے بعد تمہیں کفر کا حکم دے گا۔ اور (اے رسول ﷺ وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب خدا نے پیغمبروں سے اقرار لیا کہ ہم تم کو جو کچھ کتاب اور حکمت (وغیرہ) دیں اس کے بعد تمہارے پاس کوئی رسول آئے اور جو کتاب تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق کرے تو (دیکھو) تم ضرور ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (اور) خدا نے فرمایا کیا تم نے اقرار کر لیا؟ اور ان باتوں پر جو ہم نے تم سے اقرار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لیا،تم نے میرے (عہد کا) بوجھ اٹھا لیا۔سب نے عرض کی،ہم نے اقرار کیا،ارشاد ہوا(اچھا)تو تم (آج کے قول و قرار کے) آپس میں ایک دوسرے کے گواہ رہنا،اور تمہارے ساتھ میں بھی ایک گواہ ہوں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مباہلہ کی پیشکش

عاقب اور سید نے مباہلہ کی پیشکش کی اور ان کے ذہن میں یہ بات تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری یہ بات قبول نہیں فرمائیں گے۔ انہوں نے کہا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہمارے اختلافات زیادہ ہورہے ہیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں نہیں مانتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مباہلہ کرتے ہیں تاکہ معلوم ہوجائے کہ حق کس کے ساتھ ہے؟ اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو..........

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مباہلہ کی پیشکش قبول کی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاقب اور سید کی گفتگو کے فوراً بعد یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

"فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْہِ مِنْ م بَعْدِ مَاجَآءَ کَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ کُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآئَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ قف ثُمَّ نَبْتَہِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ☆ سورہ آل عمران:61"

ترجمہ: جو شخص علم آجانے کے بعد آپ سے بحث کرتے تو آپ فرمادیجئے کہ تم اپنے بیٹے بلاؤ ہم اپنے بیٹے بلاتے ہیں، تم اپنی بیٹیاں بلاؤ ہم اپنی بیٹیاں بلاتے ہیں، تم اپنے نفس لاؤ ہم اپنے نفس کو بلاتے ہیں۔ پھر ہم مباہلہ کریں گے اور جو جھوٹا ہوگا اس پر خدا کی لعنت ہوگی۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ ﷺ نے فرمایا:

اگر تم یہ چاہتے ہو کہ مجھ سے مباہلہ کرو تو یاد رکھو جو جھوٹا ہوگا اس پر خدا کا عذاب فوراً نازل ہوگا۔ اس طرح حق کی حقانیت معلوم ہو جائے گی۔(1)

استقف اعظم، عاقب اور سید کے گمان میں یہ بات نہیں تھی کہ آپ ﷺ فوراً ہماری اس پیشکش کو قبول کر لیں گے۔ اب وہ حیران و پریشان ہو گئے، کہ اب ہم کیا کریں۔ انہوں نے آپ ﷺ سے اجازت لی۔ کہ ہم مشورہ کر لیں، تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا:

خدا کی قسم! آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں راہ حل عیاں کر دیا ہے۔ پھر انہوں نے کل صبح تک کی مہلت مانگی تا کہ ہم آخری اور قطعی فیصلہ کر سکیں۔(2)

وہ آپ ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

یا ابا القاسم ﷺ! آپ ﷺ نے انصاف کیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

میرے خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم سے "مباہلہ" کروں۔

• انہوں نے عرض کیا:

---

(1) بحار الانوار ج21 ص280۔ اقبال ص511۔

(2) بحار الانوار ج21 ص321۔

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کل ہم آپ ﷺ سے مباہلہ کریں گے

آپ ﷺ نے فرمایا:

انشاءاللہ (1)

آپ ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا:

یاد رکھو کل جو جھوٹا ہوگا اس پر خدا کی لعنت بھی ہوگی اور اس پر عذاب بھی ضرور آئے گا۔ کل معلوم ہو جائے گا کہ نصاری ہلاک ہوتے یا مسلمان۔ (2)

یہودیوں سے عیسائیوں کا مشورہ

اس حساس مرحلہ میں عیسائیوں نے یہودیوں سے مشورہ کیا اور وہ تمام یہودیوں کے پاس خود چل کر آئے، یہودی حضرت رسول اکرم ﷺ کی حقانیت سے بخوبی آگاہ تھے لیکن وہ اظہار نہیں کرتے تھے، انہوں نے عیسائیوں کو مشورہ دیا کہ آنحضور ﷺ سے صلح کر لیں، اور مباہلہ نہ کریں کیونکہ آپ ﷺ کا ذکر تورات میں موجود ہے۔ (3)

اسقف، عاقب اور سید کا آخری فیصلہ

سید اور عاقب سب سے زیادہ حضرت رسول اکرم ﷺ کی حقانیت کو

---

(1) بحار الانوار ج21 ص353۔
(2) بحار الانوار ج21 ص348۔ تفسیر قمی ج1 ص104۔
(3) الدر المنثور ج2 ص39۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جانتے تھے، وہ مباہلہ سے نہایت خوف زدہ تھے اور انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا:

اگر اپنی قوم اور امت کے ساتھ مباہلہ کے لئے آئے تو ضرور مباہلہ کریں گے کیونکہ یہ دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی نہیں ہیں۔ اگر اپنے اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ مباہلہ کے لئے تشریف لائے تو ہم مباہلہ نہیں کریں گے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل بیت علیہم السلام کو معرض خطر قرار نہیں دیں گے، مگر انہیں یقین ہے کہ ہم سچے ہیں۔(1)

اسقف اعظم نے بھی سید اور عاقب کی تائید کرتے ہوئے کہا:

کل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے ہیں، اگر اپنے اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ مباہلہ کے لئے تشریف لائے تو ہم مباہلہ نہیں کریں گے، اگر اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف لائے تو ہم مباہلہ کریں گے، اس صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر نہیں ہیں۔(2)

شرکاء مباہلہ

سب لوگ اس بات کے منتظر تھے کہ دیکھیں مباہلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کن ہستیوں کو ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ سب لوگوں کی یہ کوشش تھی کہ ہم سب سے پہلے

---

(1) بحار الانوار ج21 ص340۔

(2) بحار الانوار ج21 ص280۔ المستجاد من الارشاد ص106۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میدان مباہلہ میں جائیں تا کہ شروع ہی سے مباہلہ کے تمام مراحل دیکھ سکیں اور بعض لوگوں کی یہ خواہش تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ساتھ لے کر جائیں۔ حتیٰ کہ عیسائی بھی اس انتظار میں تھے کہ دیکھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کون آتا ہے۔

لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت مباہلہ کے حکم کے مطابق اپنے بیٹے، بیٹی اور اپنے نفس کو ساتھ لے کر جانا ہے، تا کہ یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے ہو کر مباہلہ کریں اور اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائیں اور خداوند عالم کی بارگاہ میں عرض کریں۔

"جو جھوٹا ہے اس پر اپنی لعنت اور عذاب نازل فرما۔"

اس کے بعد خداوند عالم کے جواب کا انتظار کریں تا کہ جھوٹوں پر عذاب الٰہی نازل ہو اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ حق اس گروہ کے ساتھ ہے جس پر عذاب نہیں آیا، اور جس پر عذاب نازل ہوا ہے وہ باطل پر تھا۔

اللہ کا حکم

مباہلہ کا ہر کام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند عالم کے حکم کے مطابق انجام دیتے رہے۔

(ابناء)، (نساء نا) اور (انفسنا) کی تعیین کے لئے جناب جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے، اور حکم خدا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں بیان کیا، کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مباہلہ میں اپنے نفس اور وصی حضرت امیر المومنین علی ابن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابی طالب علیہ السلام، اپنے دو بیٹے حضرت حسن علیہ السلام، حضرت حسین علیہ السلام اور اپنی دختر نیک اختر جناب سیدہ علیہا السلام کو ساتھ لے کے جاتا ہے۔ نصاریٰ نجران سے مباہلہ کرتے ہوئے یہ دعا پڑھنا:

"اللھم انی اسئلک من بھائک بابھاہ، کل بھائک بھی، اللھم انی اسئلک بیھائک کلہ۔"(1)

مباہلہ کی جگہ کی تیاری

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کی طرف خصوصی توجہ فرما رہے تھے کہ مباہلہ اس جگہ منعقد کیا جائے، جہاں پر تمام لوگ با آسانی سما جائیں، اور حاضرین میں سے ہر شخص مباہلہ کی ہر بات سن سکے بلکہ طرفین کو دیکھا جا سکے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بقیع کے نزدیک ایک میدان کا انتخاب کیا جہاں دو درخت بھی تھے۔ یہ جگہ لوگوں کے اجتماع کے لئے نہایت ہی موزوں تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ ان درختوں کے نیچے جھاڑو سے صفائی کی جائے۔ صبح کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے ان دو درختوں کے درمیاں شامیانہ کی غرض سے سیاہ کپڑا اڈالا گیا۔

اب مباہلہ کی جگہ کا انتظام مکمل ہو چکا تھا، اس دن سے پہلے اہل مدینہ نے

---

(1) اقبال ص 516۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مباہلہ کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔(1)

اہل بیت علیہم السلام میدانِ مباہلہ کی طرف

اذان صبح کے وقت مسجد نبوی لوگوں سے مکمل بھر چکی تھی۔نماز صبح باجماعت پڑھی گئی۔اب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت مباہلہ پر عمل کرتے ہوئے،اپنے بیٹے (حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام) اپنی بیٹی (جناب سیدہ زہرا علیہا السلام) اپنے نفس (حضرت علی علیہ السلام) کو ساتھ لے کر میدان مباہلہ کی طرف روانہ ہو لئے۔(2)

اہل مدینہ مہاجرین اور انصار اور ان کے علاوہ دیگر تمام لوگ میدان مباہلہ کی طرف جوق در جوق آرہے تھے،دین مبین اسلام کا یہ پہلا مباہلہ تھا جو نصاریٰ کے ساتھ منعقد ہو رہا تھا۔اس لئے لوگوں نے نئے اور فاخرہ لباس پہنے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھ میں پرچم اور علم بھی تھے،وہ یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ مباہلہ کا کیا نتیجہ نکلے گا؟(3)

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محراب مسجد سے اٹھے اور حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اس دروازہ پر تشریف لائے،جو مسجد کی طرف کھلتا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی دروازہ پر رکے رہے حتی کہ سورج طلوع ہو گیا۔یہ سورج بروز

---

(1) بحار الانوار ج21 ص321۔اقبال ص511۔

(2) بحار الانوار ج21 ص321۔اقبال ص511۔

(3) بحار الانوار ج21 ص321۔اقبال ص511۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

منگل 24 ذوالحجہ سن 9ھ بمطابق 631ء کا سورج تھا۔(1)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میدان کی طرف تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں طرف حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ علی علیہ السلام کے ہاتھ میں تھا بائیں طرف حسنین شریفین علیہما السلام اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے جناب سیدہ طاہرہ علیہا السلام تھیں(2)

اس دن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک 61 سال، حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام 31 سال، جناب سیدہ زہرا علیہا السلام 16 سال، حضرت امام حسن علیہ السلام 7 سال اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی عمر مبارک 6 سال تھی۔(3)

اہل بیت اطہار علیہم السلام کے شانوں پر قیمتی حلے تھے، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوش مبارک پر باریک سیاہ رنگ کی عبا تھی۔(4)

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روانگی کے وقت اپنے داماد، دختر اور نواسوں سے فرمایا:

---

(1) بحارالانوار ج21 ص345۔ اقبال ص511۔
(2) بحارالانوار ج21 ص280۔ اقبال ص511۔
(3) الشافی فی الامامۃ ج2 ص255۔
(4) بحارالانوار ج21 ص354۔ احقاق الحق ج22 ص43۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میدان مباہلہ میں جب میں دعا مانگوں تو تم نے (آمین) کہنا ہے۔(1)

پنجتن پاک علیہم السلام صحن عصمت سے باہر تشریف لائے اور ان دو درختوں کے نیچے تشریف فرما ہوئے، جو میدان مباہلہ کی ایک طرف واقع تھے۔ در حالانکہ اوپر سائبان تھا۔(2)

مدینہ کے لوگوں نے یہ ماجرا پہلی مرتبہ دیکھا تھا اور وہ اس کے نتیجہ کے منتظر تھے، درحالانکہ پنجتن پاک علیہم السلام زیر سائبان تشریف فرما تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی کمان (ج) پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک آسمان کی طرف بلند فرمائے اور اپنی انگلیوں کو کھولا۔(3)

اور فرمایا:

اے میرے اللہ! یہ میرے اہل بیت علیہم السلام اور میرے خاص ہیں۔ ان سے ہر قسم کی بدی دور فرما، اور انہیں اس طرح پاک رکھ جس طرح یہ پاک ہیں۔(4)

یہ علی علیہ السلام میرے نفس اور یہ میری بیٹی فاطمہ علیہا السلام ہے، حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام میرے بیٹے ہیں۔ ان کے دوستوں کا میں دوست ہوں اور جو، ان سے

---

(1) بحار الانوار ج35 ص259۔ العمدہ ص189۔

(2) بحار الانوار ج21 ص321۔ اقبال ص511۔

(3) بحار الانوار ج21 ص341۔ تفسیر عیاشی ج1 ص175۔ الاختصاص ص112۔

(4) احقاق الحق ج24 ص14۔ مناقب ابن شہر آشوب ج2 ص226۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جنگ کرے میری اس سے جنگ ہے۔(1)

اہل نجران کی میدان مباہلہ میں آمد

عیسائیوں نے مباہلہ کی پیش کش تو کر لی تھی لیکن وہ اس کے بعد بہت پریشان تھے۔ان کا حق تھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے میدان مباہلہ میں حاضر ہوتے لیکن ان میں یہ جرأت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ میدان مباہلہ میں آسکیں۔

انہوں نے دیر کر دی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا قاصد بھیجا کہ سید اور عاقب کو بلاؤ اور دیگر تمام لوگ بھی آئیں، جب انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قاصد کو دیکھا تو نہایت ہی تعجب سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہیں۔(2)

عیسائیوں کے قافلہ کے سب سے آگے اسقف اعظم تھا(3) اس کے بعد سید اور عاقب دو لڑکوں صبغۃ المحسن، عبدالمنعم، سارہ اور مریم کے ساتھ باہر آئے درحالانکہ ان کے لباس مزین تھے ان میں سے ایک بچہ نے دُر بھی لٹکائے ہوئے تھے، جو کہ کبوتر کے انڈے کے برابر تھے۔(4)

---

(1) بحار الانوار ج21 ص321۔

(2) بحار الانوار ج21 ص321۔اقبال ص511۔

(3) بحار الانوار ج21 ص280۔

(4) بحار الانوار ج21 ص320۔تاریخ یعقوبی ج2 ص82۔اقبال ص511۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

استقف اعظم، سید اور عاقب کی اقتداء میں بنی الحارث بن کعب زیباترین لباس پہنے سوار ہو کر میدان مباہلہ میں آئے۔

راستے میں اہل نجران کے بزرگوں کی گفتگو

اہل نجران میدان مباہلہ کی طرف آ رہے تھے تو عاقب نے خطرہ محسوس کرتے ہوئے اپنے دل کی آخری بات یوں بیان کی:

"اے اہل نجران! تمہیں معلوم ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے بھیجے ہوئے ہیں، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں انہوں نے سچ فرمایا ہے۔ تمہارے لئے واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں، کہ جو قوم بھی کسی نبی کے ساتھ مباہلہ کرے تو اس کا کوئی فرد بھی باقی نہیں بچتا ہے۔ اگر تم نے مباہلہ کیا تو تم برباد ہو جاؤ گے۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے دین پر باقی رہو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین قبول نہ کرو تو تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صلح کر لو اور اپنے وطن واپس چلے جاؤ (1)

ایک اور نہایت ہی سمجھدار نجرانی نے استقف سے کہا:

پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا لینا لیکن ان سے مباہلہ نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور لعنت تمہارا مقدر بن جائے گی۔ (2)

استقف اعظم نے آخری بات یہ کہی:

---

(1) بحار الانوار ج21 ص321۔ قصص الانبیاء ج2 ص397۔

(2) فتوح البلدان ص75۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیکھو کون آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مباہلہ کے لئے آتا ہے؟(1)

سرجیل نے بھی یہ کہا کہ جزیہ دینے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صلح کرلو۔(2)

یہودیوں نے نصرانیوں کو متنبہ کیا

اہل نجران میدان مباہلہ کی طرف آرہے تھے کہ ایک یہودی جوان نے ان سے کہا:

تم پر حیف ہے جو لوگ سؤر اور بندر بنے تھے وہ تمہارے بھائی نہیں تھے؟ ان کا زمانہ بھی بہت قریب گزرا ہے۔ خبردار! مباہلہ نہ کرنا۔(3)

اسی طرح نصاریٰ میں سے ایک جوان نے کہا:

تم پر حیف ہو! مباہلہ نہ کرنا تم نے اپنی کتاب جامعہ میں اس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات نہیں پڑھی ہیں، وہ صفات یاد کرو، تم بخوبی جانتے ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صادق ہیں۔ تمہارے وہ بھائی جو مسخ ہوئے ہیں ان کا زمانہ تم سے قریب ہے۔

اور بھی کافی لوگوں نے انہیں مباہلہ کرنے سے منع کیا۔

---

(1) مکاتیب الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ج2 ص493۔

(2) بحار الانوار ج21 ص285 تفسیر ابن کثیر ج1 ص377۔

(3) بحار الانوار ج35 ص265۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میدان مباہلہ میں طرفین کا روبرو ہونا

اہل نجران میدان مباہلہ میں آئے اور انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا تو خوف زدہ ہو کر ایک دوسرے سے گفتگو کرنے لگے:

"خدا کی قسم! آپ ﷺ خدا کے سچے نبی ﷺ ہیں، اگر ہم آپ ﷺ سے مباہلہ کریں تو خداوند عالم آپ ﷺ کی دعا فوراً قبول کرے گا اور ہم سب ہلاک ہو جائیں گے، ہماری نجات اور بچاؤ فقط اس بات میں ہے کہ اپنے الفاظ واپس لیں اور مباہلہ سے منحرف ہو جائیں۔(1)

عیسائی جب میدان مباہلہ میں پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ فقط چار ہستیوں کے ہمراہ دو درختوں کے درمیان زیر سائبان تشریف فرما ہیں۔ اسقف اعظم نے اپنے ہمراہیوں سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ کے ہمراہ کون ہیں؟

اسے جواب دیا گیا:

یہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام، آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں جو کہ آپ ﷺ کے داماد اور جانشین ہیں، یہ دو حضرت علی علیہ السلام کے فرزند اور آپ ﷺ کے پیارے نواسے ہیں اور ایک آپ ﷺ کے جگر کا ٹکڑا آپ ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام ہیں۔

---

(1) بحار الانوار ج 21 ص 348۔ البدایہ والنہایہ ج 2 ص 83۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ بات سنتے ہی اہل نجران کے دل کانپ اٹھے اور ان کے بدن لرز گئے۔ یہ وہ اسماء مبارکہ تھے جنھیں انہوں نے اپنی کتاب جامعہ میں بغور دیکھا تھا۔ وہ یقین نہیں کر رہے تھے کہ ہم واقعاً ان ہستیوں کے سامنے ہیں اور ان ہستیوں کے دست مبارک دعا کے لئے بلند ہیں۔

جب انہوں نے حسنین شریفین علیہما السلام کے چھوٹے چھوٹے دست دعا کے لئے اٹھے ہوئے دیکھے تو وہ نہایت خوف زدہ ہو گئے ....

اسقف اعظم نے مایوس نگاہوں سے سید اور عاقب کو دیکھ کر کہا:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھو! وہ صرف اپنے خاندان کے ساتھ مباہلہ کے لئے تشریف لائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی حقانیت کو بخوبی جانتے ہیں۔ خدا کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دفاع ان ہستیوں سے کیا ہے۔ تم مباہلہ کرنے سے ڈرو۔"

"خدا کی قسم! اگر قیصر (روم) کا احترام ملحوظ خاطر نہ ہوتا تو میں مسلمان ہو جاتا، تم صلح کر لو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرائط مان لو، اپنے وطن چلے جاؤ اور اپنے حال پر رحم کرو۔(1)

یہ گفتگو سننے کے بعد اہل نجران نے یہ کوشش کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں

---

(1) بحار الانوار ج21 ص280۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ دیکھیں اور وہ آہستہ آہستہ چلنے لگے، مبادا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مباہلہ کا آغاز نہ کردیں۔(1)

جب وہ مزید نزدیک آئے تو انہوں نے پنجتن پاک علیہم السلام کو غور سے دیکھا، تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا:

یہ وہ ہستیاں ہیں کہ اگر خدا سے کہیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں گے۔(2)

میدان مباہلہ میں چند قدم آگے بڑھے تو ایک یہودی نے کہا:

مباہلہ نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔(3)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدان مباہلہ میں دو زانو ہو کر مصلی پر تشریف فرما تھے۔ یہ کیفیت دیکھ کر اسقف اعظم نے چلا کر کہا:

میں نے گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی تاریخ مباہلہ کا مطالعہ کیا ہے اور ہر نبی مباہلہ کے وقت اسی طرح دو زانو ہو کر بیٹھتا ہے، جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہیں۔

---

(1) الاغانی ج 12 ص 7-8۔

(2) مکاتیب الرسول ج 2 ص 493۔

(3) بحار الانوار ج 21 ص 342۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

توقف اور وحشت اہل نجران

اب اسقف اعظم مباہلہ کے تمام مراحل اپنی بصیرت سے دیکھ رہا تھا، اس لئے اس نے تصمیم مباہلہ کو سست کر دیا، اس نے اہل نجران کا رئیس ہونے کے ناطے آگے بڑھنے کی بجائے اپنے قدم روک لئے۔

سید مباہلہ کے لئے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا، اس نے اسقف اعظم سے کہا:

اے ابو حارثہ! مباہلہ کے لئے آگے بڑھو۔

اسقف اعظم نے جواب دیا:

ہرگز! ہرگز نہیں! میں نے مرد عظیم کو دیکھا ہے جس نے با جرأت مباہلہ کا اہتمام کیا ہے، مجھے خوف ہے کہ کہیں اس کی دعا قبول ہو جائے اور ہم غرق ہو جائیں۔

خدا کی قسم! اس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بد دعا سے ایک سال کے اندر اندر روئے زمین پر ایک نصرانی بھی باقی نہیں رہے گا۔(1)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو زانو مکان پر ٹیک لگائے مباہلہ کے لئے تیار تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مباہلہ کے لئے ہاتھ اٹھا رکھے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل نجران کے انتظار میں تھے۔ سب لوگ گردنیں اٹھا اٹھا کر مباہلہ کے مناظر دیکھنے

(1) بحارالانوار 285 ص277۔ مجمع البیان 26 ص308۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے منتظر تھے۔(1)

اہل نجران نے دیکھا کہ اسقف اعظم مباہلہ کے لئے آگے قدم نہیں بڑھا رہا، تو وہ پریشان ہو گئے ،اور وہ سب کے سب مقام مباہلہ پر جانے سے ڈر گئے۔انہوں نے فیصلہ کیا کہ عاقب اور سید مباہلہ کے بغیر مذاکرات کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں۔در حالانکہ تمام لوگ ان کا توقف اور وحشت دیکھ رہے تھے،لوگ یہ منظر دیکھ کر نہایت ہی حیران تھے۔(2)

مباہلہ کے بارے میں اہل نجران کا آخری سوال

سید اور عاقب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا:

یا اباالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مباہلہ میں کن ہستیوں کو ساتھ لے کر آئے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو روئے زمین پر سب سے افضل ہیں اور سب سے زیادہ خدا کو پیارے ہیں ،پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام،حضرت سیدہ علیہا السلام،حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ان ہستیوں کے ساتھ مباہلہ کے لئے آیا ہوں۔(3)

---

(1)خصائص ص 112۔

(2)احقاق الحق ج 9 ص 81۔

(3)بحار الانوار ج 21 ص 321۔اقبال ص 511۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سید اور عاقب اس بات کی ٹوہ میں تھے کہ دریافت کریں کہ فقط ان ہستیوں کے ساتھ مباہلہ کرنے کیوں آئے ہیں، درحالانکہ وہاں لوگوں کا جم غفیر تھا، لیکن انہیں مباہلہ میں شرکت کی اجازت نہیں دی گئی لہٰذا انہوں نے اس طرح سوال کیا:

آپ ﷺ زیادہ لوگوں کو ساتھ لے کر کیوں نہیں آئے؟ اور جو لوگ زیب و زینت کر کے آئے ہیں، آپ ﷺ نے انہیں مباہلہ میں شریک کیوں نہیں کیا؟ اور جو لوگ آپ ﷺ پر ایمان لا چکے ہیں، وہ آپ ﷺ کے ہمراہ نہیں آئے؟ آپ ﷺ کے ہمراہ مباہلہ میں فقط ایک جوان، ایک خاتون اور فقط دو بچے ہی کیوں آئے ہیں؟ کیا آپ ﷺ فقط ان کے ساتھ ہم سے مباہلہ کریں گے؟

آپ ﷺ کو معلوم ہو گیا کہ یہ کیا پوچھنا چاہتا ہے، درحالانکہ یہ سوال آپ ﷺ کی خدمت عالیہ میں تکراری تھا۔

آپ ﷺ نے صراحت کے ساتھ فرمایا:

میں نے اپنی مرضی نہیں کی بلکہ یہ خدا کا حکم تھا۔ اور آپ ﷺ نے بڑے مضبوط انداز میں فرمایا:

جی ہاں! میں نے چند لمحات پہلے تمہیں بتایا نہیں ہے؟ جی ہاں! مجھے قسم ہے اس ذات احدیت کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان ہستیوں کے ہمراہ تم سے مباہلہ کروں، یہ میرے بیٹے، میری بیٹی اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میرا نفس ہیں اور تم ان کی طرح یا ان کی مثل لاؤ۔(1)

اہل نجران کچھ فاصلہ سے یہ گفتگو سن رہے تھے اچانک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غضب دیکھ کر ایک عیسائی دوڑتا ہوا سید اور عاقب کے پاس آیا اور کہا:

تمہیں خدا کی قسم! اس مرد عظیم صلی اللہ علیہ وسلم سے مباہلہ نہ کرنا، ورنہ ایک سال کے اندر ہی تمام نصاریٰ ختم ہو جائیں گے۔(2)

منذر کی سید اور عاقب کو نصیحت

سید اور عاقب حواس باختہ ہو چکے تھے، انہیں معلوم نہیں تھا کہ ہمارے اردگرد کیا علامات اور نشانیاں ظاہر ہو رہی ہیں۔ حتیٰ کہ انہوں نے عذاب الٰہی کے آثار بھی نہ دیکھے۔ تاریکی چھا گئی، حیوانات حتیٰ کہ نباتات میں تغیر و تبدل کا آغاز ہو گیا۔ مدینہ کے لوگوں نے ایسے واقعات کبھی نہیں دیکھے تھے۔ ادھر اہل نجران نہایت ہی خوف زدہ تھے، کہ سید اور عاقب کیا فیصلہ کرتے ہیں۔

منذر بن علقمہ اسقف اعظم کا بھائی اور بہت بڑا دانشمند تھا۔ اہل نجران کے بزرگان اس کی عظمت کے معترف تھے۔ اس نے حالات کو غور سے دیکھنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ سید اور عاقب کو قطعی طور پر منع کیا جائے کہ وہ مباہلہ نہ کریں۔

اس نے سید اور عاقب کے ہاتھ پکڑ کر کہا مجھے ان سے تنہائی میں کچھ کہنا

---

(1) بحار الانوار ج 21 ص 321۔ اقبال ص 511۔

(2) بحار الانوار ج 21 ص 349۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے۔ جب وہ لوگوں سے دور ہو گئے تو منذر نے اپنی ہمدردی کا اظہار درج ذیل الفاظ میں کیا:

"قوم کے لیڈر اور قائد اپنی قوم کے ساتھ جھوٹ نہیں بولتے، واقعاً میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں، اور تمہارا ہمدرد ہوں، اگر تم نے عقل سے کام لیا تو بچ جاؤ گے، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور تمہاری وجہ سے اور بھی ہلاک ہو جائیں گے۔(1)

عاقب اور سید نے منذر سے کہا:

آپ ہمارے محرم راز ہیں، جو کچھ آپ کی نظر میں ہے آپ ہمیں ضرور آگاہ کریں۔

منذر نے کہا:

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت میں کوئی شک نہیں ہے، اگر انہیں اپنی حقانیت پر یقین نہ ہوتا تو وہ کبھی بھی اپنی دنیاوی زندگی کو خطرہ میں نہ ڈالتے، اور اس نے مزید کہا:

کیا تمہیں معلوم نہیں ہے جس قوم نے بھی نبی سے مباہلہ کیا وہ سب کی سب ہلاک ہو گئی۔ تم اور ہر صاحب علم جسے گزشتہ زمانے کے بارے میں معلومات ہیں، وہ سب جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے نبی برحق ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارتیں گزشتہ انبیاء علیہم السلام نے دی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

(1) بحار الانوار ج 21 ص 322۔ اقبال ص 512۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کے اہل بیت علیہم السلام کی صفات بھی انبیاء علیہم السلام سابق نے بیان کی ہیں۔ ایک اور بات بھی ہے اور اس سے بھی تمہیں ڈراتا ہوں، خبردار اس سے غافل نہ رہنا۔(1)

سید اور عاقب اپنے ارد گرد ہونے والے تمام حوادث سے بے خبر تھے انہوں نے بے تاب ہو کر پوچھا کیا بات ہے؟

منذر نے چیخ کر کہا:

• کیا تم سورج کو نہیں دیکھ رہے ہو کہ اس کا رنگ متغیر ہو گیا ہے، کیا تم آسمان نہیں دیکھ رہے ہو جس کے اوپر بادل شدت سے نمودار ہو رہے ہیں سیاہ، سرخ ہوا چلنا چاہتی ہے اور ان پہاڑوں سے دھواں اٹھ رہا ہے۔ ستارے زمین پر آنا چاہتے ہیں۔ درخت زمین کی طرف جھک رہے ہیں۔ پرندے تمہاری آنکھوں کے سامنے زمین پر گر رہے ہیں۔ اور انہوں نے زمین پر اپنے پر کھول دیئے ہیں۔ اور انہوں نے چگے ہوئے دانے بھی اگل دیئے ہیں۔ در حالانکہ خدا کے نزدیک ان کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور درختوں کے پتے بھی زمین پر گر رہے ہیں۔ زمین کو دیکھو کس طرح ہمارے قدموں کے نیچے لرز رہی ہے۔ یہ اس عذاب کی علامات ہیں جو ہمارے اوپر آنے والا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت علیہم السلام نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا رکھے ہیں وہ تمہاری ایک ہی بات کے منتظر ہیں کہ تم مباہلہ کے لئے

---

(1) بحارالانوار ج21 ص322۔ احقاق الحق ج14 ص133۔ اقبال ص512۔

Presented by: Rana Jabir Abbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہاتھ اٹھاؤ۔ یاد رکھو ایک کلمہ بھی ان ہستیوں نے کہہ دیا تو عذاب الٰہی سے تم بچ نہیں سکو گے۔!!

منذر نے صلح پر زور دیا

منذر کی گفتگو نے سید اور عاقب کے دل پر گہرا اثر کیا اور اس کے اثرات ان کے چہروں سے عیاں تھے۔ سید اور عاقب عذاب کی علامتیں دیکھ کر نہایت ہی وحشت زدہ ہو گئے، لہذا انہوں نے مزید کہا:

"اگر تم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات مان لو تو دنیا اور آخرت میں نجات پاؤ گے، .... تم نجران سے مباہلہ کے لئے آئے ہو، اور یہ بات تمہارے لئے نہایت ہی اہمیت کی حامل ہے۔ لیکن تم نے دیکھا نہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سے پہلے اس پر عمل کیا ہے؟ انبیاء علیہم السلام جس کام کا ارادہ کر لیں اس کو ضرور انجام دیتے ہیں اب تم مبہوت ہو چکے ہو اور تمہاری عقل زائل ہو چکی ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ اپنے الفاظ واپس لے لو۔

اے میرے بھائیو! میری مدد کرو، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صلح کرو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کرو۔ اس نیکی میں دیر نہ کرنا۔ اس وقت ہم قوم یونس علیہ السلام کی طرح ہیں، کہ جن پر عذاب سایہ فگن تھا۔ (1)

(1) بحار الانوار ج 21 ص 323۔ اقبال ص 512۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

منذر نے صلح کی بات قبول کر لی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا

منذر کی گفتگو نہایت ہی پر تاثیر تھی اور اس نے عاقب اور سید کے دل پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ اس کے ساتھ عاقب اور سید نے حوادث بھی دیکھ لیے تھے۔ انہوں نے یہ بھی محسوس کیا کہ اگر اہل نجران پر عذاب آیا تو وہ اپنے قائدین کو بھی معاف نہیں کریں گے، کیونکہ قائدین نے ہی مباہلہ کا ارادہ کیا ہے۔

ان تمام باتوں کے پیش نظر انہوں نے مباہلہ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اور صلح کی گفتگو کے لئے تیار ہو گئے۔ انہیں اس بات کا بھی خوف تھا اگر وہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں صلح کے لئے جائیں تو شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی بات قبول نہ کریں۔ اس لئے انہوں نے منذر سے درخواست کی کہ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ہمارے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان واسطہ قرار دو، اور وہ دونوں اپنی پریشانی نہیں چھپا سکتے تھے اس لئے انہوں نے منذر سے کہا:

اے منذر! تم جا کر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرو، جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے چاہتے ہیں وہ سب تم خود طے کر لو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کرو کہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام بھی ہماری مشکل حل فرمائیں اور فیصلہ کریں۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا مقام آپ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک بہت بلند ہے۔ اور آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مورد اعتماد بھی ہیں۔ اور تم نے جواب لانے میں دیر نہیں کرنی ہے تا کہ ہمیں اطمینان ہو جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا جواب دیا ہے۔

اہل نجران نے مباہلہ ترک کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا اور جزیہ دینے پر راضی ہو گئے تھے اور انہوں نے منذر کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں نمائندہ بنا کر روانہ کیا تا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مذاکرات کرے۔(1)

نجرانیوں کی طرف سے ترک مباہلہ کا اعلان

لوگ دھوپ میں اس بات کے منتظر تھے کہ نجرانی مباہلہ کرتے ہیں یا نہیں؟! اگر مباہلہ نہ ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کریں گے؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مباہلہ کریں گے؟ اور اس عظیم اہتمام کا کیا نتیجہ نکلے گا؟

اہل نجران کی آمد و رفت پر لوگوں کی نگاہیں پیوستہ تھیں۔ اسی اثناء میں منذر سید اور عاقب سے رخصت ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے عرض کیا:

"السلام علیک" یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں گواہی دیتا ہوں کہ خداوند عالم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

(1) بحارالانوار ج21 ص323۔ اقبال ص512۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بھیجے ہوئے عبد اور رسول ہیں۔

منذر نے اس جملہ سے باقاعدہ اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اہل نجران اپنے مباہلہ کے معاملہ میں الفاظ واپس لیتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں التماس ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مباہلہ کا ارادہ ترک فرمادیں۔ اب وہ صلح کی طرف مائل ہیں، اور وہ چاہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہمارے درمیان حضرت امیر المومنین علیہ السلام فیصلہ کریں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات قبول فرمائی اور حکم دیا کہ تمہاری طرف سے چند لوگ صلح نامہ لکھوانے کے لئے آئیں۔(1)

ترک مباہلہ کے بعد مذاکرات

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے یہ خبر اہل نجران کو ملی، کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مباہلہ کے بغیر صلح پر راضی ہیں، تو انہوں نے نہایت ہی سکون محسوس کیا، اس کے بعد سید، عاقب، شرجیل اور دیگر چند افراد اہل نجران کے نمائندے بن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا:

ہم اپنے الفاظ واپس لیتے ہیں، اے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مباہلہ نہیں کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دین پر رہیں اور ہمیں اپنے

---

(1) بحار الانوار ج21 ص324۔ اقبال ص512۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دین پر رہنے دیں۔(1)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تمہارا مباہلہ نہ کرنا میری حقانیت کی دلیل ہے۔

مزید فرمایا:

اگر تم مباہلہ نہیں کرتے تو پھر مسلمان ہو جاؤ۔

انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات قبول نہ کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میں تم سے جنگ کرتا ہوں۔

شرجیل نے کہا:

ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ نہیں کر سکتے، ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صلح کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ہمارے اپنے دین پر باقی رہنے دیں، اور جو کچھ ہماری قدرت ہے اس پر ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صلح کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ حکم فرمائیں ہمیں قبول ہے۔(2)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو لوگ تمہارے ساتھ نہیں آئے شاید وہ جزیہ دینے پر راضی نہ ہوں۔

شرجیل نے عرض کیا:

---

(1) احقاق الحق ج9 ص81۔ مناقب خوارزمی ص96۔

(2) بحار الانوار ج21 ص280۔ الدر المنثور ج2 ص38۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ساتھیوں سے دریافت فرمالیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سید اور عاقب سے پوچھا:

تم جزیہ دو گے؟

عاقب اور سید نے عرض کیا:

ہمارے علاقے کے لوگ اعتراض نہیں کریں گے۔(1)

اس کے بعد حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے صلح نامہ تحریر فرمایا۔

اسقف اعظم نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی

اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب سیدہ علیہا السلام اور حسنین شریفین علیہما السلام کو بیت الشرف روانہ فرمایا، اور خود لوگوں کی کثیر تعداد کے ہمراہ مسجد کی طرف روانہ ہو لئے۔

راستے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسقف اعظم سے فرمایا:

گویا تم نیند کی حالت میں سواری کی طرف گئے اور تم نے زین بھی الٹی رکھی ہوئی ہے۔

---

(1) بحار الانوار ج21 ص285۔ تفسیر ابن کثیر ج16 ص377۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب اسقف اپنی سواری کی طرف آیا اور اس نے زین الٹی رکھ دی جب اس نے یہ غلطی دیکھی تو پیامبر اکرم ﷺ کی صداقت کا بے اختیار اعلان کیا:

"اشھد ان محمدا رسول اللہ"

اس نے اپنے اس جملہ پر رسول اکرم ﷺ کی پیش گوئی کا اقرار بھی کر لیا(1)۔

مباہلہ کے دن اہل بیت علیہم السلام کی فضیلت میں وحی کا نزول

جب رسول اکرم ﷺ میدان مباہلہ سے مسجد میں تشریف لے گئے تو جبرائیل امین علیہ السلام نازل ہوئے، اور خداوند عالم کا پیغام دیا:

یا محمد ﷺ! خداوند عالم نے آپ ﷺ کو سلام بھیجے ہیں، اور فرمایا ہے:

میرے نبی نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام اور ان کے بیٹوں کے ہمراہ اپنے دشمنوں قارون اور اس کے ساتھیوں سے مباہلہ کیا اور وہ تمام زمین میں غرق ہو گئے۔(2)

اے محمد ﷺ! مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم، اگر آپ ﷺ اپنے اہل بیت علیہم السلام صاحبان کساء کے ساتھ تمام مخلوقات عالم سے مباہلہ کرتے تو

(1) بحار الانوار ج21 ص338۔ مجمع البیان ج1 ص451۔

(2) بحار الانوار ج13 ص253۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آسمان کے دو ٹکڑے ہو جاتے، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتے، زمین دھنس جاتی اور اسے قرار نہ آتا مگر میں جو ارادہ کرتا۔(1)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پیام الٰہی سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ گلاب کی مانند ہو گیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ شکر ادا کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست دعا بلند کر کے تین مرتبہ فرمایا:

"شکرا للمنعم"

خدا کا شکر ہے جس نے نعمت عطا کی ہے۔

پھر فرمایا:

اے میرے اہل بیت علیہم السلام جو تم پر ظلم کرے خدا اس پر لعنت کرے اور اس پر بھی لعنت ہو جس نے تمہارے اس حق میں کوتاہی کی ہے جو خدا نے تمہارے لئے واجب قرار دیا ہے۔(2)(3)

لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں خوش ہوئے ہیں؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کیوں کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

(1) بحار الانوار ج 21 ص 255۔ اقبال ص 512۔

(2) سورہ شوریٰ کی آیت نمبر 23 کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

(3) بحار الانوار ج 21 ص 324۔ احقاق الحق ج 5 ص 102۔ اقبال ص 513۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں نے اس بات پر خداوند عالم کا شکر ادا کیا ہے کیونکہ اس نے میرے اہل بیت علیہم السلام کی کرامت کے ذریعے مجھے امتحانِ مباہلہ میں کامیاب فرمایا ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پیام لوگوں کو سنایا جو جبرائیل امین علیہ السلام خدا کی طرف سے لائے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خداوند عالم کی طرف سے خبر دی ہے کہ اگر اہل نجران مباہلہ کرتے وہ سب کے سب ہلاک ہو جاتے حتی کہ درختوں پر بیٹھے ہوئے پرندے بھی۔(1)

مقدار جزیہ کے بارے میں گفتگو

25 ذوالحجہ کی صبح اہل نجران صلح اور جزیہ کے لئے محل موعود پر آئے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیسائیوں کی خواہش کے مطابق حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو حکم دیا کہ آپ علیہ السلام اپنے دست مبارک سے صلح نامہ اور جزیہ کی قرارداد تحریر فرمائیں۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا:

میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہو جائیں، کن شرائط پر ان کے ساتھ صلح کریں؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے سامنے یہ اعلان کر چکے تھے کہ حضرت

---

(1) بحار الانوار ج35 ص265۔

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی علیہ السلام میرے نفس ہیں یہاں پر بھی فرمایا:

یا اباالحسن علیہ السلام! جو فیصلہ آپ علیہ السلام کریں وہ ٹھیک ہے، آپ علیہ السلام کی رائے میری رائے ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے عیسائیوں سے گفتگو فرمائی، اور یہ فیصلہ کیا کہ اصل جزیہ (حُلّہ) ہو اور وہ بھی صرف تمہاری صنعت کا ہو، اہل نجران حُلّہ بنانے میں مہارت تامہ رکھتے تھے، اور حُلّہ دینا ان کے لئے آسان بھی تھا۔ ایک سال میں دو ہزار حُلّہ دیں گے ایک ہزار ماہ صفر میں اور ایک ہزار ماہ رجب میں۔

اہل نجران نے درخواست کی کہ اپنا ایک امین ہمارے ساتھ بھیجئے، تاکہ وہ جزیہ وصول کرے۔(1)

صلح نامہ کی تحریر

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ جن شرائط پر صلح ہوئی ہے اور جزیہ کی مقدار حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے دست مبارک سے معرض تحریر میں لائی جائے (2) اور صلح نامہ کا متن درج ذیل تھا: (3)

---

(1) قصص الانبیاء ج2 ص397۔

(2) مکاتیب الرسول ج2 ص493۔ تفسیر ابن کثیر ج1 ص377۔

(3) مکاتیب الرسول ج3 ص148۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ نوشتہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اہل نجران کے لئے ہے۔ ان کے علاقہ کی ہر شے ہر فصل ان کے لئے ہے اور وہ فقط دو ہزار حلّہ، ایک ہزار ماہ صفر اور ایک ہزار ماہ رجب میں ادا کریں گے۔ (1)۔ ایک حلّہ کی قیمت ایک پیمانہ کے برابر ہوگی اور ایک پیمانہ چاندی کے چالیس خالص درہم کے برابر ہوگا۔ ان میں سے کم و بیش کا حساب اسی قاعدے کے مطابق ہوگا۔ (2)۔ اس جزیہ کی ادائیگی کے ساتھ ان سے زکوۃ وصول نہیں کی جائے گی۔

ان کو مسلمانوں کی طرف سے جنگ میں نہ بھیجا جائے، رسول اکرم کے بھیجے ہوئے 20 بیس آدمیوں کی پذیرائی کریں گے، اور انہیں رہائش بھی دیں گے، اور کوئی بھی نمائندہ ایک ماہ سے زیادہ قیام نہیں کرے گا، اور مسلمانوں کا کوئی لشکر بھی اہل نجران کی سرزمین میں داخل نہیں ہوگا۔ (3)

اگر یمن کے کسی علاقے میں اسلام کے خلاف جنگ ہوئی تو اہل نجران تیس زرہ، تیس نیزے، تیس گھوڑے اور تیس اونٹ مسلمانوں کو عاریۃً دیں گے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضامن ہیں کہ جنگ اور دفاع کے بعد یہ سب کچھ مسلمان واپس کر دیں گے

---

(1) تفسیر ابن کثیر ج 1 ص 377۔
(2) مکاتیب الرسول ج 2 ص 493۔ احقاق الحق ج 21 ص 14۔
(3) احقاق الحق ج 14 ص 131۔

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر کوئی سامان ضائع ہو جائے تو اس کی قیمت ادا کی جائے گی۔(1)

اگر کوئی شخص اہل نجران سے اپنا حق طلب کرے تو ان کے ساتھ انصاف کیا جائے۔کوئی شخص کسی اور کے ظلم کی وجہ سے ظلم کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔

یہ تحریر خداوند عالم کی نظارت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امان نامہ ہے،اور یہ تحریر قیامت تک ہے۔جب تک وہ اس پر عمل کریں گے ان پر کسی قسم کا کوئی ظلم نہیں ہوگا۔(2)

یہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی تحریر ہے،اور یہ تحریر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے دست مبارک سے معرض وجود میں آئی ہے۔جہاں پر آپ علیہ السلام کا نام مبارک ہے وہاں پر آپ علیہ السلام کے دستخط ثبت ہیں۔تا کہ ہمیشہ کے لئے سند رہے۔

نجران کے تمام اسقف کے لئے عہد نامہ

دوسرے نوشتہ کا متن درج ذیل تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسقف ابوحارثہ،دیگر تمام اسقف،راہبان اور تمام کلیساؤں کے رؤسا کی طرف۔

جو کچھ بھی ان کے اختیار میں ہے وہ کم ہے یا زیادہ۔

---

(1) بحار الانوار ج21 ص281۔ احقاق الحق ج14 ص131۔ [illegible] ج26 ص308۔

(2) احقاق الحق ج22 ص33۔ طبقات ابن سعد ج1 ص287۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کسی بھی اسقف اور راہب کو اس کے مقام سے نہیں ہٹایا جائے گا۔ ان کے حقوق میں سے کوئی حق تبدیل نہیں ہوگا اور انہیں اپنے عہدہ سے معزول اور تنزل نہیں دیا جائے گا۔

یہ بات خدا اور رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ان کے لئے ابد تک ہے جب تک وہ صحیح عمل کریں اور ظلم نہ کریں۔ جب یہ تحریر اسقف اعظم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ اپنے ساتھیوں کو لے کر اپنے وطن واپس جائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی اور وہ روانہ ہو گئے۔(1)

نمائندہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در نجران

صلح نامہ کی تحریر کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (عمرو بن حزم انصاری) کو نمائندہ منتخب فرما کر اہل نجران کے ساتھ روانہ کیا تاکہ وہ ان کے مسائل حل کریں۔(2)

صلح نامہ پر دستخط کرنے کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل نجران سے فرمایا:

اگر تم میرے اور میرے اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ مباہلہ کرتے تو خدا تمہارے بیابانوں کو آتش سے پر کر دیتا پھر تمہیں چشم زدن میں نجران پہنچا دیتا اور

---

(1) سبل الہدیٰ والرشاد ج6 ص420۔ الطبقات الکبریٰ ج1 ص266۔
(2) بحار الانوار ج22 ص249۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمہارے باقی ماندہ کے ساتھ تمہیں بھی جلا دیتا۔

اور اپنے اصحاب سے کافی مرتبہ فرمایا:

اگر نصرانی مجھ سے مباہلہ کرتے تو وہ سب کے سب ہلاک ہو جاتے اور ان کے گھر فنا ہو جاتے۔(1)

مسافرین مدینہ کا استقبال

اہل نجران کے نمائندے، بہت طویل سفر کر چکے تھے، لہذا جب وہ نجران کے قریب پہنچے تو انہوں نے ایک آدمی کو نجران روانہ کیا تا کہ انہیں اطلاع دے کہ ہم نجران کے قریب پہنچ چکے ہیں۔

نجران کے لوگ اپنے اسقف اور علماء کے ساتھ اس قافلہ کے استقبال کے لئے آئے، جب دونوں گروہ ایک دوسرے سے ملے تو ایک دوسرے کا خیر مقدم کیا، اور اہل نجران نے سفر کے نتائج دریافت کیے تو انہوں نے روداد سنائی، اور صلح اور جزیہ کے بارے میں بتایا۔

ابوعلقمہ بشر بن معاویہ نے مدینہ کا رخ کیا

استقبال کرنے والوں میں بشر بن معاویہ بھی تھا اس نے اسقف کی زبانی سنا کہ آپ نبی مرسل ﷺ ہیں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ ﷺ کا صلح

(1) بحار الانوار ج21 ص346-

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نامہ پڑھا جا رہا تھا تو اس نے کہا کہ اب میں مدینہ جا کر اس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرتا ہوں، تو یہ اشعار پڑھ رہا تھا:

الیک تعدو قلقا وضینها

معترضاً فی بطنها جنینها

مخالفاً دین النصاری دینها

ترجمہ: ایک متحیر شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آرہا ہے۔ درحالانکہ اس کے دل میں ایک پوشیدہ راز اسے متحرک کر رہا ہے، اور اس نے اپنے دین اور اعتقاد میں دین نصاریٰ کی مخالفت کی ہے۔

بشر نے یہ سفر اکیلے ہی طے کیا، اور مدینہ میں آکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا اور بعد میں شہید ہوا۔

سید اور عاقب دوبارہ مدینہ آئے اور اسلام قبول کیا

اہل نجران جب اپنے وطن واپس آئے تو اس کے بعد سید اور عاقب دوبارہ مدینہ آئے اور اسلام قبول کیا، عاقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک حلہ، عصا، کاسہ اور پاپوش بطور تحفہ لایا۔ (1)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر ٹھہرایا۔ انہوں نے

(1) بحار الانوار ج 21 ص 277۔ مجمع البیان ج 2 ص 308۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مستقل طور پر مدینہ میں قیام کیا اور نجران واپس نہ گئے۔(1)

حضرت امیر المومنین علیہ السلام جزیہ کے لئے نجران تشریف لائے

حضرت امیر المومنین علیہ السلام ماہ رمضان المبارک سن 10ھ میں لشکر کے ساتھ نجران تشریف لائے تاکہ مسلمانوں سے زکوۃ اور عیسائیوں سے جزیہ وصول کریں اور اس کے بعد یمن جا کر لوگوں کو دین مبین اسلام کی دعوت دیں(2)

آپ علیہ السلام نجران تشریف لائے اور قرار داد کے مطابق (حُلّہ) وصول کئے اور انہیں بندھوا لیا تاکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مدینہ میں پیش کئے جائیں۔ پھر یمن تشریف لے آئے۔ وہاں جا کر لوگوں کو اسلام کی دعوت دی تو ایک ہی دن میں قبیلہ (ہمدان) مسلمان ہو گیا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام یمن سے حج کے لئے تشریف لائے

آپ علیہ السلام یمن میں تشریف فرما تھے، ادھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کا ارادہ کیا تو اپنی روانگی کے وقت حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو خط لکھا کہ آپ علیہ السلام یمن سے مکہ معظمہ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لائیں۔

---

(1) حقائق الحق ج22 ص33۔
(2) ارشاد شیخ مفید ج2 ص76۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ علیہ السلام نے سفر شروع کر دیا جب مکہ سے کچھ دور تھے تو آپ علیہ السلام نے ایک آدمی کو اپنا جانشین مقرر فرمایا، اور آپ علیہ السلام جلدی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔

جب آپ علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ علیہ السلام مکہ کے قریب تھے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے تمام معاملات کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آگاہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت خوش ہوئے اور جناب امیر علیہ السلام کے دیدار سے نہایت ہی مسرور ہوئے۔

بغیر اجازت حُلّہ کا استعمال

جناب امیر المومنین علیہ السلام کی عدم موجودگی میں لشکریوں نے آپ علیہ السلام کے جانشین سے کہا کہ آپ حُلّہ ہمیں دیں تا کہ ہم لباس احرام کے طور پر ان سے استفادہ کریں، جب اس بات کا بہت اصرار ہوا تو اس نے جناب امیر المومنین علیہ السلام کی اجازت کے بغیر انہیں حُلّے دے دیئے اور انہوں نے اس سے احرام بھی باندھ لئے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے حکم سے حُلّے واپس لئے گئے

آپ علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سے رخصت ہو کر لشکر کے پاس آئے تو لشکر نے حُلّہ سے احرام باندھے ہوئے تھے آپ علیہ السلام نے تعجب کیا اور جانشین سے فرمایا:

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرنے سے پہلے تو نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حُلّے لشکر کو کیوں دیئے ہیں؟ درحالانکہ میں نے تجھے اس بات کی اجازت نہیں دی تھی۔
آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام افراد حُلّے واپس کرو تو انہوں نے واپس کر دیئے۔

شکایتِ لشکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طرز عمل

اس بات پر لشکر نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی شکایت کی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دندان شکن جواب دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں اپنی زبان سنبھال کے رکھو، کیونکہ آپ علیہ السلام رضائے الٰہی کی خاطر ہر کام کرتے ہیں۔ اور آپ علیہ السلام تکوین میں سستی نہیں کرتے۔ اب لوگوں کو معلوم ہوا کہ خدا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک آپ علیہ السلام کا کیا مقام ہے۔(1)

خلفاء اور مباہلہ

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل نجران کے لئے جو تحریر اور شرائط نامہ لکھوایا، اس میں یہ بات تھی کہ یہ شرائط نامہ قیامت تک ہے۔ یقیناً اس کے بعد کسی اور نئے عہد نامہ یا تجدید نامہ کی ضرورت نہیں تھی۔ اس کے باوجود حضرت ابوبکر ابن ابی قحافہ نے نیا معاہدہ لکھا اور اس پر جملہ کا اضافہ کیا کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

---

(1) بحار الانوار ج21 ص360 عیون الاثر ج2 ص240، مکاتیب الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ج1 ص210۔ سیرۃ ابن ہشام ص965۔ البدایہ والنہایہ ج5 ص104۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرمان ہے۔ جزیرۃ العرب میں دو، دین یہاں پر نہیں رہ سکتے ....

حضرت عمر بن خطاب کی خلافت کے نصف عرصہ تک قیصر روم زندہ تھا جب وہ مرا تو جناب عمر بن خطاب نے حکم دیا کہ اہل نجران یہ زمین چھوڑ دیں، اور انہیں اپنے وطن سے تین ہزار کلومیٹر دور جلاوطن کیا گیا .... لیکن اس کے باوجود وہ جزیہ دیں گے۔

اہل نجران حضرت عثمان ابن عفان کے دور میں ان کے پاس آئے اور جزیہ کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صلح نامہ دکھایا، اور دیگر خلفاء کے نوشتہ جات بھی دکھائے تو اس پر جناب عثمان ابن عفان نے فرمایا کہ دو سو حُلّے کم کئے جائیں گے۔

اس کے بعد حاکم شام نے دو سو حُلّے کم کر دیئے۔ اس دور میں بیت المال سے ان کی مدد بھی کی جانے لگی۔ حجاج نے پھر اٹھارہ سو حُلّے جزیہ لینا شروع کر دیا اور رقم بھی وصول کرنے لگا۔

اس کے بعد انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے شکایت کی، تو اس نے کہا یہ ان کی تعداد کے مطابق ہوگا کیونکہ مرنے والوں کے حُلّے بھی دیئے جا رہے تھے۔ اب انہوں نے صرف دو سو حُلّے لینا شروع کر دیا۔

یوسف بن عمر نے دوبارہ ایک ہزار آٹھ سو حُلّے لینا شروع کر دیا۔(1)

سفاح بنی عباس کا پہلا حکمران تھا اس نے بھی کم جزیہ لینا شروع کیا۔ اس

---

(1) فتوح البلدان ج1 ص78-80۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے پھر دو سو حلّے لینے کا وعدہ کیا۔

ہارون الرشید سے عیسائیوں نے شکایت کی کہ آپ کے جزیہ لینے والے ہم سے اچھے انداز سے پیش نہیں آتے، تو اس نے حکم دیا کہ اب تمہارے پاس کوئی بھی نہیں آئے گا، تم خود بیت المال میں جمع کرا دیا کرو۔

نجرانیوں نے چوتھی صدی تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صلح نامہ کی حفاظت کی۔(1)

اور عبارت اور صلح نامہ دست امیر المومنین علیہ السلام سے معرض تحریر میں آئی۔

اتمام حجت پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با مباہلہ

مباہلہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت تک ایک سال چند ماہ کا فاصلہ ہے۔اس دوران حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مباہلہ کا اصل نقطہ لوگوں تک پہنچا دیا۔اور اس عظیم واقعہ سے نتیجہ حاصل کیا جائے۔

حضرت سیدہ علیہا السلام عالمین حضرت امیر علیہ السلام کے برابر

ممکن تھا کہ خداوند عالم فقط نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک کو مباہلہ کے لئے معیّن فرماتا۔لیکن خداوند عالم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چار نور پاک بھی بھیجے۔لیکن ان پانچ ہستیوں کے علاوہ مباہلہ میں شرکت کی کسی اور کو اجازت

---

(1) تاریخ الخلفاء ج1 ص132۔المناقب ابن شہر آشوب ص393۔تاریخ طبری ج3 ص202۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ ملی۔اس موقع پر اسلام کی حقانیت کو عیسائیت کے مقابلے میں ثابت کرنا تھا۔اہم بات یہ تھی کہ خداوند عالم لوگوں کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ یہ پانچ ہستیاں کائنات میں سب سے افضل ہیں۔کائنات عالم کی پہلی اور آخری مستور جناب سیدہ علیہا السلام ہیں، جو مباہلہ میں حضرت علی علیہ السلام کے بالکل برابر تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بارے میں فرمایا ہے:

خداوند عالم نے کسی مستور کو مرد کے برابر قرار نہیں دیا ہے۔مگر حضرت زہرا علیہا السلام اور حضرت علی علیہ السلام، حضرت زہرا علیہا السلام کو افضل ترین ہستی حضرت علی علیہ السلام کے برابر رکھا ہے۔اسی طرح حسنین شریفین علیہما السلام کو بھی افضل ترین ہستیوں کے ساتھ ملحق کیا ہے۔اور یہ میدان مباہلہ میں واقع ہوا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید فرمایا:

خداوند عالم نے گواہی میں حضرت زہرا علیہا السلام کو مجھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ ملحق کیا ہے ....

اتمام حجت امیر المومنین علیہ السلام با مباہلہ

جب لوگوں نے جناب ابوبکر ابن ابی قحافہ کی بیعت کی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو تنہا چھوڑ دیا، تو جناب ابوبکر ابن ابی قحافہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور گفتگو کرتے، لیکن حضرت امیر المومنین علیہا السلام ناراضگی کا اظہار کرتے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک دن جناب ابو بکر ابن ابی قحافہ بغیر اطلاع دیئے آپ علیہ السلام کی

خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

اے ابوالحسن علیہ السلام! خدا کی قسم، خلافت کا مسئلہ میری وجہ سے انجام پذیر

نہیں ہوا، مجھے اس کا بالکل شوق نہیں تھا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے دریافت کیا:

تمہاری نظر میں استحقاق خلافت کیا ہے؟

جناب ابو بکر ابن ابی قحافہ:

دل سوزی اور وفاداری۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

سابق دراسلام، قرابت اور رسول اکرم سے رشتہ داری؟

جناب ابو بکر ابن ابی قحافہ:

سابقہ اسلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ داری نہایت ہی عظمت کی حامل ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں، یہ بتاؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدان مباہلہ میں

مجھے، میرے حرم اور میرے بیٹوں کو ساتھ لے گئے تھے یا تمہیں تمہاری بیوی اور

تمہاری بیٹیوں کو؟

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب ابوبکر ابن ابی قحافہ:

یقیناً آپ علیہ السلام کو آپ علیہ السلام کے پورے گھرانے کو۔(1)

تم میں سے کون ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا نفس قرار دیا ہے

لوگوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

تمہیں خدا کی قسم! (سچ بتانا) تم میں میرے علاوہ کوئی ہے؟ جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا نفس قرار دیا ہے، تم میں سے مجھ سے زیادہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قریبی رشتہ دار کوئی ہے؟ کون ہے جس کے بیٹوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بیٹے کہا ہے؟ کوئی ہے جس کی بیوی کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی کہا ہے؟

انہوں نے جواب دیا:

ہم میں سے کوئی بھی نہیں (جسے یہ فضیلت حاصل ہو)(2)

مباہلہ خدا کی عطا کردہ فضیلت ہے

بعض لوگوں نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت عالیہ میں عرض کیا:

آپ علیہ السلام کی سب سے بڑی فضیلت کون سی ہے؟

---

(1) احتجاج طبرسی ج1 ص304۔

(2) احقاق الحق ج9 ص81۔ الصواعق ص154۔ نہج السعادۃ ج1 ص131۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

میری سب سے بڑی فضیلت خدا کی عطا کردہ ہے، میں نے اس کے لئے کچھ نہیں کیا۔

انہوں نے عرض کیا:

وہ کون سی فضیلت ہے یا امیرالمومنین علیہ السلام!

آپ علیہ السلام نے چند فضیلتیں بیان فرمائیں یہاں تک کہ فرمایا:

عیسائیوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بحث شروع کی تو آیت مباہلہ نازل ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف لائے، میرا ہاتھ پکڑا، میرے بیٹے حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام اور میرے حرم جناب سیدہ علیہا السلام کو ساتھ لے کر میدان مباہلہ میں تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھوں کی انگلیاں کھولیں اور مباہلہ کی دعوت دی۔

عیسائی ڈر گئے اور مباہلہ نہ کیا۔(1)

اتمام حجت حضرت امام حسن علیہ السلام با مباہلہ

حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام ارکان مباہلہ میں سے ہیں، آپ علیہ السلام مباہلہ کے بعد چالیس سال زندہ رہے، مباہلہ کی یادگار کے طور پر آپ علیہ السلام

---

(1) دعائم الاسلام ج1 ص16۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مباہلہ میں شریک ہوئے، اہم مواقع پر آپ علیہ السلام نے مباہلہ کے ذریعے احتجاج کرتے ہوئے فرمایا:

(انفس) میرے بابا جان حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام ہیں، (ابناء) میں اور میرے برادر عزیز حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں، (نساء) میری والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام ہیں۔ (1)

جب (انفس)، (ابناء) اور (نساء) (نا) کی ضمیر کی طرف مضاف ہوں، اس کا معنی یہ ہے کہ ایک روح چند قالب میں ہے۔ (اور لحمک لحمی، ودمک دمی) (تیرا گوشت میرا گوشت تیرا خون میرا خون ہے) کو مجسم کیا گیا ہے کہ یہ سب ایک دوسرے کا نمونہ ہیں۔

حضرت امام حسن علیہ السلام نے اس حقیقت کی اس انداز میں منظر کشی فرمائی:

میرے والد گرامی علیہ السلام مباہلہ کے دن (انفس)، (ابناء) میں اور میرے بھائی حضرت امام حسین علیہ السلام (نساء) میری پیاری اماں حضرت زہرا علیہا السلام کا انتخاب ہوا۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاندان، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گوشت اور خون ہیں۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز صبح کے وقت ہمارے پاس تشریف لاتے اور فرماتے:

اے اہل بیت علیہم السلام! نماز، خدا آپ حضرات علیہم السلام پر رحمت نازل

---

(1) ینابیع المودۃ ج3 ص364۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرے۔ پھر اس آیت کی تلاوت فرماتے:

"اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا☆سورہ احزاب 33"

ترجمہ: اے اہل بیت علیہم السلام فقط خدا نے آپ علیہم السلام کو طاہر کرنے کا ارادہ کیا ہے جس طرح طاہر کرنے کا حق ہے، اور تم سے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھا ہے۔

حاکم شام نے کہا کہ حضرت امام حسن علیہ السلام خلافت کے اہل نہیں ہیں۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

تو حضرت امام حسن علیہ السلام منبر پہ تشریف لائے اور خدا کی حمد کے بعد حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور اپنے لئے داستان مباہلہ سے خلافت ثابت کی اور فرمایا:

رسول اکرم (انفس) سے میرے بابا حضرت امیر المومنین علیہ السلام، (ابناء) سے مجھے اور میرے بھائی حضرت امام حسین علیہ السلام، اور نساء سے میری والدہ حضرت زہرا علیہا السلام کو لے آئے، ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ کا خاندان ہیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ کے لئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ ہم سے ہیں اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ سے ہیں۔ (1)

اتمام حجت امام حسین علیہ السلام با مباہلہ

حضرت امام حسین علیہ السلام مباہلہ کی آخری یادگار ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

---

(1) امالی 559۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

درحالانکہ یہ معاویہ کی طرف سے طغیانی کا زمانہ تھا۔ایام حج کے دوران حضور اکرم ﷺ کے دور میں باقی ماندہ اصحاب کے سامنے احتجاج کا موقع پیش آیا۔

معاویہ کی موت سے ایک سال پہلے اور واقعہ کربلا سے دو سال قبل حضرت امام حسین علیہ السلام حج ادا کرنے کے لئے مکہ تشریف لائے، آپ علیہ السلام نے منیٰ میں ایک مجلس برپا فرمائی، جس میں سات سو مسلمان شریک تھے، اور ان میں سے دو سو حضرت نبی اکرم ﷺ کے اصحاب تھے۔

آپ علیہ السلام نے ان کے لئے خطاب کیا، خدا کی حمد وثنا کے بعد معاویہ کی حرکات وسکنات کے بارے میں فرمایا:

اس نے ہمارے اور ہمارے شیعوں کے بارے میں جو کچھ کہا ہے وہ تم نے دیکھا ہے اور تمہیں معلوم ہے، تمہیں خدا، اس کے رسول ﷺ، اور اپنی اس قرابت کی قسم دیتا ہوں، جو مجھے میرے نانا محمد ﷺ سے ہے۔میری گفتگو اپنے دوستوں اور رشتہ داروں تک پہنچاؤ اور انہیں دعوت دو، مجھے اس بات کی فکر ہے کہ کہیں امر ولایت چھوڑ نہ دیا جائے۔حق لوگوں کے درمیان سے ختم نہ ہو جائے اور مغلوب نہ ہو جائے۔

پھر آپ علیہ السلام نے اہل بیت علیہم السلام کے وہ فضائل بیان فرمائے جو خداوند عالم نے قرآن پاک میں نازل فرمائے ہیں۔ان آیات کی تفسیر بھی بیان فرمائی۔تفسیر کے بعد رسول اکرم ﷺ کی وہ احادیث بیان کیں جو حضرت امیر

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

المومنین علیہ السلام، حضرت زہرا علیہا السلام اور آپ علیہ السلام کے بھائی حضرت حسن علیہ السلام کی فضیلت پر مشتمل تھیں اور اپنے فضائل بھی بیان فرمائے۔ ہر بات میں لوگوں کو قسم دی۔ صحابہ کرام اور تابعین سے ان باتوں کا اقرار لیا۔ آپ علیہ السلام نے مباہلہ کو یاد کر کے فرمایا:

تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں! کیا تم اس بات کو مانتے ہو جب میرے نانا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل نجران سے مباہلہ کیا تو میرے بابا حضرت امیر المومنین علیہ السلام، میری والدہ حضرت زہرا علیہا السلام، میرے بھائی حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور میرے علاوہ کسی اور کو ساتھ لے گئے تھے؟

اصحاب کرام نے جواب دیا:

خدا کی قسم! تم پانچ ہستیوں کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا۔(1)

اتمام حجت امام محمد باقر علیہ السلام با مباہلہ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مباہلہ کی تشریح میں فرمایا ہے:

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگلیاں کھول کر اپنے ہاتھ بلند کئے تو عیسائیوں کے ایک بزرگ نے کہا، اس ہستی سے مباہلہ نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس لئے وہ مباہلہ کرنے سے ڈر گئے۔(2)

---

(1) کتاب سلیم بن قیس ہلالی ص 322۔

(2) تفسیر عیاشی ج 1 ص 175۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت مباہلہ کی تفسیر میں فرمایا:

(ابناءنا) حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں۔

(نساءنا) حضرت زہراء علیہا السلام ہیں۔

(انفسنا) حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام ہیں۔(1)

مباہلہ کے تحت حضرات حسنین علیہما السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند ہیں

داستان مباہلہ وقت گزرنے کے ساتھ فراموش نہیں ہوسکتی۔ منکرین ولایت کی ہر چند یہ کوشش رہی ہے کہ صاحبان مباہلہ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی علیہ السلام، حضرت زہرا علیہا السلام، حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام) کے فضائل چھپائے جائیں، لیکن وہ چراغ کس طرح بجھ سکتا ہے جسے خود خداوند عالم روشن کرے؟

ابو جارود نے روایت نقل کی ہے کہ، حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

مخالفین حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

---

(1) بحار الانوار ج21 ص346۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

85-84

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند ہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

وہ لوگ اس استدلال کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

میں نے عرض کیا:

کلام خدا، آیت مباہلہ کے ذریعے استدلال کرتا ہوں۔

"فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَاءَ كُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآئَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ" سورہ آل عمران:61

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے فرمادیں، تم اپنے بیٹے بلاؤ ہم اپنے بیٹے بلاتے ہیں تم اپنی بیٹیاں بلاؤ ہم اپنی بیٹی بلاتے ہیں تم اپنے نفس بلاؤ ہم اپنے نفس بلاتے ہیں۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین شریفین علیہما السلام کو ساتھ لائے، یہ دلیل ہے کہ یہ دونوں شہزادے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند ہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

پھر وہ لوگ کیا کہتے ہیں؟

میں نے عرض کیا:

کلام عرب میں یہ رسم ہے کہ کسی اور کے بیٹے کے لئے (ابناءنا) کا لفظ آجاتا ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

اس آیت مبارکہ میں:

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ز فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ز وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ لا وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ☆ سورہ نساء:23"

ترجمہ: (مسلمانو حسب ذیل) عورتیں تم پر حرام کی گئیں۔ تمہاری مائیں (دادی نانی وغیرہ) اور تمہاری بیٹیاں (پوتیاں نواسیاں) اور تمہاری بہنیں۔ اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی (دودھ شریک) بہنیں اور تمہاری بیبیوں کی مائیں (ساس) اور وہ (مادرجلو) لڑکیاں جو (گویا) تمہاری گود میں پرورش پا چکی ہیں اور ان عورتوں (کے پیٹ) سے (پیدا ہوئی) جن سے تم ہم بستری کر چکے ہو۔ ہاں اگر تم نے ان بیبیوں سے (صرف نکاح کیا ہو) ہم بستری نہ کی ہو تو (البتہ ان مادرجلو لڑکیوں سے نکاح کرنے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں ہے اور تمہارے صلبی لڑکوں (پوتوں نواسوں وغیرہ کی بیبیاں بہوویں)۔ اور دو بہنوں سے ایک کے ساتھ نکاح کرنا مگر جو ہو چکا (وہ معاف ہے) بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت کے مطابق صلبی پسر پوتے اور نواسے دونوں کو شامل ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تم ان سے کہو، کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین شریفین علیہما السلام کی بیٹی سے نکاح کر سکتے ہیں؟ اگر وہ کہیں "ہاں" تو وہ جھوٹ بولتے ہیں اور فسق و فجور کو زبان پر جاری کرتے ہیں۔

اگر وہ کہیں، "نہیں" تو انہوں نے اقرار کر لیا ہے کہ یہ دونوں امام علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صلبی فرزند ہیں، کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی بیٹیوں سے نکاح نہیں کر سکتے۔(1)

اتمام حجت امام جعفر صادق علیہ السلام با مباہلہ

حضرت صادق علیہ السلام کا زمانہ حقائق بیان کا زمانہ تھا۔ اس زمانے میں مباہلہ شیعوں کے مسائل مہمہ میں استدلال کے طور پر مطرح تھا۔ آپ علیہ السلام نے بھی مباہلہ کے ذریعے اتمام حجت کی ہے۔

اہل نجران نے اپنی کتب میں یہ بات پڑھ رکھی تھی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی سے ہوگی، مباہلہ میں یہ علامات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر دلیل قاطع تھیں۔ اس وجہ سے عیسائیوں کو مباہلہ سے وحشت ہونے لگی (2)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

---

(1) اصول کافی ج8 ص317۔

(2) بحار الانوار ج21 ص341۔

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب اہل نجران مباہلہ کے لئے آئے تو انہوں نے دیکھا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حضرت علی علیہ السلام، حضرت زہرا علیہا السلام، حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں۔

انہوں نے دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ کون ہستیاں ہیں؟ جواب میں کہا گیا، یہ حضرت علی علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد ہیں۔ ایک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر اور حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند ہیں۔ یہ بات سن کر انہوں نے صلح کر لی اور جزیہ دینا قبول کر لیا۔

مباہلہ کے لئے ہمیں چنا گیا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مباہلہ کے ذریعے لوگوں کے سامنے اہل بیت علیہم السلام کے فضائل بیان کرتے تھے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

مجھے یہ بتاؤ جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مشکل کے حل کے لئے کسے مختص کرتے تھے؟

کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل نجران سے مباہلہ کیا تو ہمیں منتخب نہیں فرمایا؟ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی علیہ السلام، حضرت زہرا علیہا السلام، حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہاتھ پکڑ کر مباہلہ میں نہیں لائے تھے۔(1)

---

(1) تفسیر نور الثقلین ج4 ص571۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اتمام حجت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام با مباہلہ

مباہلہ کے نتائج میں سے یہ بھی ہے کہ قرآن پاک کے ذریعے معلوم ہو گیا کہ حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی بیٹے ہیں۔ وہ لوگ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (ابتر) کہتے تھے یا وہ لوگ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد اہل بیت ہیں علیہم السلام، کی نفی کرتے تھے وہ لوگ آیت مباہلہ کے استدلال کے سامنے خاموش ہو گئے۔ اس کا ایک نمونہ حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام اور ہارون کا مکالمہ بھی ہے:

ہارون:

اے موسیٰ کاظم علیہ السلام! آپ علیہ السلام کس طرح یہ کہتے ہیں کہ آپ علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ہیں؟ درحالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد نہیں ہے۔ انسان کی اولاد بیٹے سے ہوتی ہے نہ کہ بیٹی سے۔ آپ علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کی اولاد ہیں۔ بیٹی کی اولاد اپنی اولاد نہیں ہوتی ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے یہ آیت مجیدہ پڑھی:

"وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ☆ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ☆ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ☆ كُلٌّ" مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ☆ ." سورہ انعام:84-85

ترجمہ: اور ان ہی (ابراہیم علیہ السلام) کی اولاد سے داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایوبؑ اور یوسفؑ اور موسیٰؑ اور ہارونؑ (سب کی ہم نے ہدایت کی) اور نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی صلہ عطا فرماتے ہیں۔ اور زکریاؑ اور یحییٰؑ اور عیسیٰؑ اور الیاسؑ (سب کی ہدایت کی) اور یہ سب (خدا کے) نیک بندوں میں سے ہیں۔

خداوند عالم نے حضرت عیسیٰؑ کو حضرت مریمؑ کے ذریعے نسل ابراہیمؑ میں شمار کیا ہے۔

آپؑ نے مزید فرمایا:

اس سے زیادہ بیان کروں؟

ہارون:

جی فرمایئے

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ نے آیت مباہلہ تلاوت فرمائی اور فرمایا خدا نے اس طرح فرمایا ہے:

"فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْهِ مِنْ م بَعْدِ مَاجَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ☆ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ☆سورہ آل عمران:59-61"

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس علم آجانے کے بعد جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بحث کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمادیں کہ تم اپنے بیٹے لاؤ، ہم اپنے بیٹے لاتے ہیں، تم اپنی بیٹیاں لاؤ، ہم اپنی بیٹیاں لاتے ہیں، تم اپنے نفس لاؤ، ہم اپنے نفس لاتے ہیں۔ اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جھوٹوں پر خدا کی لعنت قرار دیتے ہیں۔

کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مباہلہ کے وقت اپنی عباء کے سایہ میں جگہ دی تھی۔ مگر حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام، حضرت زہرا علیہا السلام، حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام۔

بنابریں (ابناءنا) حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں۔

(نساءنا) حضرت زہرا علیہا السلام ہیں۔

(انفسنا) حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔(1)

آیت مباہلہ کی رو سے ہم فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

حضرت امام موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

ہارون نے مدینہ سے مجھے اپنے پاس بلوایا تو ایک محفل میں مجھ سے دریافت کیا:

آپ علیہ السلام اپنے شیعوں کو منع کیوں نہیں کرتے کہ وہ آپ علیہ السلام کو (یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ کر پکارتے ہیں۔ درحالانکہ آپ علیہ السلام جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اولاد ہمیشہ باپ سے منسوب ہوتی ہے نہ کہ ماں سے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

---

(1) احتجاج ج2 ص165۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللہ کا فرمان ہے:

"وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ☆ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ☆ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ☆ كُلٌّ" مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ☆ ."سورہ انعام:84-85

ترجمہ: اور ان ہی (ابراہیم علیہ السلام) کی اولاد سے داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام اور ایوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام (سب کی ہم نے ہدایت کی) اور نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی صلہ عطا فرماتے ہیں۔ اور زکریا علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام (سب کی ہدایت کی) اور یہ سب (خدا کے) نیک بندوں سے ہیں۔

ہارون:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہے اور بغیر باپ کے خلق ہوا ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماں کی طرف سے اولاد انبیاء علیہم السلام میں شمار کیا گیا ہے، اور ہم بھی اپنی والدہ گرامی حضرت زہرا علیہا السلام کی وجہ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ہیں۔

ہارون:

ایک اور دلیل بھی بیان فرمایئے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پوری امت محمدیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدان مباہلہ میں حضرت علی علیہ السلام، حضرت زہرا علیہا السلام، حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو ساتھ لے کر گئے تھے۔

خداوند عالم نے اس بارے میں ارشاد فرمایا:

"فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ كُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآئَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ☆ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ☆" سورہ آل عمران: 59-61

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمادیں کہ تم اپنے بیٹے بلاؤ، ہم اپنے بیٹے بلاتے ہیں، تم اپنی بیٹیاں بلاؤ، ہم اپنی بیٹیاں بلاتے ہیں، تم اپنے نفس بلاؤ، ہم اپنے نفس بلاتے ہیں۔ اور جو جھوٹا ہوگا اس پر خدا کی لعنت ہوگی۔

پس (ابناءنا) حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں۔

(نساءنا) حضرت زہرا علیہا السلام ہیں۔

(انفسنا) حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام ہیں (1)

اتمام حجت امام رضا علیہ السلام با مباہلہ

حضرت امام رضا علیہ السلام کا زمانہ شیعہ عقائد کے لئے نہایت حساس زمانہ

---

(1) اختصاص مفید ص 55۔ غایۃ المرام ج 3 ص 223۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھا۔مختلف مذاہب اور عقائد کے علماء کے ساتھ حضرت امام رضاؑ کے مناظرات بھی رکھوائے گئے،بعض اوقات ہارون خود بھی آپؑ سے مناظرہ کرتا تھا۔

آپؑ نے اس زمانے میں مباہلہ کے ذریعے وہ دلائل قاہرہ اور براہین واضحہ پیش کیے جو قیامت تک قائم رہیں گے۔

مباہلہ حضرت امیرالمومنینؑ کی بہت بڑی قرآنی فضیلت ہے

مباہلہ حضرت امیرالمومنینؑ کی بہت بڑی فضیلت ہے،قرآن پاک نے آپؑ کو تصریح کے ساتھ نفس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا ہے۔کوئی بھی مخلوق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل نہیں ہے۔حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سب سے افضل ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفس ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام مخلوقات عالم سے افضل ہے۔

ایک دن مناظرہ کے دوران مامون نے حضرت امام رضاؑ کی خدمت میں عرض کیا:

جو حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی قرآن پاک میں سب سے بڑی فضیلت ہے آپؑ میرے لئے بیان فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا:

خداوند عالم نے مباہلہ میں حضرت امیرالمومنینؑ کو فضیلت دی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرمان خداوندی ہے:

"اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ط خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ☆ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ☆ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْ م بَعْدِ مَاجَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ☆ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ" سورہ آل عمران 59-61

ترجمہ: مثل عیسیٰ علیہ السلام خدا کے نزدیک آدم کی طرح ہے۔ اسے مٹی سے خلق کیا ہے اور پھر فرمایا ہے، ہو جا تو وہ ہو گیا، اے رسول یہ ہے وہ حق بات جو تمہارے پروردگار کی طرف سے بتائی جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس علم آجانے کے بعد جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بحث کرتا ہے، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دیں تم اپنے بیٹے لاؤ ہم اپنے بیٹے لاتے ہیں، تم اپنی بیٹیاں لاؤ، ہم اپنی بیٹی لاتے ہیں، تم اپنے نفس کو لاؤ ہم اپنا نفس لاتے ہیں۔ پھر مباہلہ کرتے ہیں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت قرار دیتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو بلایا اور ساتھ لے گئے تو حکم قرآن کے مطابق یہ دونوں ہستیاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند ہیں۔ حضرت زہرا علیہا السلام کو ساتھ لے گئے، اور آپ آیت مذکور میں (نسائنا) کا مصداق ہیں۔

پھر حضرت علی امیر المومنین علیہ السلام کو بلایا اور مباہلہ میں اپنے ساتھ لے گئے، حکم خداوندی کے مطابق آپ علیہ السلام نفس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار پائے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

یہ بات مسلّم اور ثابت ہے کہ مخلوقات عالم میں سے کوئی بھی حضرت رسول اکرم ﷺ سے افضل نہیں ہے، پس بنا برین، حکم خداوندی کے مطابق کوئی مخلوق نفس رسول اللہ ﷺ (حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام) سے افضل نہ ہو۔

مامون نے عرض کیا:

شاید (انفسنا) سے مراد حضرت رسول اکرم ﷺ کی ذات ہو۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ کوئی بھی بلانے والا اپنے آپ کو نہیں بلاتا ہے، اور یہ بات عبث ہے کہ اپنے آپ کو بلایا جائے۔ مباہلہ میں یہ دیکھا گیا ہے، کہ رسول اکرم ﷺ نے فقط ایک مرد کو بلایا اور وہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہی ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نفس رسول اکرم ﷺ ہیں۔ یہ خداوند عالم کا ارادہ ہے اور اس نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو نفس نبی ﷺ کہہ کر قرآن پاک میں ثبت کر دیا ہے۔(1)

قرآن میں مباہلہ اہل بیت علیہم السلام کے انتخاب کی روشن دلیل

مختلف علماء کے اجتماع میں حضرت امام رضا علیہ السلام نے مذہب حقہ امامیہ شیعہ

(1) بحار الانوار ج35۔ ص257۔

jabir.abbas@yahoo.com

نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى

ترجمہ: آپ ﷺ کے پاس علم آجانے کے بعد جو شخص آپ ... کرے تو آپ ﷺ فرما دیں، کہ تم اپنے بیٹے بلاؤ ہم اپنے بیٹے بلاتے ہیں، ہم اپنی بیٹی بلاتے ہیں، تم اپنی بیٹیاں بلاؤ، ہم اپنا نفس بلاتے ہیں تم اپنے نفس بلاؤ، پھر ہم مباہلہ کریں گے اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت قرار دیں گے۔

حضرت رسول اکرم ﷺ حضرت علی علیہ السلام، حضرت زہرا علیہا السلام، حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام کو مباہلہ میں ساتھ لے گئے، ان ہستیوں کو اپنے نفس سمجھا، کیا تمہیں معلوم ہے، انفسنا انفسکم کا کیا مطلب ہے؟

علماء نے کہا:

رسول اکرم ﷺ نے اپنے آپ کا قصد کیا ہے۔

Presented by: Rana Jabir Abbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اثنا عشریہ کو ثابت کیا اور اہل بیت علیہم السلام کی فضیلت تمام مخلوقات پر واضح
کی۔آپ علیہ السلام نے آیت مباہلہ کے ذریعے ثابت کیا کہ یہ اہل بیت علیہم السلام کی وہ
فضیلت ہے، جو نہ کسی کو پہلے نصیب ہوئی ہے اور نہ کسی کو بعد میں نصیب ہوگی۔اور
آپ علیہ السلام نے آیت مباہلہ کے ذریعے تمام مذاہب کے علماء پر حجت تمام کی۔
یہ ماجرا شہر مرو میں پیش آیا۔مامون کی محفل میں عراق اور خراسان کے علماء
بھی موجود تھے،اور حضرت امام رضا علیہ السلام بھی حاضر تھے۔
مامون نے علماء سے پوچھا، مجھے اس آیت کے متعلق بتاؤ۔
"ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا" سورہ فاطر:32
ترجمہ: پھر ہم نے اپنے چنے ہوئے بندوں کو کتاب ورثے میں دی ہے۔
علماء نے کہا:

آپ علیہ السلام نے انہیں رد کرتے ہوئے فرمایا:

آپ علیہ السلام نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کا قصد کیا ہے،اس کی
دلیل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری جگہ فرمایا:

بنو ولیعہ ٹھیک ہو جائیں ورنہ ان کی طرف اسے بھیجوں گا جو میری طرح
ہے۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کہ جو میری طرح ہے (حضرت علی ابن ابی طالب
علیہما السلام مراد تھے)

پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (انفسنا) سے حضرت علی ابن ابی طالب
علیہما السلام، (ابناءنا) حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور (نساءنا)
سے حضرت زہرا علیہا السلام کا قصد کیا تھا۔

یہ وہ خصوصیت ہے کہ یہ خصوصیت اور فضیلت نہ اہل بیت علیہم السلام سے پہلے
کسی کو ملی ہے اور نہ ہی بعد میں ملے گی۔یہ وہ فضیلت ہے، یہ کسی اور مخلوق کو مل ہی نہیں
سکتی کیونکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نفس علی علیہ السلام کو اپنا نفس قرار دیا
ہے۔(1)

انفسنا،نساءنا،ابناءنا مباہلہ میں

مامون نے کئی مرتبہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام

---

(1) بحار الانوار ج28 ص324۔ بشارۃ المصطفیٰ ص228۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ بات مسلم اور ثابت ہے کہ مخلوقات عالم میں سے کوئی بھی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل نہیں ہے، پس بنا بریں، بحکم خداوندی کے مطابق کوئی مخلوق نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام) سے افضل نہ ہو۔

مامون نے عرض کیا:

شاید (انفسنا) سے مراد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہو۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ کوئی بھی بلانے والا اپنے آپ کو نہیں بلاتا ہے، اور یہ بات عبث ہے کہ اپنے آپ کو بلایا جائے۔ مباہلہ میں یہ دیکھا گیا ہے، کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فقط ایک مرد کو بلایا اور وہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہی ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نفس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یہ خداوند عالم کا ارادہ ہے اور اس نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو نفس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ کر قرآن پاک میں ثبت کر دیا ہے۔(1)

قرآن میں مباہلہ اہل بیت علیہم السلام کے انتخاب کی روشن دلیل

مختلف علماء کے اجتماع میں حضرت امام رضا علیہ السلام نے مذہب حقہ امامیہ شیعہ

---

(1) بحار الانوار 35۔ ص 257۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اثنا عشریہ کو ثابت کیا اور اہل بیت علیہم السلام کی فضیلت تمام مخلوقات پر واضح کی۔آپ علیہ السلام نے آیت مباہلہ کے ذریعے ثابت کیا کہ یہ اہل بیت علیہم السلام کی وہ فضیلت ہے، جو نہ کسی کو پہلے نصیب ہوئی ہے اور نہ کسی کو بعد میں نصیب ہوگی۔اور آپ علیہ السلام نے آیت مباہلہ کے ذریعے تمام مذاہب کے علماء پر حجت تمام کی۔

یہ ماجرا شہر مرو میں پیش آیا۔مامون کی محفل میں عراق اور خراسان کے علماء بھی موجود تھے،اور حضرت امام رضا علیہ السلام بھی حاضر تھے۔

مامون نے علماء سے پوچھا، مجھے اس آیت کے متعلق بتاؤ۔

"ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا"سورہ فاطر:32

ترجمہ: پھر ہم نے اپنے چنے ہوئے بندوں کو کتاب ورثے میں دی ہے۔

علماء نے کہا:

خدا نے پوری امت کے چنے ہوئے لوگوں کا ارادہ کیا ہے۔

مامون نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا:

آپ علیہ السلام اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

میں ان کی طرح نہیں کہوں گا، بلکہ خداوند عالم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترت طاہرہ علیہم السلام کا قصد کیا ہے۔

علماء نے دریافت کیا:

آپ علیہ السلام بتائیں، کیا خدا نے (چنے ہوئے لوگوں) کی تفسیر بیان کی ہے؟

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

باطن قرآن کے علاوہ بارہ مقامات پر ظاہراً بیان کیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے پہلے دو مورد بیان کئے اور پہلے مورد کے بارے میں فرمایا:

یہ اس وقت کی بات ہے جب خداوند عالم نے اپنے چنے ہوئے طاہرین کو مخلوق سے جدا کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ ان پاک اور چنی ہوئی ہستیوں کے ذریعے مباہلہ کرو۔ اور آیت مباہلہ میں فرمایا:

"فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنْ م بَعْدِ مَاجَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ قف ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ" سورہ آل عمران 59-61

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس علم آجانے کے بعد جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بحث کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمادیں، کہ تم اپنے بیٹے بلاؤ ہم اپنے بیٹے بلاتے ہیں، ہم اپنی بیٹی بلاتے ہیں، تم اپنی بیٹیاں بلاؤ، ہم اپنا نفس بلاتے ہیں تم اپنے نفس بلاؤ، پھر ہم مباہلہ کریں گے اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت قرار دیں گے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام، حضرت زہرا علیہا السلام، حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام کو مباہلہ میں ساتھ لے گئے، ان ہستیوں کو اپنے نفس سمجھا، کیا تمہیں معلوم ہے، انفسنا انفسکم کا کیا مطلب ہے؟

علماء نے کہا:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آپ کا قصد کیا ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ علیہ السلام نے انہیں رد کرتے ہوئے فرمایا:

آپ علیہ السلام نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کا قصد کیا ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری جگہ فرمایا:

بنو ولیعہ ٹھیک ہو جائیں ورنہ ان کی طرف اسے بھیجوں گا جو میری طرح ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کہ جو میری طرح ہے (حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام مراد تھے)

پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (انفسنا) سے حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام، (ابناءنا) حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور (نساءنا) سے حضرت زہرا علیہا السلام کا قصد کیا تھا۔

یہ وہ خصوصیت ہے کہ یہ خصوصیت اور فضیلت نہ اہل بیت علیہم السلام سے پہلے کسی کو ملی ہے اور نہ ہی بعد میں ملے گی۔ یہ وہ فضیلت ہے، یہ کسی اور مخلوق کو مل ہی نہیں سکتی کیونکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نفس علی علیہ السلام کو اپنا نفس قرار دیا ہے۔(1)

انفسنا، نساءنا، ابناءنا مباہلہ میں

مامون نے کئی مرتبہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام

(1) بحار الانوار ج28 ص324۔ بشارۃ المصطفیٰ ص228۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی خلافت کے بارے میں مناظرہ کیا، وہ بہت بڑے اہتمام کے ساتھ بڑے بڑے علماء اور دانشمندوں کو بلاتا تھا۔ اور کئی کئی سوالات کرتا تھا۔ حضرت امام رضا علیہ السلام تمام سوالات کے فوراً جواب دیا کرتے تھے۔

ایک دن مامون نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت عالیہ میں عرض کیا:

آپ علیہ السلام کے جد امیر المومنین علیہ السلام کی خلافت کی کیا دلیل ہے؟

حضرت امام رضا علیہ السلام:

آیت مباہلہ میں آپ علیہ السلام نفس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

مامون: اگر (نساءنا) نہ ہوتا!

حضرت امام رضا علیہ السلام:

اگر (ابناءنا) نہ ہوتا۔

مامون خاموش ہو گیا اور اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

یہ احتجاج رمز اور کنایہ کی صورت میں پیش آیا، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے جد امیر المومنین علیہ السلام کی خلافت کی دلیل یہ ہے کہ قرآن پاک نے صراحت کے ساتھ آپ علیہ السلام کو نفس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا ہے، اور خلافت میں کوئی شخص نفس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مقدم نہیں ہو سکتا۔

مامون نے بطور اشارہ کہا کہ (نساءنا) جمع کے صیغے میں آیا ہے، گویا حضرت زہرا علیہا السلام کی یہ کوئی فضیلت نہیں ہے، اور حضرت زہرا علیہا السلام کا مقام دیگر جہات سے ثابت ہے بنابرایں (انفسنا) کی بھی کوئی فضیلت نہیں ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اس مسئلہ کو اشارہ میں سمجھا دیا (ابناءنا) سے مراد فقط حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں۔ یہ خصوصیت منظور نظر تھی، جیسا کہ (ابناء نا) جمع کے صیغے میں آیا، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقط حسنین شریفین علیہما السلام کو ساتھ لے گئے، اور عملی طور پر ثابت کر دیا کہ فقط یہ دو ہستیاں ہی میرے بیٹے ہیں۔

(نساءنا) کے بارے میں بھی عملی طور پر فقط حضرت زہرا علیہا السلام کو ساتھ لے گئے، کہ پوری کائنات میں فقط اسی معظمہ بی بی علیہا السلام میں یہ لیاقت ہے کہ خاندان رسالت کی "مستور" ہے۔

اسی طرح (انفسنا) جمع کے صیغے میں آیا ہے لیکن عملی طور پر میدان مباہلہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقط اکیلے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ساتھ لے گئے تھے، یعنی حضرت علی علیہ السلام کے سوا نفس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کی لیاقت کسی اور میں نہیں تھی۔(1)

اتمام حجت امام علی نقی علیہ السلام با مباہلہ

حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے زمانے میں جب مذہب شیعہ کی بحث ہوتی تو مباہلہ کا ذکر بھی ضرور ہوتا۔

---

(1) المیزان ج 3 ص 229۔ طرائف المقال ج 2 ص 302۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آیت مباہلہ میں انصاف

خداوند عالم کے فرامین نہایت ہی دقیق ہیں اور خدا کے نمائندے چہاردہ معصومین علیہم السلام ہیں۔اوران کے مقام عصمت سے شیعوں کے قلوب کواطمینان ملتا ہے۔

خداوند عالم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ عیسائیوں سے کہیں،تم آؤ،اور انصاف سے کام لو،جو بھی حق قبول یا بیان نہ کرے اس پر لعنت قرار دیں۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے کہ میری بات حق ہے لیکن اس کے باوجود اثبات مطلب سے پہلے نتیجہ کا اعلان نہیں کیا۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

اگر خدا یوں فرماتا (نبتھل فنجعل لعنة الله علیکم) آؤ،مباہلہ کریں اور تمہارے اوپر خدا کی لعنت قرار دیں،تو عیسائی کبھی بھی مباہلہ نہ کرتے،بلکہ مباہلہ کی پیشکش ہی قبول نہ کرتے۔

لیکن خدانے فرمایا ہے(فنجعل لعنة الله علی الکاذبین)ہم جھوٹوں پر خدا کی لعنت قرار دیں۔

در حالانکہ خدا کو علم ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسالت پہنچاتے ہیں،اور یہ ان میں سے نہیں ہیں،اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذاتی طور پر بھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جانتے تھے کہ ہم صادقین ہیں لیکن خدا نے اپنی بات انصاف کے طور پر بیان فرمائی ہے۔(1)

اتمام حجت امام حسن عسکری علیہ السلام با مباہلہ

حضرت امام زمانہ سے پہلے آپ اللہ کی آخری حجت ہیں، آپ علیہ السلام نے مباہلہ کے اسرار ہمہ سے پردہ ہٹایا۔ اگر آپ علیہ السلام موضوع مباہلہ مطرح نہ کرتے لوگ اسے فراموش کر دیتے۔

مباہلہ میں فقط سچے شریک ہوئے

مباہلہ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے واضح کر دیا کہ اہل بیت علیہم السلام سچے ہیں، اور جھوٹے فقط عیسائی ہی نہیں بلکہ ہر وہ شخص جھوٹا ہے، جو اہل بیت علیہم السلام کے مقابلہ میں آئے۔ وہ جھوٹا بھی ہے، اور اللہ کی لعنت جھوٹوں پر ہوتی ہے۔ اس حقیقت قاہرہ کو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے یوں بیان فرمایا ہے۔

مباہلہ کے وقت خدا نے سچوں کو جھوٹوں سے الگ کر دیا، ان کا تعارف کرایا۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی علیہ السلام، زہرا علیہا السلام، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام ہیں اور ان ہستیوں کو سب سے سچا اور سب سے افضل قرار دیا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل ہیں اور حضرت علی علیہ السلام نفس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ جناب زہرا علیہا السلام بھی تمام

---

(1) بحار الانوار ج21 ص342۔ تحف العقول ص476۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مخلوقات عالم سے افضل ہیں، حضرت امام حسن علیہ السلام، حضرت امام حسین علیہ السلام جوانان جنت کے سردار ہیں۔(1)

اصحاب معصومین علیہم السلام نے بھی مباہلہ کے ذریعے اتمام حجت کی

اصحاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مباہلہ کے عینی گواہ تھے اور انہوں نے اہل بیت علیہم السلام کی فضیلت کو خود درک کیا۔اس کے بعد معصومین علیہم السلام کے اصحاب نے مقام عصمت وطہارت کے مباہلہ کے واقعات کا بغور مطالعہ کیا اور لوگوں پر حجت قائم کی اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی بات موثر ہے۔اور وہ درج ذیل ہیں۔

حذیفہ، جابر، ابن عباس، ابوسعید خدری، ابن ابی سلمہ اور یحیٰی بن یعمر نے مباہلہ کے ذریعے حجاج کے سامنے حجت تمام کی۔

جناب حذیفہ: اگر مباہلہ کرتے کبھی بھی کامیاب نہ ہوتے

جناب حذیفہ یمانی سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی حقانیت کے اثبات میں کئی احادیث نقل ہوئی ہیں۔اور وہ میدان میں بھی خود حاضر تھے اور انہوں نے کہا ہے کہ:

عاقب اور سید نجران سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مباہلہ

---

(1) بحار الانوار ج37 ص49۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرنے کے لئے آئے تھے۔انہوں نے ایک دوسرے سے کہا،مباہلہ نہ کرنا اگر مباہلہ کرو گے تو ہماری نسل کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔(1)

جناب جابر: (انفسنا) پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام ہیں

جناب جابر ابن عبداللہ انصاری حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باوفا صحابی ہیں، آپ نے طولانی عمر پائی اور آپ نے تمام عمر خاندان رسالت کے ساتھ وفاداری اوران کی اطاعت میں گزاری۔آپ چہلم کے دن حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر اطہر پر آئے اور کہا:

یہ حسین علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند ہیں۔مباہلہ کے دن ان کا ہاتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں تھا۔

مباہلہ کی روایت اس قدر واضح ہے کہ کہا جاتا ہے۔

(انفسنا) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

(ابناءنا) حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام ہیں۔

(نساءنا) حضرت زہرا علیہا السلام ہیں۔(2)

---

(1) صحیح بخاری ج5ص120۔

(2) بحارالانوار ج21ص343۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب ابن عباس: مباہلہ میں علی علیہ السلام فاطمہ علیہا السلام حسنین علیہما السلام

ابن عباس نے بچپن سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر سایہ پرورش پائی اور واقعہ مباہلہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ان سے دریافت کیا گیا، کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مباہلہ میں کن ہستیوں کو ساتھ لائے تھے؟

ابن عباس نے فرمایا:

حضرت علی علیہ السلام، حضرت زہرا علیہا السلام، حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو ساتھ لائے تھے۔

اور آیت میں (انفسنا) سے مراد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب علی علیہ السلام ہیں۔(جناب امیر علیہ السلام نفس پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔)

ابن عباس نے دوسرے مقام پر فرمایا

جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام، جناب فاطمہ علیہا السلام، جناب حسن علیہ السلام اور جناب حسین علیہ السلام کو بلایا۔ان کے دست مبارک تھام کر فرمایا:

جب ہم دعا کریں تو تم نے (آمین) کہنا ہے۔

اہل نجران نے مباہلہ نہ کیا، اپنی ذلت کا اقرار کر لیا اور جزیہ دینا بھی قبول کر لیا۔(1)

---

(1) بحار الانوار ج21 ص339۔احقاق الحق ج33 ص21۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن عائشہ: علی علیہ السلام نفس پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

بعض اصحاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ کوشش تھی کہ چہاردہ معصومین علیہم السلام کا مقام دیگر افراد سے ممتاز اور جداگانہ ہے تو انہیں دیگر لوگوں کے ساتھ شمار نہیں کرنا چاہیے۔ اس بات کا ایک نمونہ بصرہ کی ایک محفل میں پیش آیا۔

محمد بن عائشہ کی محفل میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر پوچھا:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سب سے افضل کون ہیں؟

ابن عائشہ نے چند لوگوں کے نام لئے، لیکن جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا نام نامی نہ لیا۔

اس شخص نے پوچھا:

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام؟

ابن عائشہ نے کہا:

تو نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پوچھا ہے یا نفس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں؟

اس نے کہا:

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں۔

محمد بن عائشہ نے کہا:

خداوند عالم نے فرمایا ہے:

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ كُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآئَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ قف ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ" سورہ آل عمران:59-61

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس علم آجانے کے بعد جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بحث کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمادیں، کہ تم اپنے بیٹے بلاؤ ہم اپنے بیٹے بلاتے ہیں، ہم اپنی بیٹی بلاتے ہیں، تم اپنی بیٹیاں بلاؤ، ہم اپنا نفس بلاتے ہیں تم اپنے نفس بلاؤ، پھر ہم مباہلہ کریں گے اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت قرار دیں گے۔

حضرت علی علیہ السلام نفس رسول ہیں۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نفس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح ہوں۔(1)

ابوسعید، ابن ابی سلمہ: مباہلہ اسلام کی سند

ابوسعید خدری، عمر بن ابی سلمہ نے داستان مباہلہ کو تفصیل کے ساتھ نقل کیا۔ اس سے بہت بڑی حجت تمام ہوئی، اور اس کو بطور اسناد شیعہ اپنی ملت کے لئے چھوڑا ہے۔(2)

---

(1) اسرار مباہلہ ص226-227۔

(2) بحارالانوار ج26 ص310۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زید بن علی: عسائیوں نے اپنے الفاظ واپس لے لیے

جناب زید علیہ السلام حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے فرزند نے نسبتاً داستان مباہلہ کو نقل فرمایا ہے۔ جب صبح کے وقت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جناب علی علیہ السلام، جناب زہرا علیہا السلام، جناب حسن علیہ السلام اور جناب حسین علیہ السلام کے ساتھ میدان مباہلہ میں تشریف لائے تو عیسائیوں نے اپنے الفاظ واپس لے لیے۔(1)

یحیٰ بن یعمر: مباہلہ دلیل ہے کہ نسل پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت زہرا علیہا السلام سے ہے

اگر حجاج ثقفی جیسا سفاک اور شیعہ کا دشمن مباہلہ کا اقرار کرے تو یہ شیعان حیدر کرار علیہ السلام کے لئے فخر کی بات ہے، اور یہ بھی اس وقت کہ جب اس نے ایک شیعہ کو قتل کرنے کے لئے اپنے جلاد کے سپرد کیا ہوا ہے۔ شیعہ باطل کے سامنے حق گوئی سے کبھی نہیں ڈرے ہیں۔ اور وہ اپنا عقیدہ بڑے اطمینان کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

شعبی کا کہنا ہے کہ میں عید قربان کے دن عراق کے شہر واسط میں حجاج کے

(1) الاغانی ج12ص5-6۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساتھ تھا۔ نماز عید کے بعد اس نے مجھے بلا کر کہا:

آج عید قربان کا دن ہے، میرا دل چاہتا ہے کہ آج عراق کے ایک آدمی کو قتل کروں، اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ تم موجود رہو، تا کہ اس کی گفتگو سنو، تا کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اس کے بارے میں کیا ٹھیک ہے۔ اس کے بعد اس نے حکم دیا ایک بساط بچھائی جائے اور جلاد کو حاضر کیا جائے۔

حجاج نے یحییٰ بن یعمر سے دریافت کیا، تم کیسے گمان کرتے ہو کہ حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ہیں؟

یحییٰ بن یعمر نے کہا، کتاب خدا سے۔

حجاج:

اس آیت سے؟

"فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْهِ مِنْ م بَعْدِ مَاجَآءَ کَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ کُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآئَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ قف ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ "سورہ آل عمران 59-61

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس علم آ جانے کے بعد جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بحث کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما دیں، کہ تم اپنے بیٹے بلاؤ ہم اپنے بیٹے بلاتے ہیں، ہم اپنی بیٹی بلاتے ہیں، تم اپنی بیٹیاں بلاؤ، ہم اپنا نفس بلاتے ہیں تم اپنے نفس بلاؤ، پھر ہم مباہلہ کریں گے اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت قرار دیں گے۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مباہلہ کے لئے تشریف لائے تو آپ کے ہمراہ حضرت علی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(ع)، حضرت زہرا علیہا السلام، حضرت حسن (ع) اور حضرت حسین (ع) تھے۔

یحییٰ بن یعمر :

خدا کی قسم! یہ آیت میرے عقیدہ پر محکم دلیل ہے، لیکن میں اس کے ذریعے اپنے مدعا کے لئے استدلال نہیں کرتا۔

حجاج کا رنگ زرد ہو گیا اور اس نے سر جھکا لیا تھوڑی دیر کے بعد یحییٰ بن یعمر سے کہا:

اگر قرآن پاک میں اس موضوع پر کوئی اور آیت لے آؤ تو تمہیں دس ہزار درہم انعام دوں گا۔

یحییٰ بن یعمر :

مجھے یہ بتاؤ! داؤد (ع) اور سلیمان (ع) حضرت ابراہیم (ع) کی اولاد ہیں؟

حجاج:

جی ہاں۔

یحییٰ بن یعمر :

داؤد (ع) اور سلیمان (ع) کے بعد خدا نے کس کا نام لیا ہے کہ یہ حضرت ابراہیم (ع) کی اولاد ہیں؟

حجاج نے آیت کا باقی حصہ پڑھا۔

"وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ط وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ☆

سورہ انعام:84

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترجمہ: ایوب علیہ السلام، یوسف علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام اور اسی طرح ہم محسنین کو جزا دیتے ہیں۔

یحییٰ بن یعمر:

یہ بتاؤ ان کے بعد کسی اور کا نام لیا ہے؟

حجاج نے آیت کا باقی حصہ پڑھا۔

"وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيسٰى وَإِلْيَاسَ ط كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِينَ ☆" سورہ انعام:85

ترجمہ: اور زکریا علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام، یہ سب خدا کے نیک بندوں سے ہیں۔

عیسیٰ علیہ السلام اولاد ابراہیم علیہ السلام میں سے ہیں، درحالانکہ آپ علیہ السلام کے والد نہیں ہیں؟

حجاج:

اپنی مادر گرامی حضرت مریم علیہا السلام کی طرف سے۔

یحییٰ بن یعمر:

مجھے یہ بتاؤ مریم علیہا السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قریب تر ہیں یا حضرت زہرا علیہا السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ترین ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک ترین ہیں یا حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک تر ہیں؟

حجاج بالکل خاموش ہو گیا، گویا اس کے گلے میں پتھر پھنس گیا ہے۔ اس نے کہا:

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسے آزاد کر دیا جائے اور دس ہزار درہم بھی دیے جائیں اور اسے مبارک ہو۔ درحالانکہ یحییٰ بن بحر پر سخت غضبناک تھا، لیکن وہ بول بھی نہیں سکتا تھا، محفل برخاست ہوگئی۔(1)

اغیار اہل بیت علیہم السلام اور مباہلہ

اہل بیت اطہار علیہم السلام کے دشمنوں کی ہر چند کوشش رہی ہے کہ ان کے فضائل کو چھپایا جائے لیکن "مباہلہ "اس قدر واضح ہے۔ اسے اغیار نے چھپانے کی سعی لاحاصل نہیں کی ہے۔ مباہلہ مشہور، قطعی اور واقعی حقیقت ہے کہ اغیار اہل بیت علیہم السلام نے بھی اس کا اقرار کیا ہے۔ مباہلہ ان کے اوپر اہم حجت ہے اور ہمارے یقین کے اضافہ کا سبب ہے۔

سعد بن ابی وقاص: مباہلہ میں اہل بیت علیہم السلام معلوم ہو گئے

سعد بن ابی وقاص حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے دوست نہیں ہیں۔ بلکہ وہ معاویہ کے بہت گہرے دوست ہیں۔ ایک مرتبہ معاویہ نے سعد سے کہا:

تم حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ناسزا کیوں نہیں کہتے ہو؟ اس نے معاویہ کی بات نہ مانی، بلکہ مباہلہ کو شاہد کے طور پیش کیا۔

ایک مرتبہ معاویہ نے کہا اس کی کیا وجہ ہے کہ تم ابوتراب علیہ السلام کی شان میں

---

(1) بحار الانوار ج 10 ص 147۔ کنز الفوائد 167۔ شرح الاخبار ج 3 ص 93۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ناسزا الفاظ کیوں استعمال نہیں کرتے۔

سعد نے کہا:

اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کی تین فضیلتیں بیان کی ہیں، اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام، حضرت زہرا علیہا السلام، حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

"یہ میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں"

عبداللہ بن عمر: علی علیہ السلام کا گھرانہ اہل بیت علیہم السلام پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

عبداللہ بن عمر کا کہنا ہے کہ، جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام، حضرت زہرا علیہا السلام، حضرت حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کو مباہلہ کے لئے بلایا اور فرمایا:

خدایا! یہ میرا خاندان اہل بیت علیہم السلام ہیں (1)

(1) بحار الانوار ج 21 ص 340-342۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسن بصری: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار ہستیوں کے ساتھ مباہلہ کے لئے آئے

حسن بصری کا کہنا ہے کہ صبح کے وقت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مباہلہ کے لئے تشریف لائے درحالانکہ حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے حضرت زہرا علیہا السلام تھیں اور حضرت علی علیہ السلام حضرت زہرا علیہا السلام کے آگے تھے۔

اسقف اعظم نے پوچھا:

یہ کون ہیں؟

اسے جواب دیا گیا:

یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد ہیں۔ یہ بچے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے ہیں۔ اور یہ معظمہ مستور علیہا السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لخت جگر حضرت زہرا علیہا السلام ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے اور دوزانو تشریف فرما ہوئے، تو اسقف نے کہا مباہلہ کے وقت انبیاء علیہم السلام اسی طرح بیٹھتے ہیں، اس لئے انہوں نے مباہلہ نہ کیا۔(1)

---

(1) بحارالانوار ج21 ص338۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شعبی: نجرانیوں نے مباہلہ نہ کیا

شعبی کا کہنا ہے کہ عاقب اور سید، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے قبول نہ کی۔

صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام، حضرت حسن علیہ السلام حضرت حسین علیہ السلام کو ہاتھ پکڑے ساتھ لائے درحالانکہ حضرت زہرا علیہا السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سید اور عاقب سے فرمایا:

آؤ! یہ حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام (ابناء نا) ہیں، (نساء نا) حضرت فاطمہ علیہا السلام اور (انفسنا) حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام ہیں۔

سید اور عاقب نے عرض کیا:

ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مباہلہ نہیں کریں گے۔(1)

شہر بن حوشب: اہل بیت علیہم السلام کی وجہ سے نجرانیوں نے مباہلہ نہ کیا

شہر بن حوشب شیعہ علماء دین سے نہیں ہیں۔ آیت مباہلہ کے بارے میں

---

(1) بحار الانوار ج21 ص347۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان کا یہ اقرار کہ (انفسنا) حضرت امیر المومنین علیہ السلام، (ابناء نا) حضرات حسنین علیہما السلام اور (نساء نا) حضرت زہرا علیہا السلام، یہ ہمارے عقائد حقہ کی دلیل ہے۔

ان کا کہنا ہے:

عبد المسیح، اس کا بیٹا، عاقب، اس کا بھائی اور چالیس دیگر عیسائی علماء آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں گفتگو کی، یہاں تک کہ بات مباہلہ تک چلی گئی۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن علیہ السلام و حضرت حسین علیہ السلام، حضرت علی علیہ السلام اور حضرت زہرا علیہا السلام کو بلایا، حضرت حسن علیہ السلام کو دائیں ہاتھ کے ساتھ، حضرت حسین علیہ السلام کو بائیں ہاتھ کے ساتھ، حضرت علی علیہ السلام کو اپنے سامنے اور حضرت زہرا علیہا السلام کو اپنے پیچھے لے چلے۔ اور فرمایا، یہ میرے (ابناء نا اور انفسنا) ہیں تم بھی ان کی مثل لاؤ۔

عاقب فوراً اپنے دوستوں کے پاس آیا اور کہا:

تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ مرد عظیم کے ساتھ مباہلہ نہ کرنا .... ورنہ ایک سال کے اندر تمہارا ایک فرد بھی باقی نہیں بچے گا۔ اس وجہ سے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صلح کر لی۔(1)

---

(1) بحارالانوار ج21 ص349۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نجران میں حضرت امام حسین علیہ السلام کا نام

نجران میں کئی تعجب آمیز واقعات رونما ہوئے ہیں ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ وہاں پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نوشتہ پایا گیا تھا کہ خدا یہ چاہتا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے پہلے سب لوگ نام حسین علیہ السلام سے آشنا ہو جائیں، اور تعارف حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعے انجام پائے، تا کہ سب لوگوں کے لئے حجت ہو۔ وہاں عیسائیوں کو ایک لوح ملی اور وہ اسے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائے، سب لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ امت محمد حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے گی۔

اس کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ اہل نجران میں سے ایک عیسائی نے ایک جگہ کو کھودا تو اسے سونے کی ایک لوح ملی جس کے اوپر درج ذیل عبارت مرقوم تھی:

"اترجو امة قتلت حسيناً

شفاعة جده يوم الحساب

كتب ابراهيم خليل الله"

ترجمہ: کیا حسین علیہ السلام کو قتل کرنے والی امت اس کے جد کی شفاعت کی امید رکھتی ہے؟ یہ عبارت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ نے تحریر فرمائی ہے۔

دو آدمی نجران سے مدینہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تحریر کردہ یہ عبارت پڑھی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رو کر فرمایا:

"جس نے مجھے اور میری عترت کو اذیت دی، اسے میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔"(1)

اہل نجران کا آیت قرآن کے بارے میں سوال

حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں۔حضرت ہارون علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کے درمیان تقریباً دو ہزار سال کا فاصلہ ہے۔اس لئے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی نجران گئے تو اہل نجران نے دریافت کیا:

قرآن مجید میں حضرت مریم علیہا السلام کو کیوں (یا اخت ھارون) اے ہارون علیہ السلام کی بہن کہہ کر پکارا گیا؟ درحالانکہ حضرت ہارون علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام میں بہت زیادہ فاصلہ ہے۔

اس صحابی نے مدینہ آکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس سوال کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حضرت مریم علیہا السلام کے بھائی کا نام ہارون علیہ السلام تھا کیونکہ وہ اپنے نام انبیاء کے ناموں پر رکھتے تھے، یہاں پر ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی مراد نہیں ہیں۔(2)

---

(1) بحار الانوار ج45 ص305۔ اسرار الشہادہ ص93۔

(2) سعد السعود ص221۔ البدایہ والنہایہ ج2 ص67۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہل نجران رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے وقت

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کی خبر نجران پہنچی تو جو بعض لوگ مسلمان ہو چکے تھے، انہوں نے دوبارہ اپنے سابقہ دین پر لوٹ جانے کا ارادہ کرلیا۔ عبدالحارث بن انس جو کہ بزرگان میں سے تھا اس نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا:

جو تمہیں اسلام پر ثابت قدم رہنے کا حکم دے وہ تمہارا وفادار اور احساس مند ہے اور جو تمہیں یہ مشورہ دے کہ تم اپنے سابقہ دین پر لوٹ جاؤ تو اس نے تم سے خیانت کی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی امانت تھے اور اب ان کا وصال ہو گیا ہے۔ ہم مذحج قبیلہ کے بزرگ ہیں، اور ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر ہیں ہم اس بات کے قائل ہیں کہ جس شے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع کریں وہ حرام ہے اور جس چیز کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم دیں وہ حکم خدا ہے۔(1)

نجران میں اصحاب اخدود کے ہاتھوں قتل ہونے والوں کی قبریں ظاہر ہوئیں

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور سے کئی سو سال پہلے سرزمین نجران پر

(1) الاصابہ ج4 ص279۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خدا پرست رہتے تھے، جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر تھے۔ دوسرے علاقوں سے یہودی آئے اور انہوں نے خدا پرستوں سے کہا کہ تم اپنا دین چھوڑ دو، لیکن یہ بات عیسائیوں نے قبول نہ کی۔

یہودیوں نے کچھ خدا پرستوں کو آگ میں جلا دیا اور بعض کو قتل کر دیا۔ خداوند عالم نے قرآن پاک میں خدا پرستوں کے قاتلوں کو (اصحاب اخدود) کہا ہے، ارشاد ہے۔

"النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ☆ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ" ☆ وَهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ" "سورہ بروج:4-7

ترجمہ: ملعون ہوئے گڑھے (کھودنے) والے بھڑکتی آگ والے جب وہ اس (کے کنارے) پر بیٹھے تھے اور وہ ایمان والوں کے ساتھ جو کچھ کر رہے تھے مشاہدہ کرتے ہوئے اس پر حاضر تھے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ان عیسائیوں کے آثار زمین سے نمودار ہوئے اور پورا واقعہ یہ ہے:

عمر بن خطاب کی خلافت کے زمانے میں اہل نجران میں سے ایک شخص نے اپنے کام کے لئے زمین کھودی اچانک اسے (عبداللہ بن ثامر) کی قبر نظر آئی۔ وہ ان کا رئیس تھا جنہیں اصحاب اخدود نے قتل کیا تھا۔

اس کا جنازہ اس حالت میں ملا کہ وہ بیٹھا ہوا تھا اور اس نے ہاتھ سر والے زخم پر رکھا ہوا تھا، جب ان لوگوں نے اس کا ہاتھ زخم سے ہٹایا تو اس کے سر سے خون

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جاری ہو گیا، جب انہوں نے اس کا ہاتھ سر پر رکھا تو خون رک گیا، اس کے ہاتھ میں انگوٹھی تھی اور اس کے اوپر درج ذیل عبارت منقوش تھی:

(ربی اللہ) اللہ میرا پروردگا ہے۔(1)

اسقف نجران نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے اعتقادی سوالات پوچھے

ایک مرتبہ اسقف نجران ایک جماعت کے ساتھ عمر بن خطاب کے پاس آیا درحالانکہ وہ خوبصورت اور صاحب ہیبت بزرگ تھا۔ عمر بن خطاب نے انہیں دین مبین اسلام کی دعوت دی اور اسلام کے فضائل بھی بیان کئے، جو نعمات مسلمانوں کے پاس تھیں ان کا ذکر بھی کیا۔

اسقف بزرگ نے خلیفۃ المسلمین سے کہا:

کیا آپ نے اپنی کتاب میں نہیں پڑھا کہ جنت زمین اور آسمان کے برابر ہے؟ پس جہنم کیا ہے؟

عمر بن خطاب خاموش ہو گئے، اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت عالیہ میں عرض کیا:

آپ علیہ السلام اسے بتائیں۔

---

(1) تاریخ طبری ج1 ص546۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت امیر المومنین علیہ السلام:

میں تمہیں بتا تا ہوں! کیا تم جانتے ہو جب رات آتی ہے دن کہاں جاتا ہے؟ جب دن آتا ہے رات کہاں جاتی ہے؟

اسقف:

آج تک مجھے کسی نے اس مسئلہ کا جواب نہیں بتایا تھا، اے عمر! یہ جوان کون ہے؟

خلیفۃ المسلمین:

یہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد اور چچازاد بھائی، حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام کے والد گرامی ہیں۔

اسقف:

اے عمر! وہ جگہ بتاؤ جہاں سورج کی کرنیں فقط ایک مرتبہ پڑی ہیں؟ نہ کبھی اس سے پہلے پڑیں ہیں اور نہ ہی بعد میں؟

خلیفۃ المسلمین عمر:

اس جوان سے پوچھو۔

اسقف:

یا امیر المومنین علیہ السلام! آپ علیہ السلام عنایت فرمائیں۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام:

یہ اس دریا کی جگہ ہے جب دریا نے بنی اسرائیل کو رستہ دیا تھا، سورج کی کرنیں اس جگہ نہ پہلے پڑی تھیں اور نہ ہی اس کے بعد۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسقف:

اس شے کے بارے میں بتاؤ جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے اور وہ جنت کے پھلوں کی طرح ہے؟

خلیفۃ المسلمین عمر:

اس جوان سے دریافت کرو۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام:

وہ قرآن پاک ہے لوگ اس سے اپنی حاجات طلب کریں گے، اور اس سے کچھ بھی کم نہیں ہوگا۔ اس وجہ سے یہ بہشت کے پھلوں کی مانند ہے۔ (کیونکہ جنت کے پھل کھانے سے کم نہیں ہوں گے)

اسقف:

آپ علیہ السلام نے سچ فرمایا، مجھے یہ بتایئے کیا آسمان کے قفل (تالے) ہیں؟

حضرت امیر المومنین علیہ السلام:

اللہ کے ساتھ شرک کرنا آسمان کا قفل ہے۔

اسقف:

یہ بتایئے خداوند عالم کہاں ہے؟

اس بات پر جناب عمر ناراض ہو گئے، حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

میں جواب دیتا ہوں، جو کچھ پوچھنا چاہو، پوچھو!

حضرت امیر المومنین علیہ السلام:

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک فرشتہ آیا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کہاں سے آرہے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ ساتویں آسمان سے خدا کی طرف سے۔ پھر ایک اور فرشتہ آیا، اس نے سلام عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کہاں سے آرہے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ ساتویں زمین سے مشرق سے خدا کے قرب سے۔ اس کے بعد تیسرا فرشتہ آیا، چوتھا مغرب سے آیا انہوں نے بھی سلام کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بھی دریافت فرمایا کہ تم کہاں سے آرہے ہو؟ انہوں نے اسی طرح جواب دیا جس طرح پہلے ملائکہ جواب دے چکے تھے، پس خداوند عالم، یہاں، وہاں، آسمان اور زمین پر ہے، ہر شے کا معبود ہے اور ہر جگہ موجود ہے۔(1)

ماجرا اصحاب اخدود از لسان حضرت امیر المومنین علیہ السلام

اہل نجران کا ایک اسقف حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا، آپ علیہ السلام نے اس سے اصحاب اخدود کے بارے میں سوال کیا، کیونکہ یہ واقعہ اہل نجران کی سرزمین سے مربوط تھا، اس نے مطالب بیان کئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

حقیقت حال اس طرح نہیں ہے جس طرح تم نے بیان کی ہے، سنو میں

---

(1) الغدیر ج6 ص342۔ البیان الکلی ج3 ص255-257۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمہیں بتاتا ہوں کہ واقعیت کیا ہے؟

خداوند عالم نے حبشہ میں ایک نبی مبعوث فرمایا، لوگوں نے اس کی تکذیب کی، اس نے اپنے اصحاب کے ساتھ لوگوں سے جنگ کی تو مغلوب ہو گئے۔ اس کے کچھ پیروکار شہید ہو گئے اور بعض نبی کے ساتھ اسیر ہو گئے۔ ان میں بچے اور عورتیں بھی شامل تھیں۔ لوگوں نے ایک بہت بڑا گڑھا کھودا اور اس میں آگ جلائی۔ اور اس نبی کے پیروکاروں سے کہا گیا، اگر تم یہ دین چھوڑ کر ہمارے دین پر آ جاؤ تو تمہیں نجات ہے ورنہ اس آگ میں چلے جاؤ اور جو کوئی آگ میں نہ جاتا اسے تلواروں سے مار کر آگ میں ڈال دیا جاتا۔ اس نبی کے کسی بھی ماننے والے نے اپنا دین نہ چھوڑا اور وہ سارے کے سارے آگ میں جلائے گئے۔

ایک عورت کا ایک ماہ کا بچہ تھا جب وہ آگ میں جانے لگی تو بچہ پر اس کو رحم آیا، تو بچہ قدرت خدا سے گویا ہوا اور اس نے کہا:

میری ماں! تم مت ڈرو، مجھے بھی اپنے ساتھ آگ میں لے چلو۔ یہ (قربانی) خدا کی راہ میں کم ہے۔ اس نے بیٹے سمیت آگ میں چھلانگ لگا دی۔(1)

(1) بحارالانوار ج14 ص439۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

راہب اور راہبۂ نجران کا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ذریعے اسلام قبول کرنا

ایک راہب اور راہبہ نجران کے ایک گرجے میں رہائش پذیر تھے، انہوں نے جو کچھ آسمانی کتابوں میں پڑھا تو اس کی جستجو کے لئے بہت زیادہ سفر کئے حتیٰ کہ ہندوستان بھی آئے، اس داستان سے ہمارے عقائد میں لطیف وظریف نکات کا اضافہ ہوگا۔

یعقوب بن جعفر کا کہنا ہے کہ میں مدینہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت عالیہ میں حاضر تھا، کہ اہل نجران کے ایک راہب اور راہبہ نے اذن دخول طلب کیا۔ آپ علیہ السلام نے دوسرے دن کسی اور جگہ ملاقات کا وقت دیا۔

دوسرے دن آپ علیہ السلام نے حکم دیا کہ محل موعود میں چند چٹائیاں بچھائی جائیں۔ وہ راہب اور راہبہ آگئے اور آپ علیہ السلام کی خدمت عالیہ میں بڑے ادب سے بیٹھ گئے۔ پہلے راہبہ نے اپنے سوالات بیان کئے، اور دیگر بھی بہت زیادہ مطالب پوچھے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے راہبہ سے چند سوال پوچھے لیکن وہ ان کا جواب نہ دے پائی اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔

اس کے بعد راہب نے کئی سوال پوچھے اور آپ علیہ السلام نے تمام سوالات کے شافی جواب دیئے۔ پھر راہب نے اپنی داستان یوں بیان کی:

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں اپنے دین میں بہت پکا اور مضبوط تھا۔ پوری کائنات کے عیسائیوں میں کوئی بھی میرے پائے کا عالم نہیں ہے۔ میں نے سنا کہ ہندوستان میں ایک آدمی ہے جب وہ ارادہ کرتا ہے تو بیت المقدس تک چلا جاتا ہے اور ایک ہی دن میں اپنے گھر واپس بھی آجاتا ہے۔

میں نے لوگوں سے دریافت کیا ہندوستان میں اس کا گھر کس علاقہ میں ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ (سبذ ان) میں رہتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ وہ اس مقام پر کیسے پہنچا ہے؟ بتایا گیا کہ وہ اس اسم کا عالم ہے جو آصف بن برخیاہ کے پاس تھا اور اس نے اسی علم کے ذریعے ملک سباء سے تخت بلقیس منگوایا تھا، اور آصف کی داستان تمہاری کتاب قرآن پاک اور ہماری کتابوں میں بھی ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

خدا کے کتنے نام ہیں کہ جب اس کو ان ناموں کے ذریعے پکارا جائے تو دعا رد نہیں ہوتی؟

راہب نجران:

بہت زیادہ اسم ہیں، لیکن وہ اسم کہ جس کے ذکر سے دعا رد نہیں ہوتی وہ سات اسماء ہیں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

ہندی کا واقعہ پورا کرو۔

راہب نجران:

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں نے یہ نام سنے ہوئے ہیں، لیکن ان کے باطن اور شرح کے بارے میں کچھ نہیں جانتا، اور مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ ان کے ذریعے کیسے دعا مانگی جاتی ہے؟ اس لئے میں نجران سے یمن اور یمن سے ہندوستان کے شہر (سبذ ان) گیا۔

ہندوستان پہنچنے کے بعد اس آدمی کے بارے میں پوچھا، تو بتایا گیا کہ وہ ایک پہاڑ کے اوپر عبادت خانہ میں رہتا ہے اور اسے سال میں فقط دو مرتبہ دیکھا جا سکتا ہے۔

ہندوستانیوں کا گمان ہے کہ وہاں اس کے عبادت خانہ میں خدا نے پانی کا چشمہ جاری کیا ہوا ہے۔ اس کی زراعت اور فصلیں بغیر کسی کام کرنے والے کے پیدا ہوتی ہیں۔ میں اس کے گھر کے دروازے پر پہنچا اور تین دن دروازہ پہ رکا رہا۔ نہ میں نے دق الباب کیا اور نہ ہی دروازہ کھولا۔

تیسرے دن خدا نے دروازہ کھولا۔ اور وہ بھی یوں کہ ایک گائے کے اوپر لکڑیاں لدی ہوئی تھیں۔ درحالانکہ اس کے تھن زمین پر لگے ہوئے تھے نزدیک تھا کہ اس کے تھنوں سے دودھ نکل آئے، اس گائے نے دروازہ پر زور دیا تو دروازہ کھل گیا، اور میں اندر چلا گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی کھڑا ہے، اور وہ کبھی آسمان کو دیکھ کے روتا اور کبھی زمین کو دیکھ کر اشک بہاتا، کبھی پہاڑوں کو دیکھ کر روتا ہے، میں نے اس سے کہا:

"سبحان اللہ! زمانے میں آپ کی طرح بہت کم لوگ ہیں"

اس نے کہا:

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

خدا کی قسم! میں کچھ بھی نہیں ہوں مگر ایک آدمی کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہوں۔ اس کو میں نے اس کے شہر میں چھوڑا ہے اور میں یہاں آ گیا ہوں۔

میں نے اس سے کہا کہ مجھے بتاؤ کہ تمہارے پاس اللہ کا کوئی اسم ہے؟ جس کے ذریعے ایک دن میں بیت المقدس جا کر پھر واپس بھی آ جاتے ہو؟

اس نے کہا، کیا تم "بیت المقدس" کو جانتے ہو؟

میں نے کہا، میں فقط اس "بیت المقدس" کو جانتا ہوں جو شام میں ہے۔

اس نے کہا، وہ "بیت المقدس" نہیں ہے بلکہ وہ "البیت المقدس" ہے۔

میں نے کہا، میں نے آج تک "بیت المقدس" سنا تھا۔

اس نے کہا بیت المقدس آل محمد علیہم السلام کا گھر ہے۔

اس نے کہا، وہاں انبیاء کے محراب ہیں، اور وہاں (حظیرۃ المحاریب) بھی ہے۔

کہا گیا، جو فاصلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان تھا اس میں بلائیں نزدیک ہو گئیں، .... اس کو تبدیل کیا گیا، وہاں سے اسماء کو بھی منتقل کیا گیا، اور یہ وہی خدا کا کلام ہے کہ فرمایا:

"باطن آل محمد علیہم السلام کے ساتھ مربوط ہے۔"

اور ناموں کے ظاہر سے تم اور تمہارے اجداد فائدے حاصل کر سکتے تھے، ....

میں نے اس آدمی سے کہا:

میں بہت دور سے تمہارے پاس آیا ہوں، میں نے کئی دریا عبور کیے

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہیں، کٹھن اور مشکل سفر کی صعوبتیں برداشت کی ہیں، لیکن میں اپنی مراد حاصل کرنے سے مایوس نہیں ہوں۔

اس نے کہا:

میں دیکھ رہا ہوں جب تیری ماں کے شکم میں تو نے استقرار کیا، خدا کا ایک محترم فرشتہ اس کے پاس آیا، جب تیرے باپ نے تیری ماں سے ملنے کا ارادہ کیا، تو اس نے غسل کیا، طہارت کی حالت میں اس سے ملا اور اس نے بیداری کی حالت میں انجیل کی مفتاح چہارم کی تلاوت کی۔ (اسی مفتاح میں پنجتن پاک علیہم السلام کا ذکر ہے) اس لئے تم سعادت مند اور عاقبت باخیر ہو۔ جس راستہ سے آئے ہو اسی سے واپس اس شہر چلے جاؤ، جہاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سکونت پذیر تھے اور اس شہر کا نام (طیبہ) ہے، جاہلیت کے دور میں اس کا نام (یثرب) تھا، وہاں (بقیع) چلے جانا، اور وہاں سے مروان کا گھر پوچھنا۔ اس گھر میں جا کر تین دن قیام کرنا۔ پھر ایک سیاہ رنگ والے شخص جو کہ اس گھر کے دروازے پر بیٹھ کر چٹائی بناتا ہے، سے دریافت کرنا اور اس سے ارتباط رکھنا اور اس سے کہنا:

تیرے اس ہمنشین نے مجھے بھیجا ہے جو تیرے ساتھ اس گھر میں رہتا تھا، جس میں چار چھوٹی لکڑیاں تھیں، اور وہ گھر کے ایک گوشہ میں رہتا تھا، پھر اس سے (فلاں ابن فلاں یعنی حضرت موسیٰ ابن جعفر علیہما السلام) کے بارے میں پوچھنا، اس سے دریافت کرنا کہ آپ کا کون سا محلہ ہے، اور کس وقت وہاں سے گزرتے ہیں، تاکہ وہ تیرے لئے آپ کی توصیف کرے، میں بھی تیرے لئے اس کے خصائل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وشمائل بیان کرتا ہوں۔

میں نے اس سے کہا:

جب میں ان کی زیارت کروں تو کیا کہوں؟

اس نے کہا کہ جو کچھ واقع ہو چکا ہے یا واقع ہوگا، معارف دین کے بارے میں ان سے دریافت کرنا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے راہب سے کہا، وہ ہندی مرد تیرا ہمدرد ہے، اور اس نے تم سے ٹھیک کہا ہے۔

راہب نجرانی:

میں آپ علیہ السلام پر قربان ہو جاؤں، اس کا کیا نام ہے؟

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

اس کا نام (متم بن فیروز) ہے اور اس کی زبان فارسی ہے، وہ خداوند لاشریک پر ایمان لایا ہے، اور وہ اخلاص اور یقین کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتا ہے، جب وہ اپنی قوم سے ڈرا تو وہ بھاگ گیا۔ اس لئے خدا نے اسے حکمت عطا کی ہے اور اس کی ہدایت کی اور خداوند عالم نے اس کو متقین میں سے قرار دیا ہے۔ خدا نے اس کے اور اپنے خالص بندوں کے درمیان ارتباط قائم کر رکھا ہے۔ وہ ہر سال حج کے لئے مکہ آتا ہے۔ ہر مہینے کے شروع میں ہندوستان سے عمرہ کرنے کے لئے مکہ آتا ہے۔ خدا نے اس کو فضیلت دی ہے اور اس کی مدد کرتا ہے اور خداوند عالم شکر کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

راہب نجرانی نے آپ علیہ السلام سے بہت زیادہ سوالات پوچھے اور آپ علیہ السلام نے تمام سوالات کا مکمل جواب دیا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بھی چند سوالات اس سے پوچھے تو وہ کسی ایک کا جواب بھی نہ دے سکا۔

راہب نجرانی:

آپ علیہ السلام مجھے ان آٹھ حروف کے بارے میں بتائیں، جو نازل ہوئے لیکن فقط چار حروف زمین پر موجود ہیں، لیکن چار دیگر ہوا میں ہیں اور جو چار حروف ہوا میں ہیں، وہ کس پر نازل ہوں گے؟ اور کون ان کی تفسیر کرے گا؟

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

وہ ہمارے حضرت قائم علیہ السلام ہیں کہ وہ چار حروف خداوند عالم آپ علیہ السلام پر نازل کرے گا، اور آپ علیہ السلام ان کی تفسیر بیان فرمائیں گے۔ خداوند عالم آپ علیہ السلام پر وہ مطالب نازل کرے گا جو انبیاء علیہم السلام اور صدیقین پر پہلے نازل نہیں ہوئے۔

راہب نجرانی:

جو چار حروف زمین پر نازل ہوئے ہیں ان میں سے فقط وہ مجھے بتایئے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

پہلے چار حروف تجھے بتا دیتا ہوں۔

اول: (لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ باقیا)

دوم: (محمد رسول اللہ مخلصا)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سوم:(نحن اهل البيت) ہم اہل بیت علیہم السلام ہیں

چہارم:(شيعتنا منا ونحن من رسول الله و رسول الله من الله بسبب)
ہمارے شیعہ ہم سے ہیں اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبب کے ساتھ اللہ سے ہیں۔(1)

اعمال مباہلہ

روز مباہلہ اسلام کا ایک یادگار دن ہے، یہ دن توحید، رسالت اور امامت کے جشن کا دن ہے، یہ عید کا دن ہے۔اس دن توحید خدا کی مرضی کے مطابق جلوہ گر ہوئی۔نبوت آسمانی کتابوں کی سند سے ثابت ہوئی، امامت نے نفس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن کر میدان مباہلہ میں اپنا اظہار کیا۔توحید، رسالت اور امامت پر شیعوں کا اعتقاد راسخ ہے۔اس اہم دن کے چند اعمال درج ذیل ہیں:

عید مباہلہ: 24 ذوالحجہ

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ میں کافی اہم ایام آئے، ان میں سے مباہلہ ایک خاص مقام کا حامل ہے، اس دن لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت علیہم السلام کا ذکر قرآن پاک سے پہلے والی تمام آسمانی کتابوں میں موجود ہے۔اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس دن

(1) اصول کافی ج1 ص 483-482

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جشن منائیں کیونکہ اس دن عیسائیوں نے فقط اسلام کی حقانیت کو ہی تسلیم نہیں کیا بلکہ صحیفہ آدم علیہ السلام سے لے کر انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک، تمام متون میں "اسماء نورانی آل علیہم السلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" موجود تھے۔

اس دن جشن منانا چاہیے۔ کیونکہ اس دن صاحبان امامت کی شناخت کروائی گئی اور جو لوگ اس منصب خلافت و امامت کے لائق نہیں تھے، ان کی شناخت بھی ہو گئی، مباہلہ وہ عید ہے جس میں حضرت علی علیہ السلام کی نفس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طور پر فضیلت بیان کی گئی اور وہ بھی قرآن پاک کی زبانی۔ جناب سیدہ علیہا السلام نسل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طور پر اور حسنین علیہما السلام فرزندان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طور پر میدان مباہلہ میں آئے۔

مباہلہ روز توحید جشن رسالت ہے اور ولایت اور برأت کی عید ہے۔

جشن سرور مباہلہ

اس دن مسرت اور سرور شیعوں کے چہروں سے عیاں ہو اور انہیں اس دن فخر کرنا چاہیے کہ اس دن اہل بیت علیہم السلام کے ذریعے اسلام کو فتح حاصل ہوئی۔ اہل بیت علیہم السلام نے ہمیں حکم دیا ہے کہ:

1۔ غسل: مباہلہ کے دن کی نیت سے غسل کیا جائے، غسل کی بہت تاکید کی گئی ہے۔(1)

---

(1) وسائل الشیعہ ج3 ص303۔ مصباح المتہجد ص12۔ الفقیہ ج1 ص78۔ تہذیب ج1 ص104۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

2۔ پاکیزہ لباس: پاکیزہ اور صاف لباس پہن کر خوشی کا اظہار کیا جائے۔(1)

3۔ معطر کرنا: اس دن عطر لگانے کی بھی تاکید کی گئی ہے۔ جشن کے دن جتنا اہتمام کیا جائے بہتر ہے۔

عبادت

بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے کہ بطور شکر گزاری اس دن اللہ کی عبادت کی جائے، اس کے لئے سب سے زیادہ مناسب مقام ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے حرم ہیں۔ اگر انسان ان سے دور ہو تو پھر کسی خالی مکان میں یا کسی خلوت میدان یا پہاڑ پر جا کر اللہ کی عبادت کرے، اور ظہر تک یا عصر تک وہیں رہے۔(2)

اس دن سے تین عمل مربوط ہیں۔ روزہ، نماز اور دعا۔

روزہ

اس دن روزہ رکھنے کا صراحت کے ساتھ حکم دیا گیا ہے کہ بطور شکر گزاری ہم روزہ رکھیں، خداوند عالم نے اس دن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل علیہم السلام کے صدقہ میں اسلام کو سر بلندی عطا کی اور دشمن اسلام شکست سے دوچار ہوئے۔(3)

---

(1) اقبال ج2 ص354۔ مستدرک الوسائل ج6 ص351۔

(2) مستدرک الوسائل ج6 ص251۔ اقبال ج2 ص354۔

(3) اقبال ج2 ص354۔ مستدرک الوسائل ج6 ص351۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نماز

مباہلہ کے دن نماز کے بارے میں چند حکم دیئے گئے ہیں۔

1۔ دو رکعت پڑھنے کے بعد ستر مرتبہ استغفار پڑھنا چاہیے۔ استغفار کے بعد اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور اپنی توجہ کامل کے ساتھ پوری دعا پڑھے (جو بعد میں آئے گی) (1)

2۔ مباہلہ کے دن ظہر سے آدھا گھنٹہ پہلے "شکر" کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھی جائے، ہر رکعت میں سورہ "حمد" ایک مرتبہ اور سورہ توحید دس مرتبہ، آیت الکرسی دس مرتبہ اور سورہ القدر دس مرتبہ پڑھی جائے۔

جو شخص یہ نماز پڑھے خداوند عالم کے نزدیک اس کا ثواب ایک لاکھ حج اور ایک لاکھ عمرہ کے برابر ہے۔ جو حاجت خدا سے طلب کی جائے وہ پوری ہوگی۔ (2)

دعا

مباہلہ کے دن کے لئے تین دعائیں نقل ہوئی ہیں۔

1۔ یہ دعا حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے اور بہت طولانی دعا ہے یہ دعا حالت گریہ میں پڑھی جائے۔ اس دعا کو سید ابن طاؤس نے اقبال الاعمال میں نقل کیا

---

(1) روضۃ الواعظین ص165۔ اقبال ج2 ص354۔ مستدرک الوسائل ج6 ص351۔

(2) وسائل الشیعہ ج8 ص171۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے، اس کی ابتدا (لا الہ الا ھو الحی القیوم) ہے اور انتہا (صلی اللہ علی خیرتہ من خلقہ محمد و عترتہ الطاھرین) ہے۔(1)

2۔ یہ وہ دعا ہے جو مباہلہ کے دن 24 ذوالحجہ سن 9ھ کو جبرائیل امین حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے لے آئے۔ جب پنجتن پاک علیہم السلام میدان مباہلہ میں تشریف لے گئے تو انہوں نے جاتے ہوئے یہ دعا پڑھی۔ یہ دعا ماہ مبارک رمضان میں سحری کے وقت پڑھی جاتی ہے۔

اللّهم إني أسألك من بهائك بأبهاه وكل بهائك بهي اللّهم إني أسألك ببهائك كله

اللّهم إني أسألك من جمالك بأجمله وكل جمالك جميل اللّهم إني أسألك بجمالك كله

اللّهم إني أسألك من جلالك بأجله وكل جلالك جليل اللّهم إني أسألك بجلالك كله

اللّهم إني أدعوك كما أمرتني فاستجب لي كما وعدتني

اللّهم إني أسألك من عظمتك بأعظمها وكل عظمتك عظيمة اللّهم إني أسألك بعظمتك كلها

اللّهم إني أسألك من نورك بأنوره وكل نورك نير اللّهم إني أسألك بنورك كله

اللّهم إني أسألك من رحمتك بأوسعها وكل رحمتك واسعة اللّهم إني أسألك برحمتك كلها

اللّهم إني أدعوك كما أمرتني فاستجب لي كما وعدتني

اللّهم إني أسألك من كلماتك بأتمها وكل كلماتك تامة اللّهم إني أسألك بكلماتك كلها

اللّهم إني أسألك من كمالك بأكمله وكل كمالك كامل اللّهم إني أسألك بكمالك كله

اللّهم إني أسألك من أسمائك بأكبرها وكل أسمائك كبيرة اللّهم إني أسألك بأسمائك كلها

اللّهم إني أدعوك كما أمرتني فاستجب لي كما وعدتني

اللّهم إني أسألك من عزتك بأعزها وكل عزتك عزيزة اللّهم إني أسألك بعزتك كلها

اللّهم إني أسألك من مشيتك بأمضاها وكل مشيتك ماضية اللّهم إني أسألك بمشيتك كلها

اللّهم إني أسألك بقدرتك التي استطلت بها على كل شيء وكل قدرتك مستطيلة اللّهم إني أسألك بقدرتك كلها

اللّهم إني أدعوك كما أمرتني فاستجب لي كما وعدتني

اللّهم إني أسألك من علمك بأنفذه وكل علمك نافذ اللّهم إني أسألك بعلمك كله

اللّهم إني أسألك من قولك بأرضاه وكل قولك رضي اللّهم إني أسألك بقولك كله

---

(1) اقبال ج2 ص359-368۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مَشِيَّتِكَ بِأَمْضَاهَا وَكُلُّ مَشِيَّتِكَ مَاضِيَةٌ اللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَشِيَّتِكَ كُلِّهَا

اللّهُمَّ إِنِّي أَدْعُوكَ كَمَا أَمَرْتَنِي فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَنِي

اللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ شَرَفِكَ بِأَشْرَفِهِ وَكُلُّ شَرَفِكَ شَرِيفٌ اللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِشَرَفِكَ كُلِّهِ

اللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ سُلْطَانِكَ بِأَدْوَمِهِ وَكُلُّ سُلْطَانِكَ دَائِمٌ اللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِسُلْطَانِكَ كُلِّهِ

اللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مُلْكِكَ بِأَفْخَرِهِ وَكُلُّ مُلْكِكَ فَاخِرٌ اللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهِ

اللّهُمَّ إِنِّي أَدْعُوكَ كَمَا أَمَرْتَنِي فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَنِي

اللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ عُلُوِّكَ بِأَعْلَاهُ وَكُلُّ عُلُوِّكَ عَالٍ اللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعُلُوِّكَ كُلِّهِ

اللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ آيَاتِكَ بِأَعْجَبِهَا وَكُلُّ آيَاتِكَ عَجِيبَةٌ اللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِآيَاتِكَ كُلِّهَا

اللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مَنِّكَ بِأَقْدَمِهِ وَكُلُّ مَنِّكَ قَدِيمٌ اللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَنِّكَ كُلِّهِ

اللّهُمَّ إِنِّي أَدْعُوكَ كَمَا أَمَرْتَنِي فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَنِي

اللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَا أَنْتَ فِيهِ مِنَ الشَّأْنِ وَالْجَبَرُوتِ

اللّهُمَّ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِكُلِّ شَأْنٍ وَكُلِّ جَبَرُوتٍ لَكَ

اللّهُمَّ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَا تُجِيبُنِي بِهِ حِينَ أَسْأَلُكَ يَا اللّهُ

يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْأَلُكَ بِبَهَاءِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْأَلُكَ بِجَلَالِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْأَلُكَ بِجَمَالِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْأَلُكَ بِعَظَمَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْأَلُكَ بِكَمَالِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْأَلُكَ بِنُورِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْأَلُكَ بِشَرَفِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْأَلُكَ بِعَلَاءِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْأَلُكَ بِكَلِمَاتِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْأَلُكَ بِعِزَّةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْأَلُكَ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا اللّهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ...

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

3۔ آخری دعا:

یہ دعا دو رکعت نماز کے بعد ستر مرتبہ، استغفار کے بعد پڑھی جاتی ہے۔اس دعا کے مختلف اقتباسات ہیں، اس دعا میں مسئلہ مباہلہ کی طرف واضح اشارے ہیں اور اسرار مباہلہ بھی بیان ہوئے ہیں۔

پہلے حصہ میں اتمام حجت الہٰی اور قرآن مجید کی تین آیات جو اہل بیت علیہم السلام کی فضیلت میں نازل ہوئی تھیں۔

دوسرے حصے میں تقرب خدا، اہل بیت علیہم السلام کے ذریعے حاصل کیا جائے۔

تیسرے حصے میں اہل بیت علیہم السلام نے ہم پر احسان کیا ہے۔

چوتھے حصہ میں مباہلہ کے ذریعے حق واضح ہوا ہے۔

پانچویں حصہ میں اہل بیت علیہم السلام کے مقام اور معجزات کا ذکر ہے۔

چھٹے حصہ میں اہل بیت علیہم السلام سے تمسک اور شفاعت کی درخواست کی گئی ہے۔

ساتویں حصہ میں اہل مباہلہ پر درود ہے

دعا یہ ہے:(1)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَ النُّورَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَرَّفَنِي مَا كُنْتُ بِهِ جَاهِلاً وَ لَوْ لَا تَعْرِيفُهُ إِيَّايَ لَكُنْتُ هَالِكاً إِذْ قَالَ وَ قَوْلُهُ الْحَقُّ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى فَبَيَّنَ لِيَ الْقَرَابَةَ

فَقَالَ سُبْحَانَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً فَبَيَّنَ لِي أَهْلَ الْبَيْتِ بَعْدَ الْقَرَابَةِ

وَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مُبَيِّناً عَنِ الصَّادِقِينَ الَّذِينَ أَمَرَنَا بِالْكَوْنِ مَعَهُمْ وَ الرَّدِّ إِلَيْهِمْ بِقَوْلِهِ سُبْحَانَهُ

---

(1) مصباح الکفعمی ص689-692۔ اقبال ج2 ص358۔ مصباح المتہجد ص765۔ روضۃ الواعظین ج1 ص165۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين
فأوقع عليهم وأبان عن حقيتهم بقوله جل ثناؤه فقل تعالوا ندع أبناءنا وأبناءكم و
ونساءنا ونساءكم وأنفسنا وأنفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين
فلك الشكر يا رب ولك الحمد حيث هديتني وأرشدتني حتى لم يختلف عليّ الأهل و
البيت والقرابة فعرّفتني نساءهم وأولادهم ورجالهم

اللهم إني أتقرب إليك بذلك المقام الذي لا يكون أعظم منه فضلا للمؤمنين ولا أكثر رحمة لهم بتعريفك إياهم شأنه وإبانتك فضل أهله الذين بهم أدحضت باطل أعدائك و ثبّت بهم قواعد دينك
ولولا هذا المقام المحمود الذي أنقذتنا به وهديتنا إلى اتباع المحقين من أهل بيت نبيك الصادقين عنك الذين عصمتهم من لغو المقال ومدانس الأفعال لخصم أهل الإسلام و ظهرت كلمة أهل الإلحاد وفعل أهل الزيغ فلك الحمد ولك المن ولك الشكر على نعمائك وأياديك

اللهم صل على محمد وآل محمد الذين افترضت علينا طاعتهم وعقدت في رقابنا ولايتهم وأكرمتنا بمعرفتهم وشرفتنا باتباع آثارهم وثبتنا بالقول الثابت الذي عرفتناه

فأعنا على الأخذ بما بصرتنا
واجز محمدا عنا أفضل الجزاء بما نصح لخلقك وبذل وسعه في إبلاغ رسالتك وأخطر بنفسه في إقامة دينك وعلى أخيه ووصيه الهادي إلى دينه والقيم بسنته علي أمير المؤمنين وصل على الأئمة من أبنائه الصادقين الذين وصلت طاعتهم بطاعتك و أدخلنا بشفاعتهم دار كرامتك يا أرحم الراحمين

الحمد لله رب العالمين الحمد لله فاطر السماوات والأرض الحمد لله الذي له ما في السماوات وما في الأرض الحمد لله الذي خلق السماوات والأرض وجعل الظلمات و النور الحمد لله الذي عرّفني ما كنت به جاهلا ولولا تعريفه إياي لكنت هالكا إذ قال و

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قَوْلُهُ تَعَالَى قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى، فَبَيَّنَ لِيَ الْقَرَابَةَ
فَقَالَ سُبْحَانَهُ: إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً، فَبَيَّنَ
لِي أَهْلَ الْبَيْتِ بَعْدَ الْقَرَابَةِ
وَ قَالَ اللهُ تَعَالَى مُبَيِّناً عَنِ الصَّادِقِينَ الَّذِينَ أَمَرَنَا بِالْكَوْنِ مَعَهُمْ وَ الرَّدِّ إِلَيْهِمْ بِقَوْلِهِ سُبْحَانَهُ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ
فَأَوْضَحَ عَنْهُمْ وَ أَبَانَ عَنْ صِفَتِهِمْ بِقَوْلِهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَ أَبْنَاءَكُمْ وَ
نِسَاءَنَا وَ نِسَاءَكُمْ وَ أَنْفُسَنَا وَ أَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ
فَلَكَ الشُّكْرُ يَا رَبِّ وَ لَكَ الْمَنُّ حَيْثُ هَدَيْتَنِي وَ أَرْشَدْتَنِي حَتَّى لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ الْأَهْلُ وَ
الْبَيْتُ وَ الْقَرَابَةُ فَعَرَّفْتَنِي نِسَاءَهُمْ وَ أَوْلَادَهُمْ وَ رِجَالَهُمْ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِذَلِكَ الْمَقَامِ الَّذِي لَا يَكُونُ أَعْظَمَ مِنْهُ فَضْلاً لِلْمُؤْمِنِينَ وَ لَا أَكْثَرَ
رَحْمَةً لَهُمْ بِتَعْرِيفِكَ إِيَّاهُمْ شَأْنَهُ وَ إِبَانَتِكَ فَضْلَ أَهْلِهِ الَّذِينَ بِهِمْ أَدْحَضْتَ بَاطِلَ أَعْدَائِكَ وَ
ثَبَّتَّ بِهِمْ قَوَاعِدَ دِينِكَ
وَ لَوْ لَا هَذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي أَنْقَذْتَنَا بِهِ وَ دَلَلْتَنَا عَلَى اتِّبَاعِ الْمُحِقِّينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ
الصَّادِقِينَ عَنْكَ الَّذِينَ عَصَمْتَهُمْ مِنْ لَغْوِ الْمَقَالِ وَ مَدَانِسِ الْأَفْعَالِ لَخَصَمَتْ أَهْلَ الْإِسْلَامِ
وَ ظَهَرَتْ كَلِمَةُ أَهْلِ الْإِلْحَادِ وَ فِعْلُ أُولِي الْجُحُودِ فَلَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الْمَنُّ وَ لَكَ الشُّكْرُ عَلَى
نَعْمَائِكَ وَ أَيَادِيكَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ الَّذِينَ افْتَرَضْتَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُمْ وَ عَقَدْتَ فِي رِقَابِنَا
وِلَايَتَهُمْ وَ أَكْرَمْتَنَا بِمَعْرِفَتِهِمْ وَ شَرَّفْتَنَا بِاتِّبَاعِ آثَارِهِمْ وَ ثَبَّتَّنَا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الَّذِي عَرَّفُونَاهُ

فَأَعِنَّا عَلَى الْأَخْذِ بِمَا بَصَّرْتَنَاهُ
وَ اجْزِ مُحَمَّداً عَنَّا أَفْضَلَ الْجَزَاءِ بِمَا نَصَحَ لِخَلْقِكَ وَ بَذَلَ وُسْعَهُ فِي إِبْلَاغِ رِسَالَتِكَ وَ أَخْطَرَ
بِنَفْسِهِ فِي إِقَامَةِ دِينِكَ وَ عَلَى أَخِيهِ وَ وَصِيِّهِ الْهَادِي إِلَى دِينِهِ وَ الْقَيِّمِ بِسُنَّتِهِ عَلِيٍّ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ صَلِّ عَلَى الْأَئِمَّةِ مِنْ أَبْنَائِهِ الصَّادِقِينَ الَّذِينَ وَصَلْتَ طَاعَتَهُمْ بِطَاعَتِكَ وَ
أَدْخِلْنَا بِشَفَاعَتِهِمْ دَارَ كَرَامَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جائے اور اعمال بھی بجالائے جائیں۔اس مقام پر طبعاً روزہ نماز اور دعا بھی فراموش نہیں ہوتی۔اور مسجد میں جو دعا مانگنا چاہو مانگو۔

واضح رہے کہ سب سے بڑی اور روحانی عید یہ ہے کہ انسان اس دن ضرور عبادت کرے۔یہ انسان کی حقیقی عید ہے اپنے اندر تبدیلی لائے،اہل بیت علیہم السلام کی عصمت و طہارت کے ذریعے توسل کرے۔اس سے انسان معنوی اور روحانی طور پر ارتقاء کی طرف گامزن ہوگا اور یہی مقصود ہے۔(1)

مباہلہ کے دن صیغہ اخوت پڑھا جائے

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مباہلہ کے دن مہاجرین اور انصار میں لوگوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور ان کے درمیان صیغہ اخوت پڑھا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام بھی وہاں موجود تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو کسی اور کا بھائی نہ بنایا جب تمام حاضرین ایک دوسرے کے بھائی بن گئے اور ان کے درمیان صیغہ اخوت بھی پڑھا گیا ....

حضرت علی علیہ السلام ظاہری طور پر پریشان تھے ....اور آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو بلایا اور منبر پر لے گئے اور فرمایا:

"اللھم ھذا منی وانا منه ،الا انه منی بمنزلة ھارون من موسی الا من کنت مولا فھذا علی مولا."

میرے اللہ! یہ علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں ۔جان لو علی علیہ السلام کی منزلت میرے نزدیک اسی طرح ہے جس طرح ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لئے تھے۔جان لو،جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کے یہ علی علیہ السلام مولا ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

(1) خاتمہ مستدرک الوسائل ج1 ص359۔مزار کبیر ص119۔بحار الانوار ج97۔ص225۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

قَوْلُهُ الْحَقُّ قُلْ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى، فَبَيَّنَ لِي الْقَرَابَةَ.
فَقَالَ سُبْحَانَهُ: إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً، فَبَيَّنَ لِي أَهْلَ الْبَيْتِ بَعْدَ الْقَرَابَةِ.
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى مُبَيِّناً عَنِ الصَّادِقِينَ الَّذِينَ أَمَرَنَا بِالْكَوْنِ مَعَهُمْ وَالرَّدِّ إِلَيْهِمْ بِقَوْلِهِ سُبْحَانَهُ:
«يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ»
فَأَوْضَحَ عَنْهُمْ وَأَبَانَ عَنْ صِفَتِهِمْ بِقَوْلِهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ: فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ.
فَلَكَ الشُّكْرُ يَا رَبِّ وَلَكَ الْمَنُّ حَيْثُ هَدَيْتَنِي وَأَرْشَدْتَنِي حَتَّى لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ الْأَهْلُ وَالْبَيْتُ وَالْقَرَابَةُ، فَعَرَّفْتَنِي نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَرِجَالَهُمْ.

اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِذَلِكَ الْمَقَامِ الَّذِي لا يَكُونُ أَعْظَمَ مِنْهُ فَضْلاً لِلْمُؤْمِنِينَ وَلا أَكْثَرَ رَحْمَةً لَهُمْ بِتَعْرِيفِكَ إِيَّاهُمْ شَأْنَهُ وَإِبَانَتِكَ فَضْلَ أَهْلِهِ الَّذِينَ بِهِمْ أَدْحَضْتَ بَاطِلَ أَعْدَائِكَ وَثَبَّتَّ بِهِمْ قَوَاعِدَ دِينِكَ.
وَلَوْ لا هَذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي أَنْقَذْتَنَا بِهِ وَدَلَلْتَنَا عَلَى اتِّبَاعِ الْمُحِقِّينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ الصَّادِقِينَ عَنْكَ الَّذِينَ عَصَمْتَهُمْ مِنْ لَغْوِ الْمَقَالِ وَمَدَانِسِ الْأَفْعَالِ لَخَصَمَتْ أَهْلُ الْإِسْلامِ وَظَهَرَتْ كَلِمَةُ أَهْلِ الْإِلْحَادِ وَفِعْلُ أَهْلِ الْعِنَادِ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الْمَنُّ وَلَكَ الشُّكْرُ عَلَى نَعْمَائِكَ وَأَيَادِيكَ.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الَّذِينَ افْتَرَضْتَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُمْ وَعَقَدْتَ فِي رِقَابِنَا وِلايَتَهُمْ وَأَكْرَمْتَنَا بِمَعْرِفَتِهِمْ وَشَرَّفْتَنَا بِاتِّبَاعِ آثَارِهِمْ وَثَبَّتَّنَا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الَّذِي عَرَّفُونَاهُ

فَأَعِنَّا عَلَى الْأَخْذِ بِمَا بَصَّرُونَاهُ.
وَاجْزِ مُحَمَّداً عَنَّا أَفْضَلَ الْجَزَاءِ بِمَا نَصَحَ لِخَلْقِكَ وَبَذَلَ وُسْعَهُ فِي إِبْلاغِ رِسَالاتِكَ وَأَخْطَرَ بِنَفْسِهِ فِي إِقَامَةِ دِينِكَ، وَعَلَى أَخِيهِ وَوَصِيِّهِ الْهَادِي إِلَى دِينِهِ وَالْقَيِّمِ بِسُنَّتِهِ عَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَصَلِّ عَلَى الْأَئِمَّةِ مِنْ أَبْنَائِهِ الصَّادِقِينَ الَّذِينَ وَصَلْتَ طَاعَتَهُمْ بِطَاعَتِكَ، وَأَدْخِلْنَا بِشَفَاعَتِهِمْ دَارَ كَرَامَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللهم هؤلاء أصحاب الكساء و العباء يوم المباهلة اجعلهم شفعاءنا فنسألك بحق ذلك
المقام المحمود و اليوم المشهود أن تغفر لي و تتوب علي إنك أنت التواب الرحيم
اللهم إني أشهد أن أرواحهم و طينتهم واحدة و هي الشجرة التي طاب أصلها و أغصانها و
أوراقها

اللهم ارحمنا بحقهم و أجرنا من مواقف الخزي في الدنيا و الآخرة بولايتهم و أوردنا
موارد الأمن من أهوال يوم القيامة بحبهم و أقررنا بفضلهم و اثابنا الأرض و أغنيتنا

بفضلهم و نطقهم ما عرفونا من توحيدك و دلونا عليه من تعظيم شأنك و تقديس
أسمائك و شكر آلائك و نفي الصفات أن تحلك و العلم أن يحيط بك و الوهم أن يقع
عليك

فإنك أقمتهم حججا على خلقك و دلائل على توحيدك و هداة تنبه على أمرك و تهدي
إلى دينك و توضح ما أشكل على عبادك و بابا للمعجزات التي يعجز عنها غيرك و بها تبين
حجتك و تدعو إلى تعظيم السفير بينك و بين خلقك
و أنت المتفضل عليهم حيث قربتهم من ملكوتك و اختصصتهم بسرك و اصطفيتهم
لوحيك و أورثتهم غوامض تأويلك رحمة بخلقك و لطفا بعبادك و حنانا على بريتك و
علما بما تنطوي عليه ضمائر أمنائك و ما يكون من شأن صفوتك و طهرتهم في منشئهم

و حرستهم من نفث نافث إليهم و أريتهم برهانا على من عرض بسوء لهم فاستجابوا لأمرك و
شغلوا أنفسهم بطاعتك و ملؤوا أجزاءهم من ذكرك و عمروا قلوبهم بتعظيم أمرك و
جزؤوا أوقاتهم فيما يرضيك و أخلوا دخائلهم من معاريض الخطرات الشاغلة عنك
فجعلت قلوبهم مكامن لإرادتك و عقولهم مناصب لأمرك و نهيك و ألسنتهم تراجمة
لسنتك ثم أكرمتهم بنورك حتى فضلتهم من بين أهل زمانهم و الأقربين إليهم فخصصتهم
بوحيك و أنزلت إليهم كتابك و أمرتنا بالتمسك بهم و الرد إليهم و الاستنباط منهم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللَّهُمَّ إِنَّا قَدْ تَمَسَّكْنَا بِكِتَابِكَ وَبِعِتْرَةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ الَّذِينَ أَقَمْتَهُمْ لَنَا دَلِيلاً وَعَلَماً
وَأَمَرْتَنَا بِاتِّبَاعِهِمْ
اللَّهُمَّ إِنَّا قَدْ تَمَسَّكْنَا بِهِمْ فَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهُمْ حِينَ يَقُولُ الْخَائِبُونَ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ وَلَا
صَدِيقٍ حَمِيمٍ وَاجْعَلْنَا مِنَ الصَّادِقِينَ الْمُصَدِّقِينَ لَهُمُ الْمُنْتَظِرِينَ لِأَيَّامِهِمُ الْمُنْتَظِرِينَ
لِأَئِمَّتِهِمُ النَّاظِرِينَ إِلَى شَفَاعَتِهِمْ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ
أَنْتَ الْوَهَّابُ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَخِيهِ وَصِنْوِهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَقِبْلَةِ الْعَارِفِينَ وَعَلَمِ الْمُهْتَدِينَ وَ
ثَانِي الْخَمْسَةِ الْمَيَامِينِ الَّذِينَ فَخَرَ بِهِمُ الرُّوحُ الْأَمِينُ وَبَاهَلَ اللهُ بِهِمُ الْمُبَاهِلِينَ فَقَالَ وَهُوَ
أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَ
أَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ،
ذَلِكَ الْإِمَامُ الْمَخْصُوصُ بِمُؤَاخَاتِهِ يَوْمَ الْإِخَاءِ وَالْمُؤْثِرُ بِالْقُوتِ بَعْدَ ضُرِّ الطَّوَى وَمَنْ
شَكَرَ اللهُ سَعْيَهُ فِي هَلْ أَتَى وَمَنْ شَهِدَ بِفَضْلِهِ مُعَادُوهُ وَأَقَرَّ بِمَنَاقِبِهِ جَاحِدُوهُ مَوْلَى الْأَنَامِ

وَمُكَسِّرُ الْأَصْنَامِ وَمَنْ لَمْ تَأْخُذْهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَا طَلَعَتْ شَمْسُ
النَّهَارِ وَأَوْرَقَتِ الْأَشْجَارُ وَعَلَى النُّجُومِ الْمُشْرِقَاتِ مِنْ عِتْرَتِهِ وَالْحُجَجِ الْوَاضِحَاتِ مِنْ
ذُرِّيَّتِهِ

مسجد مباہلہ میں حاضری

جہاں پر اہل بیت محمد علیہم السلام مباہلہ کے دن تشریف فرما ہوئے وہاں یادگار کے طور پر ایک مسجد تعمیر کی گئی جس کا نام مسجد مباہلہ ہے اور اسے مسجد اجابت بھی کہا جاتا ہے۔

مباہلہ کے اعمال کے لئے وہ مسجد موزوں ہے تاکہ مباہلہ کی یاد بھی تازہ ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جائے اور اعمال بھی بجالائے جائیں۔اس مقام پر طبعاً روزہ نماز اور دعا بھی فراموش نہیں ہوتی۔اور مسجد میں جو دعا مانگنا چاہو مانگو۔

واضح رہے کہ سب سے بڑی اور روحانی عید یہ ہے کہ انسان اس دن ضرور عبادت کرے۔یہ انسان کی حقیقی عید ہے اپنے اندر تبدیلی لائے،اہل بیت علیہم السلام کی عصمت وطہارت کے ذریعے توسل کرے۔اس سے انسان معنوی اور روحانی طور پر ارتقاء کی طرف گامزن ہوگا اور یہی مقصود ہے۔(1)

مباہلہ کے دن صیغہ اخوت پڑھا جائے

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مباہلہ کے دن مہاجرین اور انصار میں لوگوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور ان کے درمیان صیغہ اخوت پڑھا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام بھی وہاں موجود تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو کسی اور کا بھائی نہ بنایا جب تمام حاضرین ایک دوسرے کے بھائی بن گئے اور ان کے درمیاں صیغہ اخوت بھی پڑھا گیا............

حضرت علی علیہ السلام ظاہری طور پر پریشان تھے............اور آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو بلایا اور منبر پر لے گئے اور فرمایا:

"اللهم هذا مني وانا منه ،الا انه مني بمنزلة هارون من موسى الا من كنت مولا فهذا علي مولا."

میرے اللہ! یہ علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔جان لو،علی علیہ السلام کی منزلت میرے نزدیک اسی طرح ہے جس طرح ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لئے تھے۔جان لو،جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کے یہ علی علیہ السلام مولا ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

(1) خاتمہ مستدرک الوسائل ج1 ص359۔مزار کبیر ص119۔بحار الانوار ج97 ص225۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا علی علیہ السلام! میں نے آپ علیہ السلام کو اپنے لئے رکھا ہے۔ کیا تم اس بات پر راضی اور خوش نہیں ہو کہ تم حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہو۔(1)

(1) بحار الانوار ج27 ص186۔ غایۃ المرام ج2 ص33 کشف الغمہ ج1 ص328۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas